شرک کیا ہے
بدعت کیا ہے؟

خادم اہلسنت
الفقیر محمد شہزاد قادری ترابی

زاویہ
زاویہ پبلشرز

پیش لفظ

دین اسلام بہت پاکیزہ مذہب ہے اس کی حقانیت کی برکت سے لوگ اس مذہب میں داخل ہوتے ہیں کیوں نہ ہو اس مذہب کی جڑوں میں امام الانبیاء محبوبِ کبریا سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا پاکیزہ خون شامل ہے اس مذہب نے گمراہ انسانیت کو نورِ ہدایت سے سرفراز کیا اس مذہب کی شان یہ ہے یہ روزِ اوّل سے پھیلتا ہی جا رہا ہے یہ بات ہر کوئی جانتا ہے کہ جب حق پھیلتا ہے تو باطل کو بہت تکلیف ہوتی ہے، لہٰذا اسلام کو بدنام کرنے کیلئے کوئی حربہ ایسا نہیں کہ جو استعمال نہ کیا گیا ہو طرح طرح کے الزامات لگا کر مسلمانوں کو اور اسلام کو بدنام کرنے کی سازشیں جاری ہیں۔

اسی طرح اسلام کی خوشبو اور حق مسلکِ اہلسنّت و جماعت کو بدنام اور ختم کرنے کیلئے بدمذہب روزانہ نت نئی سازشیں رَچا رہے ہیں طرح طرح کے اعتراضات اور الزامات خصوصاً بدعتی اور مشرک جیسے الزامات لگا کر مسلمانوں میں انتشار پھیلاتے ہیں ہر ہفتے کوئی نہ کوئی پمفلٹ، کتابچے اور کتابوں کو شائع کر کے کروڑوں روپے خرچ کر کے باطل قوتیں یہ کام سرانجام دے رہی ہیں تاکہ مسلمانوں کے دِلوں سے توحید کی آڑ میں سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، صحابہ کرام علیہم الرضوان، اہل بیتِ اطہار، ائمہ مجتہدین اور اولیائے کرام رحمہم اللہ کی محبت کو کم کرنے اور ختم کرنے کی ناکام سازش کی جاری ہے اِسی قسم کی ایک سازش حکیم عبدالخالق جو کہ مسجد عائشہ خوشاب پنجاب کا خطیب ہے اُس نے کی، حکیم عبدالخالق نے 'شرک کیا ہے اور بدعت کیا ہے؟' کے نام سے اُمت میں انتشار اور فساد برپا کرنے کیلئے ایک کتاب تحریر کی اس میں حکیم عبدالخالق نے اسلامی عقائد کے نظریات کو بگاڑ کر پیش کیا اور اسلامی عقائد کے خلاف ہرزہ سرائی کی اور لغو اور بے بنیاد اعتراضات قائم کیے جو کہ حکیم عبدالخالق کی جاہلیت پر دلالت کرتے ہیں۔

چنانچہ میں نے سوچا کہ مسلمانوں کے ایمان کی حفاظت کیلئے اس بے بنیاد اعتراضات کے قرآن و حدیث کی روشنی میں جواب دیئے جائیں لہٰذا اس کی کوشش کی گئی اور آپ کی خدمت میں حاضر ہے۔

اللہ تعالیٰ اس کتاب کو مسلمانوں کیلئے نافع بنائے اور اس کوشش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔ آمین ثم آمین

فقط والسلام

الفقیر محمد شہزاد قادری ترابی

انتساب

☆ میری یہ کتاب فخر کائنات، محسن انسانیت، شہنشاہِ اعظم ، سرکارِ اعظم، نورِ مجسم، رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نام......

☆ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جانثار صحابہ کرام علیہم الرضوان کے نام......

☆ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیارے اہل بیتِ اطہار علیہم الرضوان کے نام......

☆ اپنے امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور تمام ائمہ مجتہدین کے نام......

☆ حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور تمام اولیائے کاملین کے نام......

☆ اعلیٰ حضرت محدثِ بریلی علیہ الرحمۃ اور میرے مرشد کے نام اور میری پیاری ماں کے نام۔

خادمِ اہلسنّت

الفقیر محمد شہزاد قادری ترابی

اپیل

اس کتاب میں مکمل کوشش کی گئی ہے کہ کسی مسئلہ میں غلطی نہ ہو لیکن بتقاضائے بشریت اگر کسی عبارت یا مسئلے میں غلطی ہوگئی ہو تو مؤلف کو مطلع کریں۔

مؤلف کا پتہ...... **مکتبہ فیضانِ اشرف**...... نزد شہید مسجد کھارادر کراچی

شرک کیا ہے؟

نحمدہ' و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ تعالیٰ مالکِ کونین ومکان ہے ہر چیز اس کے اختیار میں ہے، ہونے سے نہ ہونا اور نہ ہونے سے ہونا اُسی کے اختیار میں ہے وہ ہر شئے پر قادر ہے تمام مخلوق اُس کی محتاج ہے وہ بے نیاز ہے جبکہ انسان نیاز مند ہے جس کو شاعر اس طرح قلم بند کرتا ہے ؎

یا ربّ جل جلالہ تیرے کرم کا درِ فیض بار ہے
بندوں کو ناز ہے کہ تو بندہ نواز ہے
بے چارگی کے وقت تو ہی چارہ ساز ہے
ہم تو نیاز مند ہیں تو بے نیاز ہے

عبادت کے لائق بھی وہی ہے رحیمی اور کریمی اُسی کو زیبا ہے بغیر باپ کے اولاد کو پیدا کردے، بغیر ماں باپ کے اولاد کو پیدا کردے یہ اُسی کی شان کے لائق ہے ہر شئے اُس کی پاکی بولتی ہے ہر چیز اُسی کے حکم کے تابع ہے اُس کی ذات وصفات میں کسی کو شریک کرنا یا اُس جیسا معبودِ حقیقی جان کر کسی اور کی عبادت کرنا ظلم عظیم یعنی شرک ہے۔ شرک ایک ایسا گناہ ہے جو کسی صورت معاف نہیں قرآنِ مجید اور احادیثِ کریمہ میں جگہ جگہ شرک کی مذمت بیان کی گئی ہے۔

القرآن...... ان الشرک لظلم عظیم (پ۲۱۔سورۂ لقمان:۱۳)

ترجمہ...... بے شک شرک بڑا ظلم ہے۔

القرآن...... ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہٖ و یغفر ما دون ذٰلک لمن یشآء (پ۵۔سورۂ نساء:۴۸)

ترجمہ...... بے شک اللہ اسے نہیں بخشتا کہ اس کے ساتھ شرک (کفر) کیا جائے اور شرک (کفر) کے علاوہ جو کچھ ہے جسے چاہے معاف کردیتا ہے۔

القرآن...... و من یشرک باللہ فقد ضل ضللا م بعیدا (پ۵۔سورۂ نساء:۱۱۶)

ترجمہ...... اور جو اللہ کا شریک ٹھہرائے وہ دور کی گمراہی میں پڑا۔

القرآن...... و من یشرک باللہ فقد افترٰی اثما عظیما (پ۵۔سورۂ نساء:۴۸)

ترجمہ...... اور جس نے خدا کا شریک ٹھہرایا اُس نے بڑا گناہ کا طوفان باندھا۔

محترم حضرات! آپ نے قرآنِ مجید کی چار آیات ملاحظہ فرمائیں جن میں اللہ تعالیٰ نے شرک کی مذمت ارشاد فرمائی ہے اور شرک کو سب سے بڑا گناہ ارشاد فرمایا گیا۔ اللہ تعالیٰ ہر گناہ کو بخش دے گا مگر شرک کو نہیں بخشے گا۔

مفسرِ قرآن حضرت علامہ پیر محمد کرم شاہ الازہری صاحب 'ان اللّٰہ لا یغفر ان یشرک بہٖ' کی **تفسیر کے تحت محقق** علماء کے حوالے سے تحریر فرماتے ہیں کہ شرک کے تین درجے ہیں اور تینوں حرام ہیں۔

شرک فی الالوہیت...... اللہ تعالیٰ ذات کے علاوہ کسی اور کو مستحق عبادت ماننا، یہ شرکِ اعظم اور شرکِ اکبر ہے مگر الحمدللہ تمام اہل ایمان اس سے بَری ہیں۔

شرک فی الفعل...... اللہ تعالیٰ کی ذات کے علاوہ کسی اور کو فعل کے واقع کرنے میں مستقل جاننا، یعنی یہ یقین کرنا کہ یہ خود بخود اس فعل کو کر رہا ہے اللہ تعالیٰ کی مشیت، ارادہ اور قدرت کا اس میں کوئی عمل دخل نہیں جبکہ وہ اس فاعل کو مستحقِ عبادت نہ سمجھتا ہو، یہ بھی حرام ہے۔ تاہم اِس کا درجہ پہلے سے کم ہے اس شرک سے بھی اہل ایمان پاک ہیں۔

شرک فی العبادت...... عبادت تو بظاہر اللہ تعالیٰ کی مگر نیت اور مقصد لوگوں کو خوش کرنا ہو جیسے رِیا کاری ہے اس شرک میں بہت سارے لوگ مبتلا ہوتے ہیں۔ یہ اُمت شرکِ اکبر سے تو پاک ہے مگر رِیا کاری وغیرہ کا گناہ عام پایا جاتا ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی ذات یا صفات میں مخلوق کو شریک ٹھہرانے کا نام شرک ہے۔

☆ شرکِ جلی، جسے شرکِ اعظم اور شرکِ اکبر ہی کہتے ہیں۔ جو آدمی بھی اس شرک کا ارتکاب کرتا ہے، اس کی مغفرت نہیں ہوگی۔

☆ شرکِ خفی، جسے شرکِ اصغر بھی کہتے ہیں۔ جیسے اعمال میں دِکھلاوا یعنی رِیا کاری وغیرہ۔

توحید کا معنٰی

اللہ تعالیٰ کی ذاتِ پاک کو اُس کی ذات اور صفات میں شریک سے پاک ماننا یعنی جیسا اللہ تعالیٰ ہے ویسا ہم کسی کو اللہ تعالیٰ نہ مانیں۔ اگر کوئی اللہ تعالیٰ کے ہوتے ہوئے کسی دوسرے کو اللہ تعالیٰ تصور کرتا ہے تو وہ ذاتِ باری تعالیٰ میں شرک کرتا ہے۔

شرک کسے کہتے ہیں؟

علامہ تفتازانی علیہ الرحمۃ اپنی کتاب شرح عقائدِ نسفی میں شرک کی تعریف اس طرح فرماتے ہیں، کسی کو شریک ٹھہرانے سے مراد یہ ہے کہ مجوسیوں کی طرح کسی کو اِلٰہ (خدا) اور واجب الوجود سمجھا جائے یا بت پرستوں کی طرح کسی کو عبادت کے لائق سمجھا جائے۔

شرک کی تعریف سے معلوم ہوا کہ دو خداؤں کے ماننے والے جیسے مجوسی (آگ پرست) مشرک ہیں اِسی طرح کسی کو خدا کے سوا عبادت کے لائق سمجھنے والا مشرک ہوگا جیسے بت پرست جو بتوں کو مستحق عبادت سمجھتے ہیں۔

مشرکین کا عقیدہ

یہ دُرست ہے کہ مشرکوں نے اپنے باطل معبودوں کو مخلوق مانا لیکن جب مان لیا تو اُن کو تسلیم کرنا چاہیئے تھا کہ مخلوق خالق کی محتاج ہے اور خالق کے وجود کے بغیر مخلوق کا وجود نہیں ہوسکتا اور مخلوق جس طرح پیدائش میں خالق کی محتاج ہے اِسی طرح موت کیلئے بھی اِسی کی محتاج ہے یہ عقیدہ ضروری تھا لیکن اِن مشرکوں نے کہا! یہ ٹھیک ہے کہ ان کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا لیکن پیدا کرنے کے بعد اُن کو الوہیت دے دی لہٰذا اب اللہ تعالیٰ کوئی کام نہ کرے اور یہ کرنا چاہیں تو کر سکتے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اب ان کو اپنے حکم میں نہیں رکھا اور استقلال کی صفت ان کو دے دی کہ میرا حکم نہ بھی ہو تو تم کام کر سکتے ہو یہ اِن جاہلوں مشرکوں کا عقیدہ تھا حالانکہ ان کو سمجھنا چاہیئے تھا کہ جو چیز مخلوق ہے وہ مستقل نہیں ہوسکتی۔

شرک کی قسمیں

شرک کی تین قسمیں ہیں:۔

(۱) شرک فی العبادت (۲) شرک فی الذات (۳) شرک فی الصفات۔

شرک فی العبادت......شرک فی العبادت سے مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کو مستحق عبادت سمجھا جائے۔

شرک فی الذات......شرک فی الذات سے مراد ہے کہ کسی ذات کو اللہ تعالیٰ جیسا ماننا جیسا کہ مجوسی دو خداؤں کو مانتے تھے۔

شرک فی الصفات......کسی ذات و شخصیت وغیرہ میں اللہ تعالیٰ جیسی صفات ماننا شرک فی الصفات کہلاتا ہے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ جیسی صفات کسی نبی (علیہ السلام) میں مانی جائیں یا کسی ولی (علیہ الرحمۃ) میں تسلیم کی جائیں، کسی زندہ میں مانی جائیں یا فوت شدہ میں، کسی قریب والے میں تسلیم کی جائیں یا دُور والے میں' شرک ہر صورت میں شرک ہی رہے گا جو نا قابلِ معافی جرم اور ظلمِ عظیم ہے۔

شیطان شرک فی الصفات کی حقیقت کو سمجھنے سے روکتا ہے اور یہاں اُمت میں وسوسہ پیدا کرتا ہے لہٰذا قرآنِ مجید کی آیات سے اس کو سمجھتے ہیں۔

۱...... اللہ تعالیٰ رؤف اور رحیم ہے

القرآن...... ان اللہ بالناس لرؤف رحیم (سورۂ بقرہ:۱۴۳)

ترجمہ...... بے شک اللہ تعالیٰ لوگوں پر رؤف اور رحیم ہے۔

☆ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی رؤف اور رحیم ہیں

القرآن......لقد جآء کم رسول من انفسکم عزیز علیه ما عنتم حریص علیکم بالمؤمنین رؤف رحیم

ترجمہ...... بے شک تمہارے پاس تشریف لائے تم میں سے وہ رسول جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں (بھاری) ہے تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے، مومنوں پر رؤف اور رحیم ہیں۔ (پ۱۰۔سورۂ توبہ:۱۲۸)

پہلی آیت پر غور کریں تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ رؤف اور رحیم اللہ تعالیٰ کی صفات ہیں پھر دوسری آیت میں سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو رؤف اور رحیم فرمایا گیا تو کیا یہ شرک ہوگیا؟ اس میں تطبیق یوں قائم ہوگی کہ اللہ تعالیٰ حقیقی طور پر رؤف اور رحیم ہے جبکہ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی عطا سے رؤف اور رحیم ہیں لہٰذا جہاں ذاتی اور عطائی کا فرق واضح ہوجائے وہاں شرک کا حکم نہیں لگتا۔

۲...... علمِ غیب اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کے پاس نہیں ﴾

القرآن...... قل لا یعلم من فی السمٰوٰت والارض الغیب الا اللہ ط (پ۲۰۔سورۂ نمل:۶۵)

ترجمہ...... تم فرماؤ اللہ کے سوا غیب نہیں جانتے جو کوئی آسمانوں اور زمین میں ہیں۔

☆ رسولوں کو بھی علمِ غیب عطا کیا گیا ﴾

القرآن...... علم الغیب فلا یظھر علیٰ غیبہٖ احدا الا من ارتضٰی من رسول (پ۲۹۔سورۂ جن:۲۶،۲۷)

ترجمہ...... غیب کا جاننے والا اپنے غیب پر صرف اپنے پسندیدہ رسولوں ہی کو آگاہ فرماتا ہے ہر کسی کو (یہ علم) نہیں دیتا۔

پہلی آیت سے ثابت ہوا کہ علمِ غیب اللہ تعالیٰ کی صفت ہے مگر دوسری آیت سے معلوم ہوا کہ علمِ غیب اللہ تعالیٰ نے اپنے پسندیدہ رسولوں کو بھی عطا کیا ہے تو کیا یہ شرک ہو گیا؟

اس میں تطبیق یوں قائم ہوگی کہ اللہ تعالیٰ ذاتی طور پر عالم الغیب ہے جبکہ اللہ تعالیٰ کے تمام رسولوں کو اللہ تعالیٰ کی عطا سے علمِ غیب پر آگاہی حاصل ہے لہٰذا جہاں ذاتی اور عطائی کا فرق واضح ہو جائے وہاں شرک کا حکم نہیں لگتا۔

۳...... مددگار صرف اللہ تعالیٰ ہے ﴾

القرآن...... ذٰلک بان اللہ مولی الذین اٰمنوا (پ۲۶۔سورۂ محمد:۱۱)

ترجمہ...... یہ اس لئے کہ مسلمانوں کا مددگار اللہ ہے۔

☆ جبریل علیہ السلام اور اولیاء اللہ رحمہم اللہ بھی مددگار ہیں ﴾

القرآن...... فان اللہ ھو مولٰہ و جبریل و صالح المؤمنین ج (پ۲۶۔سورۂ تحریم:۴)

ترجمہ...... بے شک اللہ اُن کا مددگار ہے اور جبریل اور نیک مومنین مددگار ہیں۔

پہلی آیت پر غور کریں تو یہ سوال پیدا ہوگا کہ مدد کرنا اللہ تعالیٰ کی صفت ہے پھر دوسری آیت میں حضرت جبریل علیہ السلام اور اولیاء اللہ رحمہم اللہ کو مددگار فرمایا تو کیا یہ شرک ہو گیا؟

اس میں تطبیق یوں قائم ہوگی کہ اللہ تعالیٰ حقیقی مددگار ہے اور جبریل علیہ السلام اور اولیاء اللہ رحمہم اللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ کی عطا سے مددگار ہیں جو ذاتِ باری تعالیٰ عطا فرما رہی ہے اُس میں اور جس کو عطا کیا جا رہا ہے اُن حضراتِ قدسیہ میں برابری کا تصور محال ہے اور جب برابری ہی نہیں تو شرک کہاں رہا؟

٤...... عزت ساری اللہ تعالیٰ کیلئے ہے

القرآن...... ان العزة لله جميعا (پ۱۱۔سورۂ یونس:٦٥)

ترجمہ...... بے شک ساری عزت اللہ کیلئے ہے۔

☆ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور مومن بھی عزت والے ہیں

القرآن...... وللّٰه العزة ولرسولهٖ وللمؤمنين ولٰكن المنٰفقين لا يعلمون (پ۲۸۔سورۂ منافقون:۸)

ترجمہ...... اور عزت تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اور مسلمانوں کیلئے ہے مگر منافقوں کو خبر نہیں۔

پہلی آیت میں ہے کہ ساری عزت اللہ تعالیٰ کیلئے ہے پھر دوسری آیت میں سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور مسلمانوں کو بھی عزت والا قرار دیا گیا تو کیا یہ شرک ہوگیا؟

اس میں تطبیق یوں قائم ہوگی کہ اللہ تعالیٰ کو کسی نے عزت عطا نہیں کی مگر سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور مومنین اللہ تعالیٰ کی عطا سے عزت والے ہیں لہٰذا معلوم ہوا کہ دونوں عزتوں میں برابری نہیں اور جب برابری نہیں تو شرک بھی نہ ہوا۔

٥...... اللہ تعالیٰ علم والا ہے

القرآن...... واللّٰه واسع عليم (پ٦۔سورۂ مائدہ:۵۴)

ترجمہ...... اور اللہ وسعت والا علم والا ہے۔

☆ ولی بھی علم والا ہے

القرآن...... قال الذی عنده علم من الكتٰب (پ۱۹۔سورۂ نمل:۴۰)

ترجمہ...... (آصف بن برخیا نے) کہا جن کے پاس کتاب کا علم تھا۔

پہلی آیت سے معلوم ہوا کہ علم اللہ تعالیٰ کی صفت ہے اور پھر دوسری آیت میں اس صفت کو حضرت آصف بن برخیا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیلئے بھی ثابت کیا گیا دونوں میں تطبیق یوں قائم ہوگی کہ اللہ تعالیٰ کا علم ذاتی ہے اور حضرت آصف بن برخیا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اللہ تعالیٰ نے علم عطا فرمایا تھا لہٰذا معلوم ہوا کہ دونوں علوم میں برابری نہیں اور جب برابری نہیں تو پھر شرک بھی نہ ہوا۔

۶...... بغیر اللہ تعالیٰ کی اجازت کے کون ہے جو شفاعت کرے؟

القرآن...... من ذالذی یشفع عندہٗ الا باذنہٖ (پ۳۔سورۂ بقرہ۔آیۃ الکرسی)

ترجمہ...... کون ہے جو شفاعت کرے بغیر اِذنِ خداوندی کے۔

☆ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا اللہ تعالیٰ کے حکم سے شفا دینا؟

القرآن...... و ابرئ الاکمہ و الابرص و احی الموتٰی باذن اللہ (پ۳۔سورۂ آلِ عمران:۴۹)

ترجمہ...... اور میں اچھا کرتا ہوں اندھے اور کوڑھی کو اور مُردے زندہ کرتا ہوں اللہ کے حکم سے۔

پہلی آیت سے معلوم ہوا کہ بغیر اللہ تعالیٰ کی عطا کے کسی کیلئے شفاعت کا عقیدہ رکھنا شرک ہے مگر اللہ تعالیٰ کی عطا سے شفاعت کا عقیدہ رکھنا توحید ہے اِسی طرح دوسری آیت سے معلوم ہوا کہ مُردوں کو جلانا، شفا دینا یہ اللہ تعالیٰ کی صفات ہیں مگر اللہ تعالیٰ کسی کو عطا کردے تو اس کے خزانے میں کوئی کمی نہیں لہٰذا اہل اللہ کے متعلق یہ عقیدہ رکھنا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی عطا سے مُردوں کو جلا سکتے ہیں یہ شرک نہیں ہے کیونکہ ذاتی اور عطائی کام برابر نہیں ہو سکتے اور جب برابری نہیں تو شرک بھی نہ ہوا۔

۷...... اللہ تعالیٰ جسے چاہے اولاد دے؟

القرآن...... یھب لمن یشآء اناثا و یھب لمن یشآء الذکور (پ۲۵۔سورۂ شوریٰ:۴۹)

ترجمہ...... اللہ جسے چاہے بیٹیاں عطا فرمائے اور جسے چاہے بیٹے دے۔

☆ حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا میں تجھے بیٹا دوں؟

القرآن...... قال انمآ انا رسول ربک لاھب لک غلٰما زکیا (پ۱۶۔سورۂ مریم:۱۹)

ترجمہ...... (حضرت جبریل امین نے بی بی مریم سے کہا) کہا میں تیرے ربّ کا بھیجا ہوا ہوں تاکہ میں تجھے ایک سُتھرا بیٹا دوں۔

پہلی آیت میں ہے کہ اولاد صرف اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے مگر اس کے برعکس حضرت جبریل علیہ السلام حضرت مریم سے فرماتے ہیں کہ میں تجھے ایک ستھرا بیٹا دوں تو کیا یہ شرک ہو گیا؟

اس میں تطبیق یوں قائم ہوگی کہ اللہ تعالیٰ خود اولاد عطا فرماتا ہے اور جبریل علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی عطا سے بی بی مریم کو بیٹا دے رہے ہیں لہٰذا اِن آیات میں بھی برابری کا کوئی پہلو نہیں کیونکہ ذاتی اور عطائی برابر نہیں ہو سکتے جب برابری نہیں پائی گئی تو شرک بھی نہ ہوا۔

۸...... اللہ تعالیٰ موت دیتا ہے

القرآن...... اللہ یتوفی الانفس (پ۲۴۔سورۂ زمر:۴۲)

ترجمہ...... اللہ جانوں کو موت دیتا ہے (روح قبض کرتا ہے)۔

☆ تمہیں موت دیتا ہے موت کا فرشتہ

القرآن...... قل یتوفکم ملك الموت الذی و کل بکم (پ۲۱۔سورۂ سجدہ:۱۱)

ترجمہ...... تم فرماؤ تمہیں وفات دیتا ہے موت کا فرشتہ جو تم پر مقرر ہے۔

پہلی آیت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ موت دیتا ہے مگر اس کے برعکس دوسری آیت میں ہے کہ تمہیں موت کا فرشتہ موت دیتا ہے تو کیا شرک ہوگیا؟

اس میں تطبیق یوں قائم ہوگی کہ اللہ تعالیٰ موت دینے میں کسی کا محتاج نہیں مگر ملک الموت روح قبض کرنے میں اللہ تعالیٰ کے حکم کے محتاج ہیں لہٰذا اس میں بھی برابری نہیں پائی گئی چونکہ برابری نہیں اس لئے شرک بھی نہ ہوا۔

۹...... اللہ تعالیٰ سب کچھ کرسکتا ہے

القرآن...... ان اللہ علیٰ کل شیٔ قدیر (پ۱۔سورۂ بقرہ:۲۰)

ترجمہ...... بے شک اللہ سب کچھ کرسکتا ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ اپنا فضل جسے چاہتا ہے عطا فرماتا ہے

القرآن...... ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشآء و اللہ ذوالفضل العظیم (پ۲۷۔سورۂ حدید:۲۱)

ترجمہ...... بے شک سارا فضل اللہ کے دستِ قدرت میں ہے جسے چاہتا ہے عطا فرماتا ہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔

پہلی آیت میں ہے کہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کرسکتا ہے یعنی اللہ تعالیٰ ذاتی طور پر سب کچھ کرسکتا ہے مگر اس کے بعد دوسری آیت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنا فضل جسے چاہتا ہے عطا فرماتا ہے اہل اسلام پر شرک کے فتوے لگانے والوں کا اس آیت میں رد کیا گیا ہے اور بیان کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے اپنا فضل عطا فرماتا ہے لہٰذا اس آیت سے بھی ذاتی اور عطائی کا فرق واضح ہوگیا۔

۱۰ ...... اللہ تعالیٰ مولانا ہے

القرآن...... واعف عنا وقفہ واغفرلنا وقفہ وارحمنا وقفہ انت مولانا فانصرنا علی القوم الکفرین

ترجمہ...... اور ہمیں معاف فرمادے اور بخش دے اور ہم پر رحم کر تو ہمارا مولیٰ ہے تو کافروں پر ہمیں مدد دے۔

(پ۳۔سورۂ بقرہ۔آخری آیت)

☆ بندوں کو بھی مولانا کہا جاسکتا ہے

پہلی آیت میں قرآن مجید نے اللہ تعالیٰ کو مولانا کہا اور ہر گلی میں آج کل مولانا پھرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ بھی مولانا اور اُس کے بندے بھی مولانا ہیں تو کیا یہ شرک ہوگیا؟

اس میں تطبیق یوں قائم ہوگی کہ اللہ تعالیٰ حقیقی مولانا ہے یعنی مولیٰ ہے اور بندے اُس کی عطا سے مولانا ہیں لہٰذا برابری ختم ہوگئی اور جب برابری ختم ہوگئی تو شرک بھی نہ ہوا۔

۱۱ ...... اللہ تعالیٰ زندہ ہے

القرآن...... اللّٰہ لآ الٰہ الا ھو لا الحی القیوم ہ (آیۃ الکرسی)

ترجمہ...... اللہ ہے جس کے سوا کسی کی پوجا نہیں آپ زندہ اوروں کا قائم رکھنے والا۔

☆ بندے بھی زندہ ہیں

اللہ تعالیٰ کی حیات پر تو سب کا ایمان ہے اور جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے صفتِ حیات دی ہے وہ سب اس صفت کے حامل ہیں۔ پس ہم نے اپنے لئے بھی حیات کی صفت کو جانا اور اللہ تعالیٰ کیلئے بھی صفتِ حیات کو مانا۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ جو حیات ہم اللہ تعالیٰ کیلئے مانتے ہیں وہ حیات نہ ہم اپنے لئے مانتے ہیں نہ کسی اور کیلئے کیونکہ اللہ تعالیٰ ہمیں زندگی دینے والا ہے، اللہ تعالیٰ کو کوئی حیات دینے والا نہیں۔ ہماری حیات عارضی ہے اُس کی دی ہوئی ہے محدود اور فانی ہے، جبکہ اللہ تعالیٰ کی حیات عارضی نہیں عطائی نہیں اور محدود بھی نہیں۔ اللہ تعالیٰ کی حیات باقی ہے اور ہماری فانی ہے۔ لہٰذا ہماری حیات اور اللہ تعالیٰ کی حیات برابر نہیں۔

جب برابری نہیں تو شرک بھی نہ ہوا۔

۱۲ ...... اللہ تعالیٰ سنتا دیکھتا ہے

القرآن ...... و ان اللہ سمیع م بصیر (پ ۱۷۔ سورۂ حج: ۶۱)

ترجمہ ...... اور اس لئے کہ اللہ سنتا دیکھتا ہے۔

☆ بندے بھی سنتے اور دیکھتے ہیں

اللہ تعالیٰ سننے اور دیکھنے والا یعنی سمیع و بصیر ہے اور فرماتا ہے کہ ہم نے انسان کو بھی سمیع و بصیر بنایا حالانکہ سمیع و بصیر ہونا اللہ تعالیٰ کی صفت ہے۔ اللہ تعالیٰ بھی سمیع و بصیر اور انسان بھی سمیع و بصیر تو کیا شرک ہوگیا؟

اللہ تعالیٰ کی صفت سمیع و بصیر اس کی ذاتی صفت ہے اور ہمارا سننا اور دیکھنا اللہ تعالیٰ کی عطا سے ہے لہٰذا جہاں ذاتی و عطائی کا فرق ہوجائے وہاں شرک نہیں ہوسکتا۔

۱۳ ...... اللہ تعالیٰ علم والا ہے

القرآن ...... ان اللہ علیم خبیر (پ ۲۶۔ سورۂ حجرات: ۱۳)

ترجمہ ...... بے شک اللہ علم والا خبردار ہے۔

☆ بندے بھی علم والے ہیں

علم اللہ تعالیٰ کی صفت ہے اگر ہم کسی دوسرے کیلئے علم ثابت کردیں تو کیا یہ شرک ہوگیا؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ جو علم اللہ تعالیٰ کا ہے وہ بندے کا نہیں۔ اللہ تعالیٰ کا علم ذاتی ہے، ہمارا علم اُس کا عطا کردہ ہے لہٰذا جہاں ذاتی و عطائی کا فرق واضح ہوجائے وہاں شرک کا قلع قمع ہوجاتا ہے۔

لہٰذا واضح ہوگیا کہ ہر چیز میں ذاتی اور عطائی کا ہونا شرک نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ کا علمِ غیب ذاتی ہے	☆	سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا علمِ غیب عطائی ہے
اللہ تعالیٰ کا نور ذاتی ہے	☆	سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نورانیت عطائی ہے
اللہ تعالیٰ حقیقی مددگار ہے	☆	انبیائے کرام علیہم السلام اور اولیائے کرام رحمہم اللہ اللہ تعالیٰ کی عطا سے مددگار ہیں
اللہ تعالیٰ حقیقی رؤف اور رحیم ہے	☆	سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی عطا سے رؤف اور رحیم ہیں
اللہ تعالیٰ حقیقی مختارِ کُل ہے	☆	سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی عطا سے مختارِ کُل ہیں
اللہ تعالیٰ ذاتی طور پر زندہ ہے	☆	سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، انبیائے کرام علیہم السلام اور اولیائے کرام رحمہم اللہ اللہ تعالیٰ کی عطا سے بعد از وصال زندہ ہیں
اللہ تعالیٰ بذاتِ خود مُردوں کو زندہ کرتا ہے	☆	انبیائے کرام علیہم السلام اور اولیائے کرام رحمہم اللہ اللہ تعالیٰ کی عطا سے مردوں کو زندہ کرتے ہیں
مُشرکین بتوں کو صاحبِ اختیارات مانتے تھے	☆	ہم انبیائے کرام علیہم السلام اور اولیائے کرام رحمہم اللہ کو اللہ تعالیٰ کی عطا سے صاحبِ اختیارات مانتے ہیں
مشرکین بتوں کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سفارشی مانتے تھے	☆	ہم اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کو اللہ تعالیٰ کے مقرب بندے مان کر اُن کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں وسیلہ بناتے ہیں
مشرکین بتوں کو اپنا معبود مانتے تھے		ہم اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کو اللہ تعالیٰ کے خاص بندے مانتے ہیں

پورے کلام کا نتیجہ یہ نکلا کہ اسلامی عقائد اور مشرکین کے عقائد میں کہیں برابری نہیں پائی جاتی جب برابری نہیں تو پھر شرک بھی نہ ہوا لہٰذا مسلمانوں کے عقائد کو مشرکین کے عقائد سے ملانا ظلم ہے۔

الوہیت عطائی نہیں ہوسکتی

اللہ تعالیٰ سب کچھ دے سکتا ہے مگر الوہیت نہیں دے سکتا کیونکہ الوہیت مستقل ہے اور عطائی چیز مستقل نہیں ہوسکتی۔

الوہیت استقلال ہی کے معنی میں ہے لیکن مشرکین کا تصور یہ تھا اُنہوں نے کہا کہ لات ومنات (جو کہ بت تھے) وغیرہ ایسے زاہدو عابد لوگ تھے کہ اللہ تعالیٰ نے کہا تمہاری عبادت کمال کو پہنچ گئی میں تم پر یہ عنایت کرتا ہوں کہ تم آزاد ہو، میں تم پر نہ کچھ فرض کرتا ہوں اور نہ کوئی پابندی لگاتا ہوں۔ پس اس طرح انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے تمام معبودوں کو الوہیت دے دی۔

جس شخص کا یہ عقیدہ ہو کہ اللہ تعالیٰ نے کسی کو وصف الوہیت عطا فرمادیا ہے وہ مُشرک اور مُلحد ہے۔ مشرکین اور مومنین کے مابین بنیادی فرق یہی ہے کہ وہ غیر اللہ کیلئے عطائے الوہیت کے قائل تھے اور مومنین کسی مقرب سے مقرب ترین حتیٰ کہ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حق میں بھی الوہیت اور غنائے ذاتی کے قائل نہیں۔

اِلٰہ حاجت رواہ ہے مگر ہر حاجت رواہ اِلٰہ نہیں

ہر لفظ کا ایک معنی حقیقی ہوتا ہے ایک معنی مجازی ہوتا ہے جب تک حقیقی معنی مشکل نہ ہوجائے جب تک مجازی معنی کی طرف رُخ نہ کریں یعنی کوئی اگر ایسی صورت سامنے آجائے کہ حقیقتِ لغوی یا عُرفی مراد نہ لی جا سکے یا اس کے خلاف مراد لینے پر کوئی قرینہ دلالت کرے اُس وقت مجازی معنی مراد لیا جائے گا اور مجازی معنی کو حقیقی معنی قرار نہیں دیا جائے گا۔ یعنی اِلٰہ بول کر حاجت روا، یا پناہ دہندہ یا اختیارات و طاقتوں کا مالک یا ساری خلق کا مشتاق الیہ (جس کی طرف مخلوق کا رُجحان ہو) سمجھنا اُسی طرح غلط ہے جس طرح حاجت روا بول کر یا پناہ دہندہ بول کر یا مُشتاق الیہ بول کر اِلٰہ مراد لینا جائز ہے۔

ہاں یہ بات الگ ہے کہ جو اِلٰہ ہوگا وہ حاجت روا بھی ہوگا اور اختیارات و توانائیوں کا مالک بھی ہوگا ساری مخلوق کا مشتاق الیہ بھی ہوگا لیکن یہ نتیجہ نکالنا صحیح نہیں کہ جس کو ہم حاجت روا کہیں یا پناہ دہندہ کہیں وہ اِلٰہ ہی ہوگا۔

ایک اعتراض اور اس کا جواب

ایک اعتراض عام طور پر یہ کیا جاتا ہے، عبادت کا تصور اسی وقت پیدا ہوسکتا ہے جب کوئی حاجت پیش آئے اور حاجت روا کو ڈھونڈا جائے یا سکون کیلئے سکون بخش ہو یا پناہ طلب کرنے پر پناہ دہندہ (پناہ دینے والا) ملے اُسی کو اِلٰہ مانا جاتا ہے اور یہ سب باتیں مافوق الاسباب ہوں یعنی حاجت روا کی حاجت روائی کا معاملہ محتاج کے علم وحواس سے باہر ہو تو اس وقت اس کو الٰہ کہیں گے اور جو معاملات 'ماتحت الاسباب' ہوں یعنی حاجت روا کی حاجت روائی کا سارا معاملہ محتاج کے علم وحواس کے اندر ہو تو اس وقت اِلٰہ نہیں مانا جائے گا۔ تو اگر کوئی شخص اس نظریے کے تحت کسی فرد کے اندر حاجت روائی (حاجت کو پورا کرنا) پناہ دہندگی (پناہ دینا) سکون بخشی (سکون بخشا) یا اختیار اور طاقتوں کا مالک اور تمام انسانوں کا مشتاق الیہ (اسکی طرف مائل ہونے کا) ہونے کا اعتقاد رکھے گویا یہ نظریہ اس کی عبادت کی طرف اُبھارتا ہے حالانکہ یہ بات غلط ہے یہ صرف ایک امکانی (ممکنہ) صورت ہوسکتی ہے بلکہ واقعتاً یوں ہوتا ہے کہ کوئی شخص کسی کو حاجت روا یا مشکل کشا یا پناہ دہندہ وغیرہ سمجھتا ہے بلکہ یقین رکھتا ہے تو بھی اس کے دل میں اس کی عبادت کا نہ کوئی جذبہ اُبھرتا ہے نہ وہ اس کو معبود مانتا ہے۔ الحاصل جیسا کہ پہلے ذکر کیا کہ 'حاجت روائی' لازم الوہیت ہے نہ کہ الوہیت لازم حاجت روائی یعنی اللہ تعالٰی حاجتیں پوری کرنے والا ہے مگر ہر وہ جو حاجت پوری کرنے والا ہے وہ اللہ تعالٰی نہیں یعنی کوئی بھی شخص حاجت پوری کردے اس کو اللہ تعالٰی نہیں کہیں گے ہاں مگر اللہ تعالٰی بالذات حاجتیں پوری فرماتا ہے جبکہ دوسرے اللہ تعالٰی کی عطا سے حاجت پوری کرتے ہیں۔ یہاں بھی ذاتی اور عطائی کا فرق واضح ہے۔

یہاں اعتراض سے دو باتیں سامنے آتی ہیں ایک مافوق الاسباب اور دوسری ماتحت الاسباب۔ اب اس کا معنی بیان کیا جاتا ہے۔

ما فوق الاسباب

مافوق الاسباب کے معنی حاجت روا کی حاجت روائی کا سارا معاملہ محتاج کے علم وحواس سے باہر ہو اور تحت الاسباب سے مراد حاجت روا کی حاجت روائی کا معاملہ محتاج کے علم وحواس کے اندر ہو۔

مافوق الاسباب کو مافوق الادراک بھی کہا گیا (جو سمجھ سے باہر ہو) ماتحت الاسباب کو ماتحت الادراک بھی کہا جاتا ہے (جو سمجھ کے اندر ہو)۔

قرآن مجید میں جہاں جہاں پر اللہ تعالیٰ کی مدد کے متعلق آیا ہے وہاں پر کہیں بھی اس کی تخصیص نہیں کی گئی کہ یہ مافوق الاسباب یا ماتحت الاسباب ہے۔ یعنی یہ سمجھ کے اندر ہے یا سمجھ کے باہر ہے۔

قرآن مجید نے بعض ایسی شخصیتوں کے حاجت روا ہونے کی وضاحت کی ہے جو اپنے محتاج کے نزدیک مافوق الادراک (جو سمجھ کے باہر ہوں) توانائیوں کے مالک تھے تو پھر الٰہی توانائیوں اور غیر الٰہی توانائیوں کے درمیان فوق الادراک یا تحت الادراک کی تحقیق صحیح نہیں ہے۔ بلکہ آسان واضح اور مناسب صورت اس کی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ حقیقی حاجت روا ہے اس کی توانائیاں ذاتی ہیں کسی کی مرہونِ منّت نہیں ہیں جبکہ ماسوا اللہ تعالیٰ کی حاجت روائی درحقیقت اسی ہی کی حاجت روائی ہے اس لئے سب اہل اللہ اُسی ہی کی عطا کردہ توانائیوں سے حاجت روائی کرتے ہیں ہاں ذرائع مختلف ہیں یعنی مخلوق کی حاجت روائی چاہے وہ فوق الادراک ہو (سمجھ سے باہر ہو) یا تحت الادراک (سمجھ کے اندر ہو) سب کی سب عطائی توانائیوں کی مرہونِ منت ہے۔

اب بغیر کسی تمہید کے ہم عرض کر دیتے ہیں کہ انبیاءِ کرام واولیاءِ کرام کی حاجت روائی کا سارا عمل چاہے ہماری سمجھ کے اندر ہو یا باہر خود اسباب اور علتوں کے تحت ہے انکی حاجت روائی کا کوئی معاملہ فوق الاسباب (سمجھ سے باہر) نہیں ہے کیونکہ دنیا عالمِ اسباب ہے اور جو کچھ ہو رہا ہے جس کے ذریعے سے ہو رہا ہے سب کچھ تحت الاسباب ہے اور سب کا خالق ومختار ربُّ الاسباب ہے تو ہم جن صفات کو انبیائے کرام علیہم السلام اور اولیاء اللہ رحمہم اللہ کیلئے ثابت مانتے ہیں اُن کا ان میں نہ ماننا یا اس پر شرک کا فتویٰ لگانا یہ خود ذات وصفاتِ الٰہیہ کو سمجھنے سے قاصر (دور) رہنے کا نتیجہ ہے۔

الوھیت

استحقاق عبادت (عبادت کا مستحق ہونا) یا وجوب کو الوھیت کہتے ہیں جو ذات مستحق عبادت ہوگی، اس کا واجب الوجود ہونا ضروری ہے اسی طرح واجب الوجود کیلئے مستحق عبادت ہونا ضروری ہے۔

مشرکین کی بیوقوفی ہے کہ وہ اپنے بتوں اور معبودوں کو ممکن الوجود مان کر معبود اور مستحق عبادت سمجھتے ہیں۔ (از کتاب اشرف الرسائل

عبادت

غایت تعظیم اور انتہا تذلل کو عبادت کہتے ہیں جس کی اصل یہ ہے کہ عبادت کرنے والا جس کی عبادت کرتا ہے اس کیلئے ذاتی اور مستقل صفت مانتا ہے جس میں کسی کی قدرت ومشیت کو کسی قسم کا کوئی دخل نہ ہو۔

اصل عبادت اِسی اعتقاد کو کہتے ہیں اس اعتقاد کے ساتھ کسی کی اطاعت ومحبت یا اس کیلئے کوئی عمل کرنا اس کی عبادت ہے۔ بغیر عمل کے کسی کیلئے صرف اعتقاد کا ہونا بھی عبادت قرار پائے گا۔

استعانت

الوہیت اور عبادت کے معنی واضح ہونے کے بعد استعانت (مدد) کا معنی خود بخود سمجھ میں آجائے گا اور وہ یہ کہ کسی کیلئے عون کی ایسی صفت مستقلہ مان کر جو مقہوریت اور مغلوبیت سے بالاتر ہو تو اس سے طلبِ عون کو استعانت صرف معبودِ حقیقی کی شان کے لائق ہے لہٰذا مستعان وہی ہوسکتا ہے اس کے غیر سے استعانت دراصل اس کی الوہیت ومعبودیت کے اعتقاد کے منافی ہے۔

فائدہ ...... چونکہ الوہیت اور معبودیت استقلال ذاتی کے بغیر متصور نہیں اس لئے کسی کو مجازی معبود اِلٰہ نہیں کہہ سکتے بخلاف استعانت، محبت اور اطاعت وغیرہ کے کہ یہاں مستعان مجازی اور محبوب مجازی کہہ سکتے ہیں کیونکہ مظاہرِ کائنات میں خالق حقیقی نے یہ اوصاف پیدا کیے ہیں اور جو چیز پیدا کی ہوئی ہو اس میں استقلال ذاتی ممکن نہیں۔ جس طرح استقلال ذاتی میں حدوث وامکان کا شائبہ نہیں پایا جاتا۔ لہٰذا اِلٰہ اور معبود کو مجازی کہنا بالکل ایسا ہوگا جیسے واجب الوجود کو حادث کہہ دیا جائے۔ (معاذ اللہ)

(از کتاب اشرف الرسائل۔ علامہ غلام علی اوکاڑوی)

مسلمان مزارات پر کیوں جاتے ھیں

مسلمان اللہ تعالیٰ کو اپنا حقیقی مالک مانتے ہیں اور سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو رسولِ برحق مانتے ہیں۔ مزارات پر اولیائے کرام رحمہم اللہ کو اللہ تعالیٰ کا ولی یعنی دوست سمجھ کر جاتے ہیں وہاں جا کر اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ اے اللہ تعالیٰ! ہم تو گنہگار ہیں اس نیک بندے کے وسیلے سے ہماری دعائیں قبول فرما۔ اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں کے وسیلے سے دعا کو قبول فرماتا ہے۔

ھندوؤں کا بُت پر چڑھاوے چڑھانا

ہندوؤں نے بت کے نام رکھے ہوئے ہیں وہ مندر میں جا کر اُس بت کا نام لیکر جانوروں اور دیگر چیزوں کی بلی چڑھاتے ہیں۔

مسلمانوں کا نذر و نیاز کرنا

مسلمان اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان رکھتا ہے اور نذر و نیاز تو اصل میں ایصالِ ثواب ہے مسلمان جانور کو ذبح کرنے سے پہلے بسم اللہ، اللہ اکبر پڑھ کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کرتے ہیں پھر اس کا ثواب اولیاء اللہ رحمہم اللہ کو ایصال کردیا جاتا ہے اس میں کیا شرک ہے؟

ہم (معاذ اللہ) اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کو خدا تعالیٰ سمجھ کر ان کا نام لے کر جانور ذبح نہیں کرتے بلکہ اللہ تعالیٰ کے ولیوں کے ایصالِ ثواب کیلئے کرتے ہیں۔

ہندوؤں نے اپنے ہاتھوں سے سنگ تراش تراش کر بت بنائے پھر اسکو سنوارا پھر اسکے الگ الگ نام رکھے اور پوجا شروع کردی۔ مگر اولیائے کرام رحمہم اللہ کو جو بھی مقام ملا وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملا ہے۔ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی، داتا علی ہجویری، خواجہ اجمیری، مسعود سالار اور امام احمد رضا بریلوی رحمهم الله تمام کے تمام اللہ تعالیٰ کی عطا سے بلند و بالا مقام پر فائز ہیں۔

اہلِ اسلام کو مُشرک کہنے والے خود مشرک ہیں

بدقسمتی سے اِس اُمت میں ایسے لوگ بھی پائے جاتے ہیں جن کا کام اپنے سوا سب مسلمانوں کو مشرک اور بدعتی کہنا اور سمجھنا ہے ظلم یہ ہے کہ یہ آواز مساجد اور مدارس دونوں سے سنی جاتی ہے یہ لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم دوسروں کو مشرک اور بدعتی کہہ کر توحید کی خدمت کررہے ہیں۔

حالانکہ یہ وہ لوگ ہیں جو اُمتِ مسلمہ میں فتنہ وفساد کا بیج بورہے ہیں انہوں نے جان بوجھ کر شرک کی اتنی قسمیں بنالی ہیں کہ اُن کے سوا کوئی بھی آدمی مسلمان نہ کہلواسکے۔

البتہ جو دوسرے مسلمانوں کو مشرک کہتے ہیں اِن کے بارے میں سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث ملاحظہ ہو:۔

الحدیث...... ان حذیقة بن الیمان قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه وسلم ان مما اخاف علیکم رجل قرا القرآن حتی اذا رویت بھجة علیه وکان ردائه الاسلام اعتراه الی ماشاء اللّٰہ انسلخ منه ونندہ وراء ظھرہ وسعی علی جارہ بالسیف المرصی او نرامی فقال بل الراقی ھذا اسناد جید (بحوالہ رواہ ابویعلیٰ او جزالتفاسیر من تفسیر ابن کثیر، صفحہ ۱۸۳۔ تفسیر ابن کثیر، جلد ۶ صفحہ ۲۶۵)

حضرت حُذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ اُمور جن کے بارے میں تم پر اندیشہ رکھتا ہوں، خوف زدہ ہوں اور اُن میں سے ایک یہ ہے کہ ایک شخص قرآن پڑھے گا حتیٰ کہ جب اس کی رونق اس پر نمایاں ہوگی اور اس پر اسلام کی چادر لپٹی ہوگی تو اللہ تعالیٰ اس کو جدھر چاہے گا، لیجائے گا اور وہ اس کو پس پشت پھینک دے گا اور اپنے پڑوسی پر سوار کیساتھ حملہ کرے گا اور اپنے پڑوسی کو مشرک کہے گا۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا اُن دونوں میں مشرک کون ہوگا' وہ جو دوسرے کو مشرک کہنے والا ہے یا وہ جسے مشرک کہا گیا؟ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، دوسرے کو مشرک کہنے والا ہی خود مشرک ہونے کا حقدار ہوگا۔

فائدہ...... اس حدیث شریف کو پڑھ کر اُن لوگوں کو ہوش کے ناخن لینے چاہئے جو مسلمانوں پر شرک و بدعت کے فتوے لگاتے رہتے ہیں کیونکہ ایسے لوگ خود ہی مشرک ہیں اوران کیلئے عذاب تیار ہے۔

اُمت محمّدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کبھی شرک پر متفق نہیں ہوگی

الحدیث...... عن عقبہ بن عامر ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم خرج یوما فصلی الی اھل احد صلاۃ علی المیت ثم انصرف الی المنیر فقال انی فرط بکم و انا شھید علیکم و انی واللّٰہ لا نظر الی حوضی الان وانی قد اعطیت مفاتیح خزائن الارض او مفاتیح الارض و انی واللہ ما اخاف علیکم ان تشرکوا بعدی ولکن اخاف علیکم ان تتنافسوا فیھما

(بحوالہ صحیح مسلم، کتاب الفضائل حدیث ۳۰ ۔ مطبوعہ استنبول ترکی)

حضرت عُقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شہدائے اُحد کے پاس تشریف لے کر نمازِ جنازہ پڑھی پھر منبر شریف پر تشریف فرما ہوئے اور فرمایا میں تمہارا اسہارا اور تم پر گواہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ کی قسم! میں اپنے حوضِ کوثر کو اس وقت بھی دیکھ رہا ہوں اور بے شک مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں عطا کی گئی ہیں اور بے شک مجھے یہ خطرہ نہیں کہ تم میرے بعد شرک کرنے لگو گے مجھے اس بات کا ڈر ہے کہ تم دُنیا کے جال میں پھنس جاؤ گے۔

فائدہ...... سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی ذات پر اللہ تعالیٰ کے پایاں انعامات اور عنایات کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ علم کے ذریعے صدیوں کا نقاب اُلٹ دیا کہ میں دیکھ رہا ہوں کہ تم شرک سے محفوظ رہو گے ہاں دنیا کے حصول میں ایک دوسرے سے بازی لے جانے کی کوشش کرو گے، جس کا نتیجہ تباہی اور بربادی ہے۔

جب سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مطمئن ہیں کہ اُمت شرک سے محفوظ رہے گی مگر مسلمانوں پر شرک کے فتوے لگانے والے بے چین ہیں اِن ظالموں کو ہر دوسرا مسلمان مشرک نظر آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو ہدایت نصیب کرے۔

سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی عطا سے علمِ غیب پر آگاہ ہیں

القرآن...... ما کان اللہ لیطلعکم علی الغیب ولٰکن اللہ یجتبی من رسلہٖ من یشاء ط (سورۂ آل عمران:۱۷۹)

ترجمہ...... اللہ کی شان نہیں ہے کہ اے عام لوگو! تمہیں غیب کا علم دے۔ہاں اللہ چُن لیتا ہے اپنے رسولوں سے جسے چاہے۔

القرآن...... عٰلم الغیب فلا یظہر علیٰ غیبہٖ احدا ○ الا من ارتضٰی من رسول (پ۲۹۔سورۂ جن:۲۶،۲۷)

ترجمہ...... غیب کا جاننے والا تو اپنا غیب کسی پر ظاہر نہیں فرماتا سوائے اپنے پسندیدہ رسولوں کے۔

القرآن...... وما ہو علی الغیب بضنین ○ (پ۳۰۔سورۂ تکویر:۲۴)

ترجمہ...... اور یہ نبی غیب بتانے میں بخیل نہیں۔

القرآن...... تلک من انباء الغیب نوحیہا الیک (پ۱۲۔سورۂ ہود۔رکوع۴)

ترجمہ...... اے محبوب (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)! یہ غیب کی خبریں ہیں ہم تمہاری طرف وحی کرتے ہیں۔

القرآن...... ذٰلک من انباء الغیب نوحیہ الیک (پ۳۔سورۂ آل عمران:۵)

ترجمہ...... اے محبوب (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)! یہ غیب کی خبریں ہیں کہ ہم خفیہ طور پر تمہیں بتاتے ہیں۔

اِن تمام قرآنی دلائل سے ثابت ہوا کہ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی عطا سے علمِ غیب پر آگاہ ہیں۔

علاوہ ازیں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زندگی کے متعدد واقعات اور احادیث اس پر شاہد ہیں کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو علم غیب عطا فرمایا گیا۔

☆ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قیامت تک ہونے والے واقعات کی خبر دی۔ (بخاری شریف، مسلم شریف)

☆ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قیامت تک کی ہونے والی ہر چیز کی خبر دی تو میں نے (حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے) ہر چیز کو دریافت کئے بغیر نہیں چھوڑا۔ (مسلم شریف)

☆ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے میرے لئے زمین کو سمیٹا تو میں نے اس کی مشرقوں اور مغربوں تمام زمین کو دیکھ لیا۔ (مسلم شریف)

☆ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا (قیامت کے قریب) اللہ تعالیٰ یمن کی طرف سے ایک ہوا بھیجے گا، جو ریشم سے زیادہ نرم ہوگی، اس وقت جس شخص کے دل میں ایک دانے کے برابر بھی ایمان ہوگا وہ 'ہوا' اس کی (روح) قبض کرلے گی۔ (مسلم شریف)

☆ ایک ایسی قوم پیدا ہوگی جو قرآن پڑھیں گے لیکن وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں جائے گا۔ (مسلم شریف)

☆ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک قوم کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ میری اُمت میں پیدا ہوگی وہ مخلوق کی بدترین قسم ہوں گے۔ (مسلم شریف)

☆ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے آخری زمانے میں ایسی قوم پیدا ہوگی جن کی عمر اور شعور کم ہوگا۔

☆ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ یہ معاملہ (خلافت) اس وقت تک برقرار رہے گا جب تک لوگوں میں بارہ خلفاء پیدا نہ ہو جائیں۔ (مسلم شریف)

☆ اِن فتنوں کے آنے سے پہلے نیک اعمال کرلو حالتِ ایمان میں صبح کرنے والا شخص شام کے وقت کافر ہو چکا ہوگا یا شام کے وقت مومن رہنے والا شخص صبح کے وقت کافر ہو چکا ہوگا۔ (مسلم شریف)

☆ ایک انصاری نے رات کے وقت اپنے مہمان کی خدمت کی۔ صبح سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو فرمایا تمہاری کل کی رات مہمان نوازی اللہ تعالیٰ کو بہت پسند آئی۔ (مسلم شریف)

☆ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ میری بعثت سے پہلے مکہ میں موجود ایک پتھر مجھے سلام کیا کرتا تھا اور اسے میں آج بھی پہچانتا ہوں۔ (مسلم شریف)

☆ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم 'حرا پہاڑ' پر موجود تھے۔ اس میں حرکت پیدا ہوئی سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے حرا! رُک جا! کیونکہ تیرے اوپر صرف نبی یا صدیق یا شہید موجود ہیں۔ (مسلم شریف)

☆ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا آج یاجوج ماجوج کی دیوار کا اتنا حصہ کھل گیا اور پھر راوی نے اپنی انگلی کے ذریعے نوے کا نشان بنا کر دکھایا۔ (مسلم شریف)

☆ ایک مرتبہ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ منورہ کی ایک چھت پر چڑھے اور پھر فرمایا جو میں دیکھ رہا ہوں کیا تم وہ دیکھ رہے ہو؟ میں فتنوں کو اس طرح نازل ہوتے دیکھ رہا ہوں جیسے تمہارے گھروں میں بارش کے قطرے گرتے ہوں۔ (مسلم شریف)

☆ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میرے لئے جتنی زمین سمیٹی گئی میری اُمت کی حکومت وہاں تک ہوگی۔ (ایضاً)

☆ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا عنقریب دریائے فرات سے سونے کا ایک خزانہ نکلے گا جو شخص وہاں موجود ہوگا وہ اس میں سے کچھ حاصل نہ کرے۔ (مسلم شریف)

☆ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا آپ کا رُخ اس وقت مشرق کی طرف تھا فرمایا فتنہ یہاں سے ہوگا، فتنہ یہاں سے ہوگا، فتنہ یہاں سے ہوگا جہاں سے شیطان کے سینگ نکلتے ہیں۔ (مسلم شریف)

☆ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت اُس وقت تک نہیں آئے گی جب تک قبیلہ دوس کی عورتیں 'ذو الخلصہ' کا طواف نہیں کریں گی۔ (مسلم شریف)

☆ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا (قیامت سے کچھ پہلے) حبشہ سے تعلق رکھنے والا چھوٹی پنڈلیوں کا مالک شخص خانۂ کعبہ کو منہدم کردے گا۔ (مسلم شریف)

☆ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی 'قحطان' سے وہ شخص نہیں نکلے گا جو لوگوں کو اپنی لاٹھی کے ذریعے ہانک کرلے جائے گا۔ (مسلم شریف)

☆ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا رات اور دن اس وقت تک ختم نہیں ہونگے جب تک 'جہجاہ' نامی بادشاہ نہ بن جائے۔

☆ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک مسلمان ترک قوم کے ساتھ جنگ نہیں کریں گے جن کے چہرے ڈھلی ہوئی ڈھال کے مانند ہوں گے یہ لوگ بالوں سے بنا ہوا لباس اور بالوں سے بنی ہوئی جوتیاں پہنتے ہوں گے۔ (مسلم شریف)

☆ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا آخری زمانے میں ایسا خلیفہ ہوگا جو گنتی کئے بغیر مال تقسیم کرے گا۔ (مسلم شریف)

☆ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا تھا کہ تمہیں باغی گروہ قتل کرے گا۔ (مسلم شریف)

☆ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسریٰ ہلاک ہوجائے گا تو اس کے بعد کوئی کسریٰ نہ ہوگا۔ (مسلم شریف)

☆ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک تیس کے قریب جھوٹے دجّالوں کو (زمین پر) بھیج نہ دیا جائے گا اُن میں کا ہر شخص نبوت کا دعویٰ کرے گا۔ (مسلم شریف)

☆ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا دجال کی دونوں آنکھوں کے درمیان 'ک ف ر' (یعنی کافر) لکھا ہوگا۔ (ایضاً)

☆ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم دیکھتے ہو کہ میرا دیکھنا اس جگہ ہے (یعنی قبلہ) اللہ کی قسم تمہارے رکوع اور خشوع مجھ پر پوشیدہ نہیں اور بلاشبہ تم کو اپنی پشت کے پیچھے سے دیکھتا ہوں۔ (بخاری شریف)

☆ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میرے قریب کی گئی یہاں تک کہ اگر میں دلیری کرتا تو جنت کے انگور میں سے ایک خوشہ انگور توڑ کر تمہارے پاس لاتا اور جہنم بھی میرے قریب کی گئی۔ (بخاری شریف)

☆ میری اُمت کا پہلا لشکر جو قیصر کے شہر میں جنگ کرے گا اُن کی مغفرت فرمادی گئی ہے۔ (بخاری شریف)

☆ غزوۂ خیبر کے دن سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں جھنڈا ایسے شخص کو دوں گا جس کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ فتح عطا فرمائے گا۔ (بخاری شریف)

☆ جب سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے جبلِ اُحد آیا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یہ پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔ (بخاری شریف)

☆ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ایک کان میں اپنے وصال کی خبر دی اور دوسرے کان میں سب سے پہلے خاندان میں سے ملاقات کی خبر دی۔ (بخاری شریف)

☆ میرا بیٹا حسن سردار ہے عنقریب اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے دو جماعتوں کے درمیان صلح فرمائے گا۔ (بخاری شریف)

☆ بعض اوقات ایسے مقامات آتے ہیں جہاں سے اللہ تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توجہ ہٹا دیتا ہے لہٰذا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہار اُونٹ کے نیچے ہونا مگر سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توجہ کا ہٹا دیا جانا اس لئے تھا کہ اُس وقت آیتِ تیمّم نازل ہونا تھی۔

☆ یہودی عورت کا گوشت میں زہر ملا کر سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کھلانا اس نیت سے کہ اگر یہ سچے نبی ہوں گے تو وفات نہ پائیں گے لہٰذا اسلام کی حقانیت کو یہودی عورت پر واضح کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توجہ گوشت میں موجود زہر سے ہٹا دی۔

☆ بعض کاموں میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خاموش رہنا یا لاعلمی کا اظہار کرنا اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہوتا ہے کیونکہ اس میں اُمتیوں کیلئے تعلیمات ہوتی ہیں۔

الغرض کہ واضح ہوگیا اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو علمِ غیب پر آگاہ فرمایا ہے اور جو اس کا انکار کرے وہ قرآن وحدیث کا منکر ہے۔

سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نور ھیں اور بشری لبادے میں دنیا میں تشریف لائے

اسلامی عقائد میں یہ بات موجود ہے کہ انبیائے کرام علیہم السلام نور کے پیکر ہیں مگر اس دنیا میں لباسِ بشریت میں تشریف لائے لہٰذا سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی نور ہیں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نور ہونا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حقیقت ہے اور بشریت آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صفت ہے لہٰذا ہمیں سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بشریت اور نورانیت دونوں پر ایمان رکھنا ضروری ہے۔

القرآن...... قد جآء کم من اللہ نور (پ٦۔سورۂ مائدہ:١٥)

ترجمہ...... بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیا۔

تفسیر...... تفسیر ابن عباس صفحہ ٧٢، تفسیر کبیر جلد ٣ صفحہ ٣٩٦، تفسیر خازن جلد ١ صفحہ ٤١٧، تفسیر مدارک جلد ١ صفحہ ٤٧٠، تفسیر روح المعانی جلد ٦ صفحہ ٨٧، تفسیر روح البیان جلد ١ صفحہ ٥٤٨، تفسیر در منثور جلد ٣ صفحہ ٢٣١، تفسیر جلالین، تفسیر ابن جریر، مدارج النبوت اور مواہب الدنیہ تمام معتبر تفاسیر میں مفسرین نے اس آیت میں نور سے سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مراد لیا ہے۔

القرآن...... و انزلنآ الیکم نورا مبینا (پ٦۔سورۂ نساء:١٧٤)

ترجمہ...... اور ہم نے تمہاری طرف روشن نور اُتارا۔

تفسیر...... اس آیت میں روشن نور سے مراد سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات ہے۔

القرآن...... یریدون ان یطفئوا نور اللہ بافواھھم و یابی اللہ الا ان یتم نورہ ولو کرہ الکافرون

ترجمہ...... چاہتے ہیں کہ اللہ کا نور اپنے منہ سے بجھا دیں اور اللہ نہ مانے گا مگر اپنے نور کو پورا کرنا پڑے برا مانیں کافر۔
(پ١٠۔سورۂ توبہ:٣٢)

تفسیر...... مفسرین اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ اس آیت میں نور سے مراد سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں، کفار چاہتے تھے کہ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو (معاذ اللہ) قتل کردیا جائے۔ قرآن مجید کی اس آیت میں واضح ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قتل پر کسی کو قدرت نہیں دی۔

ان تمام آیات اور تفاسیر سے یہ بات واضح ہوگئی کہ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نور ہیں۔

﴾ اب احادیثِ مبارکہ ملاحظہ ہوں ﴿

حدیث شریف...... اوّل ما خلق اللہ نوری (بحوالہ تفسیر روح البیان، ج ۳ ص ۱۹۱۔ مدارج النبوت، ج ۲ ص ۲۔ معارج النبوت، ج ۵ ص ۱۳۵)

ترجمہ...... سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، تمام مخلوقات سے پہلے اللہ تعالیٰ نے میرے نور کو پیدا فرمایا۔

حدیث شریف...... انا من نور اللہ والخلق کلھم من نوری (بحوالہ مدارج النبوت۔ شاہ عبدالحق محدث دہلوی)

ترجمہ...... سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں اللہ تعالیٰ کے نور سے ہوں اور ساری مخلوق میرے نور سے۔

حدیث شریف...... حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ! بے شک اللہ تعالیٰ نے سب اشیاء سے پہلے تیرے نبی کا نور اپنے نور (کے فیض) سے پیدا فرمایا۔ (بحوالہ مواہب الدنیہ۔ زرقانی شریف، ج ۱ ص ۴۲)

مندرجہ بالا تمام احادیثِ مبارکہ سے یہ بات ثابت ہوئی کہ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نورٌ علیٰ نور ہیں بلکہ آپ کے نور ہی سے کائنات میں نور ہے۔

نبی کو اپنی طرح بشر سمجھنا کُفّار کا طریقه هے

سب سے پہلے نبی کو حقارت سے بشر کہنے والا شیطان تھا۔ حضرت آدم علیہ السلام کے بارے میں شیطان نے کہا:

القرآن...... قال لم اکن لاسجدو لبشر (سورۂ حجر:۳۳)

ترجمہ...... بولا مجھے زیبا نہیں کہ بشر کو سجدہ کروں۔

معلوم ہوا کہ انبیائے کرام علیہم السلام کو حقارت سے بشر کہنے کا آغاز شیطان سے ہوا پھر اس کے چیلے کفار و مشرکین بھی انبیائے کرام علیہم السلام کو اپنے جیسا بشر کہتے تھے۔

چنانچہ حضرت نوح، حضرت صالح، حضرت ہود علیہم السلام کی قوم کے کافروں نے اُن سے کہا:

القرآن...... قالوا ان انتم الا بشر مثلنا ط (سورۂ ابراہیم:۱۰)

ترجمہ...... تم تو ہم ہی جیسے بشر ہو۔

حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم کے کافروں نے کہا:

القرآن...... وما انت الا بشر مثلنا ط (سورۂ شعراء:۱۸۶)

ترجمہ...... تم تو نہیں مگر ہم جیسے بشر۔

اِن تمام آیات سے معلوم ہوا کہ انبیاء کرام علیہم السلام کو اپنے جیسا بشر کہنا شیطان کے پیروکاروں کا عمل ہے مومنوں کا طریقہ نہیں ہے۔

پھر نبی نے اپنے آپ کو بشر کیوں کہا؟

سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اپنے آپ کو بشر کہنا یہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عاجزی و انکساری ہے جیسے کوئی حاکم وقت اپنی رعایا سے کہے کہ میں تو آپ کا خادم ہوں۔ خادم کہنا حاکم وقت کی عاجزی و انکساری ہے، کہنے سے وہ خادم ہرگز نہ ہوگا۔

سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ نے بشر کہلوایا خود ربّ کریم نے بشر نہ کہا۔

سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نورانیت اور بشریت دونوں پر ایمان رکھنا ضروری ہے یعنی آپ نور بھی ہیں اور بے مثل بشر بھی ہیں۔

سرکار اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مثل کوئی نهیں

حدیث شریف...... حضرت ابو سعید خُدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اُنہوں نے سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ پے در پے متواتر روزے نہ رکھو اور تم میں سے جب کوئی متواتر روزے رکھنا چاہے تو سحری تک رکھ سکتا ہے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ تو متواتر روزے رکھتے ہیں۔ آپ نے فرمایا، میں تمہاری مثل نہیں ہوں میں رات گزارتا ہوں مجھے کھلانے والا کھلاتا ہے اور پلانے والا پلاتا ہے۔ (بخاری شریف، جلد اوّل)

اللہ تعالیٰ کے نیک بندے اللہ تعالیٰ کی عطا سے مددگار ہیں

اللہ تعالیٰ کے نیک بندے اللہ تعالیٰ کی عطا سے مدد کرتے ہیں اُن کو مومنوں کا مددگار اللہ تعالیٰ نے ہی بنایا ہے چنانچہ قرآن مجید میں مختلف مقامات پر ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

القرآن...... فان اللہ ھو مولٰہ و جبریل و صالح المؤمنین والملٰئکۃ بعد ذٰلک ظھیر ○ (سورۂ تحریم:۴)

ترجمہ...... بے شک اللہ ان کا مددگار ہے اور جبریل اور نیک ایمان والے اور اس کے بعد فرشتے مدد پر ہیں۔

القرآن...... انما ولیکم اللہ و رسولہ (سورۂ مائدہ:۵۵)

ترجمہ...... تمہارے مددگار نہیں مگر اللہ اور اس کا رسول۔

القرآن...... یایھا الذین اٰمنوا استعینوا بالصبر والصلوٰۃ (سورۂ بقرہ:۱۵۳)

ترجمہ...... اے ایمان والو! صبر اور نماز سے مدد چاہو۔

قرآن مجید میں ہے کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کی:

القرآن...... واجعل لنا من لدنک ولیا واجعل لنا من لدنک نصیرا (سورۂ نساء:۷۵)

ترجمہ...... اور ہمیں اپنے پاس سے کوئی حمایتی دے اور ہمیں اپنے پاس سے کوئی مددگار دے دے۔

معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ، انبیائے کرام علیہم السلام، فرشتے اور مومنین مددگار ہیں۔ لہٰذا ان سے مدد مانگنا جائز ہے۔

الحدیث...... امام بخاری علیہ الرحمۃ اپنی کتاب ادب المفرد میں روایت کرتے ہیں کہ صحابیٔ رسول حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا پاؤں سن ہوگیا کسی نے کہا اُن کو یاد کیجئے جو آپ کو سب سے زیادہ محبوب ہیں اس کے بعد حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بلند آواز سے کہا 'یا محمداہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم' پاؤں فوراً دُرست ہوگیا۔ (بحوالہ کتاب ادب المفرد۔ مصنف امام بخاری علیہ الرحمۃ)

علمائے کرام فرماتے ہیں جہاں پر **محمد** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیساتھ الف اور ہ آجائے تو اس کے معنی مدد طلب کرنے کے ہیں۔

روایت...... حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مقابلہ جب مسلیمہ کذاب کی ساٹھ ہزار افواج سے ہوا تو اس وقت مسلمان کم تعداد میں تھے لہٰذا مسلمانوں کے قدم اُکھڑ گئے۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور صحابہ کرام علیہم الرضوان نے ندا دی یا محمداہ! یا محمداہ! (اے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! ہماری مدد فرمائیں) یہ کہنا تھا کہ مسلمانوں کو فتح و نصرت عطا ہوئی۔ (بحوالہ البدایہ والنہایہ، ج ۶ ص ۳۲۴۔ ابن اثیر، ج ۳۔ طبری، ج ۳ ص ۲۵۰)

شاہ عبد العزیز محدث دھلوی کا مدد کے جواز میں فتویٰ

تیرھویں صدی کے مجدد شاہ عبد العزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ اپنی قرآن مجید کی تفسیر تفسیرِ عزیزی میں اس آیت ایاك نعبد و ایاك نستعین 'ہم تیری ہی عبادت کریں اور تجھ ہی سے مدد چاہیں' کے تحت فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کو اللہ تعالیٰ کی صفات کا مظہر جان کر اُن سے مدد مانگنا درحقیقت اللہ تعالیٰ ہی سے مدد مانگنا ہے۔

لہٰذا تمام دلائل و براہین کی روشنی میں یہ بات واضح ہوگئی کہ غیر اللہ سے مدد مانگنا جائز ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے نیک بندے اللہ تعالیٰ کی عطا سے مومنین کی مدد فرماتے ہیں یہی صحیح اسلامی عقیدہ ہے۔

محبوبانِ خدا کو ’یا‘ کہہ کر پکارنا

محبوبانِ خدا کو یا کہہ کر پکارنا مثلاً یا رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)، یا نبی اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)، یا علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)، یاغوث اعظم (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کہنا جائز ہے۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو لفظِ **یا** کے ساتھ مخاطب فرماتا ہے:۔

القرآن...... یآیھا النبی (پ۱۰۔سورۂ انفال:۱)

ترجمہ...... اے غیب بتانے والے (نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)۔

القرآن...... یآیھا المزمل ٥ (پ۲۹۔سورۂ مزمل:۱)

ترجمہ...... اے جھرمٹ مارنے والے۔

القرآن...... یآیھا النبی (سورۂ احزاب:۴۶)

ترجمہ...... اے غیب کی خبریں بتانے والے (نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)۔

القرآن...... یآیھا المدثر (پ۲۹۔سورۂ مدثر:۱)

ترجمہ...... اے چادر اوڑھنے والے (حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)۔

القرآن...... یآیھا الرسول (سورۂ مائدہ:۶۷)

ترجمہ...... اے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

معلوم ہوا کہ محبوبانِ خدا کو **یا** کہہ کر پکارنا جائز ہے اور سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یارسول اللہ، یا نبی اللہ کہہ کر پکارنا قرآن مجید سے ثابت ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں قیامت تک آنے والے مسلمانوں کو ’**یا**‘ کہہ کر فرماتا ہے:۔

القرآن...... یآیھا الذین اٰمنوا

ترجمہ...... اے ایمان والو!

کہیں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں انبیائے کرام علیہم السلام کو پکارا:

القرآن...... یآ براھیم، یا موسٰی، یا داؤد، یا سلیمان، یا یحیٰی، یا عیسٰی

ترجمہ...... اے ابراہیم، اے موسیٰ، اے داؤد، اے سلیمان، اے عیسیٰ۔

معلوم ہوا کہ اہل اللہ کو لفظِ **یا** کے ساتھ پکارنا قرآن مجید سے ثابت ہے۔

اولیائے کرام رحمہم اللہ کا سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یا کہہ کر ندا دینا

☆ حضرت امام بوصیری علیہ الرحمۃ قصیدہ بردہ شریف میں لکھتے ہیں:

یا اکرم الخلق مالی من الوذبہ ...... سواك عند حلول الحادث العمم

اے بہترین مخلوق (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) آپ کے سوا میرا کوئی نہیں کہ مصیبت عامہ کے وقت جس کی پناہ لوں۔

☆ حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے قصیدے میں لکھتے ہیں:

یا رحمة اللعالمین ادرکنی زین العابدین ...... محبوس ایدی الظلمین فی موکب المددھم

یارحمت اللعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! زین العابدین کی مدد کریں وہ لوگوں کے ہجوم میں ظالموں کی قید میں ہے۔

(قصیدہ زین العابدین)

☆ امام جامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ندا:

زمهجوری بر آمد جان عالم ترحم یا نبی اللّٰہ ترحم

نه آخر رحمة للعالمینی زمحرو ماں چرفارغ نشینی

جدائی سے عالم کی جان نکل رہی ہے۔ رحم فرماؤ یا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رحم فرماؤ

کیا آپ رحمۃ اللعالمین نہیں پھر مجرموں سے فارغ کیوں بیٹھے ہیں۔

☆ امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ندا:

یا سیّد السادات جئتك قاصدا ...... ارجو ارضاك و حتمی بحماك

واللہ یا خیر الخلائق ان لی ...... قلبا مسوتا لا یروم سواك

اے سیّدوں کے سیّد! پیشواؤں کے پیشوا (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)! میں دلی قصد سے آپ کے حضور میں آیا ہوں

آپ کی مہربانی اور خوشنودی کی اُمید رکھتا ہوں اور اپنے آپ کو سب برائیوں سے آپ کی پناہ میں دیتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ کی قسم! اے بہترین مخلوقات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! تحقیق میرا دل آپ کی زیارت کا بہت ہی شوق رکھتا ہے۔

سوائے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اور کسی شئے سے اس دل کو اُلفت نہیں ہے۔

قرآن مجید، احادیثِ مبارکہ اور اکابر اولیاء اللہ سے اس بات کا ثبوت ملا کہ اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کو لفظ 'یا' کے ساتھ مخاطب کرنا جائز ہے بلکہ صحابہ کرام علیہم الرضوان اور اولیائے کرام رحمہم اللہ کی سنت ہے۔

اللہ تعالیٰ کی عطا سے سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم مختارِ کُل ہیں

کائنات کی ہر چیز کا مالک اور خالق اللہ تعالیٰ ہے مگر اللہ تعالیٰ جسے چاہے اپنے فضل سے اختیارات عطا فرما کر مختارِ کل بنادے۔

اللہ تعالیٰ اپنا ملک جسے چاہتا ہے عطا کر دیتا ہے

القرآن...... قل اللهم ملك الملك توتى الملك من تشاء (پ۳۔سورۂ آل عمران:۲۶)

ترجمہ...... یوں عرض کر اے اللہ ملک کے مالک تو ملک جس کو چاہتا عطا فرماتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے پرہیز گار بندے جنت کے مالک ہیں

القرآن...... تلك الجنة التى نورث من عبادنا من كان تقيا (پ۱۶۔سورۂ مریم)

ترجمہ...... یہ وہ جنت ہے جس کا مالک ہم اپنے بندوں میں سے اسے کریں گے جو پرہیز گار ہے۔

اللہ تعالیٰ کی عطا پر کوئی پابندی نہیں

القرآن...... و ما كان عطاء و بك محظورا (پ۱۵۔سورۂ بنی اسرائیل:۲۰)

ترجمہ...... اور تمہارے ربّ پر کوئی پابندی نہیں۔

اللہ تعالیٰ نے آسمان وزمین کی ہر چیز اپنے خاص بندوں کے تابع کردی ہے

القرآن...... ان الله سخر لكم ما فى السموت و ما فى الارض واسبغ عليكم نعمه ظاهرة و باطنة

ترجمہ...... آسمان اور زمین کی ہر چیز اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے مسخر کر دی ہے اور اپنی ظاہری اور باطنی نعمتیں بھرپور دیں۔ (پ۲۱۔سورۂ لقمان:۲۰)

القرآن...... انا اعطينك الكوثر ○

ترجمہ...... اے محبوب صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم! بے شک ہم نے ساری کثرت تمہیں عطا فرمائی۔

﴿ اب احادیث ملاحظہ ہوں ﴾

الحدیث...... حضرت عُقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

انی اعطیت مفاتیح خزائن الارض او مفاتیح الارض

ترجمہ...... بے شک مجھے زمین کے خزانے کی کنجیاں عطا کی گئیں۔

(صحیح بخاری، ج ۲ ص ۵۸۵-۹۷۵- صحیح مسلم، ج ۲ ص ۲۵۰- مشکوٰۃ شریف، ج ۲ ص ۵۴۷)

الحدیث...... سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بینا انا اوتیت بمفاتیح خزائن الدنیا

ترجمہ...... میں سو رہا تھا کہ تمام خزائن دنیا کی کنجیاں مجھے دی گئیں۔

(بخاری و مسلم- کنوز الحقائق للمناوی، ج ۱ ص ۱۰۰)

درج ذیل احادیث سے یہ ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنے خزانے کی کنجیاں عطا فرمادی ہیں۔

سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تقسیم کرنے کا بھی اختیار ہے؟ ﴾

جواب...... جی ہاں سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تقسیم کرنے کا بھی اختیار حاصل ہے چنانچہ خود سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:۔

الحدیث...... حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اس کو دین کی سمجھ بوجھ عطا کرتا ہے بے شک اللہ تعالیٰ دینے والا ہے اور میں تقسیم کرتا ہوں۔

(بحوالہ بخاری شریف، ج ۱ ص ۱۶- مشکوٰۃ شریف، ص ۳۲)

الحدیث...... سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ (اللہ تعالیٰ کی ہر نعمت کا) میں ہی قاسم اور خازن ہوں اور اللہ تعالیٰ ہی عطا فرماتا ہے۔ (صحیح مسلم، ج ۱ ص ۳۳۳)

ان تمام احادیث سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے اور سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تقسیم فرماتے ہیں لہٰذا ہمیں جو کچھ ملتا ہے سب بارگاہِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ملتا ہے۔

چنانچہ احادیثِ مبارکہ ملاحظہ ہوں:۔

الحدیث...... حضرت نصر بن عاصم لیثی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے خاندان کے شخص کے واسطے سے روایت کرتے ہیں کہ وہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس شرط پر اسلام لائے کہ وہ صرف دو وقت کی نمازیں پڑھا کریں گے تو سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی شرط قبول کرلی۔ (بحوالہ مسند احمد شریف)

الحدیث...... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کی کہ یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! کیا ہر سال حج فرض ہے؟ فرمایا نہیں! اگر میں ہاں کہہ دیتا تو ہر سال فرض ہوجاتا۔

(بحوالہ ترمذی، ابن ماجہ، احمد)

الحدیث...... سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دونوں جبڑوں کے درمیان کی اور دونوں ٹانگوں کے درمیان کی مجھے ضمانت دے میں اس کو جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔ (بخاری شریف)

فائدہ...... جنت کی ضمانت وہی دے سکتا ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے جنت کا مالک بنایا ہو۔

الحدیث...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میں اپنی اُمت پر شاق نہ جانتا تو میں ان کو مسواک کا حکم دیتا۔ (بخاری شریف)

الحدیث...... سعید نے اپنے باپ ابو (سعید کیسان) سے اُنہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ ایک وقت ہم مسجد میں تھے۔ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور فرمایا یہودیوں کے پاس چلو۔ ہم سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ نکلے یہاں تک کہ ہم بیت المدراس (جس جگہ یہودیوں کے عالم تورات کا درس دیتے تھے) آئے۔ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوگئے پھر ان کو آواز دی اور فرمایا اے یہود کے گروہ! اسلام لے آؤ سلامتی میں رہو گے۔ یہودیوں نے کہا اے ابوالقاسم (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)! آپ نے اپنا پیغام پہنچا دیا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا میں (تمہارا اقرارِ تبلیغ) ہی چاہتا تھا۔ مسلمان ہوجاؤ سلامتی میں رہو گے۔ یہودی نے کہا اے ابوالقاسم (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)! آپ نے تبلیغ کردی تو سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا میں یہی چاہتا تھا۔ پھر آپ نے ان سے تیسری بار فرمایا جان لو زمین صرف اللہ اور اسکے رسول کی ہے اور میں تم کو اس زمین سے جلا وطن کرنا چاہتا ہوں تم میں کوئی اپنے مال کے بدل کوئی چیز پاتا ہے تو چاہیئے کہ وہ اس کو فروخت کردے تو جان لو زمین صرف اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی ہے۔ (بخاری شریف)

الحدیث...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوۂ خیبر سے واپس تشریف لائے اور اُحد پہاڑ سامنے ظاہر ہوا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یہ پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے دستِ مبارک سے مدینہ طیبہ کی طرف اشارہ فرمایا، فرمایا اے اللہ تعالیٰ! میں مدینہ منورہ کے سیاہ پتھروں والی زمین کے دونوں کناروں کے درمیان حرام کرتا ہوں جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ مکرمہ کو حرام کیا تھا۔ اے ہمارے ربّ! ہمارے صاع اور مد میں برکت عطا فرما۔ (بخاری شریف)

فائدہ...... اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ انبیائے کرام علیہم السلام کو اللہ تعالیٰ نے یہ اختیار دیا ہے جسے چاہے حرام فرما دیں۔

اِن تمام قرآنی آیات اور احادیث کے مطالعہ کے بعد بعض لوگوں کے ذہنوں میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مختارِ کل تھے تو کفار کے مظالم کیوں برداشت کئے، میدانِ جہاد میں اسلحہ لے کر کیوں گئے، فاقہ کیوں کئے، اپنے نواسے کو کیوں نہیں بچا پائے، جہاد کیلئے چندہ کیوں مانگا، ہجرت کیوں کی؟

سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چاہتے تو اِن تمام چیزوں سے بھی اپنے آپ کو بچا سکتے تھے لیکن آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ عمل اپنی اُمت کی تعلیم کیلئے تھا ورنہ قیامت تک آنے والے اُمتی دین کی راہ میں تکلیف کے موقع پر یہ کہہ دیتے کہ ہمارے نبی کو کہاں تکالیف پہنچی مگر اب اُمتیوں کیلئے سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا تکالیف سہنا، ہجرت کرنا اور اپنے نواسوں کو قربان کرنا ایک مثال بن چکا ہے قیامت تک آنے والے اُمتی اس کو اسوۂ حسنہ اور تعلیماتِ نبوی سمجھ کر دین کی راہ میں آنے والی تکالیف کو خندہ پیشانی سے برداشت کرتے رہیں گے۔

حاضر و ناظر ہونا

حاضر و ناظر کے معاملے میں اہلسنّت کا عقیدہ ہرگز یہ نہیں کہ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اِدھر بھی ہیں اُدھر بھی ہیں...... نہیں بلکہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی قبرِ انور میں جلوہ فرما ہیں اور اپنے ربّ جل جلالہ کی عطا سے جب چاہیں جہاں چاہیں جسم وجسمانیت کے ساتھ تشریف لے جاتے ہیں یہ اسلامی عقیدہ ہے جبکہ اللہ تعالیٰ ہر جگہ شاہد و موجود ہے۔

القرآن...... النبی اولیٰ بالمؤمنین من انفسھم (سورۂ احزاب:۶)

ترجمہ...... نبی مومنوں کی جان سے زیادہ قریب ہیں۔

مسلمان دنیا کے کسی خطے میں ہوں سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر مومن کی جان سے زیادہ قریب ہیں اور یہ حکم قیامت تک آنے والے مسلمانوں کیلئے ہے۔

القرآن...... ویکون الرسول علیکم شھیدا (سورۂ بقرہ:۱۴۳)

ترجمہ...... یہ رسول تمہارے نگہبان و گواہ ہیں۔

یہ حکم بھی قیامت تک آنے والے مسلمانوں کیلئے ہے کہ میرا محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تم پر گواہ اور نگہبان ہے لہٰذا نگہبان اور گواہ وہی ہوگا جو مومنوں کے قریب ہوگا۔

القرآن...... واعلموآ ان فیکم رسول اللہ (سورۂ حجرات:۷)

ترجمہ...... اور جان لو تم میں اللہ کے رسول ہیں۔

یہ حکم بھی قیامت تک آنے والے مسلمانوں کیلئے ہے کہ ربّ کریم فرما رہا ہے کہ اے لوگو! میں تم پر عذاب اس لئے نازل نہیں کرتا کہ تم میں میرا محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جلوہ گر ہے۔ لہٰذا معلوم ہوا کہ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اب بھی ہمارے درمیان ہیں اور درمیان میں وہی ہوسکتا ہے جو حیات ہو۔

القرآن...... ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات ط بل احیآء و لٰکن لا تشعرون (سورۂ بقرہ:۱۵۴)

ترجمہ...... اور جو خدا کی راہ میں مارے جائیں اُنہیں مُردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں ہاں تمہیں خبر نہیں۔

اس آیت میں شہداء کے زندہ ہونے کا ذکر ہے اور زندہ ہونا جسم اور روح کے ساتھ ہوتا ہے۔ تفسیر خازن میں ہے کہ شہداء کے جسم قبروں میں محفوظ رہتے ہیں مٹی اُن کو نقصان نہیں پہنچاتی۔ لہٰذا معلوم ہوا کہ جب شہداء اپنی قبروں میں زندہ ہیں تو انبیائے کرام علیہم السلام کی حیات کا کیا عالم ہوگا؟

القرآن...... فکیف اذا جئنا من کل أمة م بشھید و جئنا بک علیٰ ھٰؤلآء شھیدا

ترجمہ...... تو کیسی ہوگی جب ہم ہر اُمت سے ایک گواہ لائیں گے اور اے محبوب (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) تمہیں ان سب پر گواہ اور نگہبان بنا کر لائیں۔ (سورۂ نساء:۴۱)

اس آیت سے معلوم ہوا کہ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پوری اُمت پر جو تا قیامت آئے گی سب پر گواہ اور نگہبان ہیں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی اُمت کی گواہی بھی دیں گے اور پچھلی اُمتوں کی گواہی بھی دیں گے۔ یاد رہے گواہی ہمیشہ وہ دیتا ہے جو زندہ اور موجود ہو اور ہر حالات اور واقعات سے باخبر ہو لہٰذا اس آیت سے سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حاضر و ناظر اور حیات ہونا ثابت ہے۔

الحدیث...... حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کر دیا کہ وہ انبیائے کرام علیہم السلام کے اجسام کو کھائے پس اللہ کے نبی زندہ ہیں اور رِزق دیئے جاتے ہیں۔ (ابن ماجہ)

روایت...... حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ مجھے میرے والد جب بیمار ہوئے تو اُنہوں نے وصیت کی کہ مجھے سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قبرِ انور کے پاس لے جانا اور اجازت طلب کرنا اور کہنا کہ یہ ابوبکر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ہیں یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ کے پاس دفن کر دیں۔ اگر وہ اجازت دیں تو مجھے وہاں دفن کرنا اور اگر اجازت نہ دیں تو مجھے جنت البقیع لے جانا۔ پس آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حجرہ مبارکہ کے دروازے پر لے جایا گیا اور کہا گیا یہ ابوبکر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ہیں اور اُنہوں نے ہمیں وصیت کی کہ اگر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اجازت دے دیں تو ہم داخل ہو جائیں اور اگر اجازت نہ دیں تو ہم واپس چلے جائیں پس ہمیں آواز آئی کہ تم داخل کر دو ہم نے کلام سنا اور کسی کو دیکھا نہیں۔

دوسری روایت میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ (جب لوگوں نے صدا لگائی) میں نے دروازہ دیکھا کہ وہ کھل گیا اور میں نے ایک کہنے والے کو کہتے سنا کہ دوست کو دوست کے ساتھ ملا دو بے شک دوست دوست کے ساتھ ملنے کا مشتاق ہے۔

(خصائص کبریٰ، ج ۲ ص ۲۸۱، ۲۸۲)

یہ اہلسنّت پر الزام ہے کہ ہم سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہر جگہ ہر وقت حاضر و ناظر ہونا مانتے ہیں بلکہ ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ قوت اور اختیار دیا ہے کہ وہ جہاں چاہیں تصرف فرما سکتے ہیں لہٰذا اللہ تعالیٰ کے شاہد و موجود ہونے اور سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہونے میں بہت فرق ہے دوسرا فرق ذاتی اور عطائی کا بھی ہے اس لئے برابری کے امکانات ختم ہو گئے اور جب برابری نہ رہی تو شرک بھی نہ ہوا۔

غیر اللہ کا وسیلہ پکڑنا

اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کا وسیلہ پکڑنے کا حکم قرآنِ مجید میں دیا گیا ہے جس پر صحابہ کرام علیہم الرضوان کا عمل بھی رہا ہے اور جو وسیلے کا انکار کرتے ہیں وہ اس کو ضرور پڑھیں۔

القرآن...... یٰٓایھا الذین اٰمنوآ اتقوا اللہ وابتغوآ الیہ الوسیلۃ (سورۂ مائدہ:۳۵)

ترجمہ...... اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور اس کی طرف وسیلہ ڈھونڈو۔

فائدہ...... مذکورہ آیت میں وسیلہ سے مراد محبوبانِ خدا ہیں جن لوگوں نے اس کا انکار کر کے صرف اعمالِ صالحہ مراد لئے ہیں اُن کی غلط فہمی کو دور کرنے کیلئے محقق شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کا قول کافی ہے، آپ نے اس آیت سے استدلال کیا اور فرمایا کہ یہ ممکن نہیں کہ وسیلہ سے ایمان مراد لیا جائے اس لئے کہ خطاب اہل ایمان سے ہے چنانچہ یایھا الذین اٰمنوا اس پر دلیل ہے اور عمل صالح بھی مراد نہیں ہوسکتا کیونکہ وہ تقویٰ میں داخل ہے اس واسطے کہ تقویٰ عبادت ہے امتثالِ اوامر اور اجتناب نواہی سے اس واسطے کہ قاعدہ عطف کا مغائرت بن المعطوف والمعطوف علیہ کا مقتضی ہے اور اسی طرح جہاد بھی مراد نہیں ہوسکتا کہ وہ تقویٰ میں داخل ہے۔ (حاشیہ القول الجمیل از شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ)

القرآن...... وکانوا من قبل یستفتحون علی الذین کفروا (سورۂ بقرہ:۸۹)

ترجمہ...... اور اس سے پہلے وہ اس نبی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے وسیلے سے کافروں پر فتح مانگتے تھے۔

تفسیر...... تفسیر خازن میں ہے کہ یہود سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دُنیا میں آنے سے قبل برکت اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وسیلہ سے کفار یعنی مشرکین عرب پر فتح و نصرت مانگتے تھے جب انہیں مشکل پیش آتی تو یہ دعا کرتے یا ربّ جل جلالہٗ ہماری مدد فرما اس نبی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کا صدقہ جو آخر زمانہ میں تشریف لائیں گے جن کے صفات ہم تورات میں پاتے ہیں یہ دعا مانگتے تھے اور کامیاب ہوتے تھے۔ (تفسیر خازن)

تفسیر...... حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ تفسیر فتح العزیز میں فرماتے ہیں کہ یہودی قرآن مجید کے نازل ہونے سے پہلے سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نبوت اور تمام انبیائے کرام علیہم السلام پر آپ کی فضیلت کے معترف و مقر تھے اس لئے جنگ اور اپنی شکست کے خوف کے وقت اللہ تعالیٰ سے سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نام کے ساتھ فتح و نصرت طلب کرتے تھے اور جانتے تھے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام پاک اس قدر برکت رکھتا ہے کہ اس کے ذکر و توسل سے فتح و نصرت حاصل ہوتی ہے۔

الحدیث...... حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ ایک اندھا شخص سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی بارگاہ میں آیا اور کہا یارسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم! میری بینائی کیلئے دعا کیجئے۔ آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا اگر چاہو تو میں دعا کروں اور اگر چاہو تو صبر کرو، یہ بہتر ہے۔ اس نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم! دعا فرمایئے۔ آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اچھی طرح وضو کر کے اس طرح دعا کروا ے اللہ تعالٰی! میں **محمد** (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) کے وسیلے سے بینائی چاہتا ہوں اُس نابینا نے ایسا ہی کیا اور آنکھوں کی روشنی دُرست ہوگئی۔ (ترمذی، ابن ماجہ، نسائی، بیہقی)

الحدیث...... بخاری شریف میں ہے کہ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم کو فتح ملتی ہے اور روزی دی جاتی ہے بزرگوں فقیروں کے وسیلے سے۔ (بحوالہ مشکوٰۃ شریف، باب الفقراء)

الحدیث...... محمد بن طلحہ (اپنے باپ) طلحہ بن (مصرف بن عمرو الیامی) سے روایت کرتے ہیں اور وہ مصعب بن سعد (بن ابی وقاص رضی اللہ تعالٰی عنہ) سے روایت کرتے ہیں اُنہوں نے کہا حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالٰی عنہ نے گمان کیا کہ اُن کو (بسببِ شجاعت یا بوجہ کثرتِ مال وغناء) دوسروں پر فضیلت حاصل ہے سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا، اِنہی لوگوں کے سبب اور وسیلہ سے تمہیں رزق ملتا ہے۔ (بحوالہ بخاری شریف)

الحدیث...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب لوگ قحط سالی میں مبتلا ہوتے تو حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ حضرت عباس رضی اللہ تعالٰی عنہ کے وسیلہ سے بارش کی دعا کرتے اور کہتے اے اللہ تعالٰی! تیری بارگاہ میں ہم اپنے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا وسیلہ پیش کیا کرتے تھے تو تُو ہم پر رحمت کی بارش فرمادیا کرتا تھا اور اب ہم تیری بارگاہ میں اپنے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے چچا جان حضرت عباس رضی اللہ تعالٰی عنہ کا وسیلہ لے کر آئے ہیں ہم پر بارانِ رحمت نازل فرما۔ حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ اُن پر بارش برس پڑی۔ (بحوالہ بخاری شریف)

اللہ تعالٰی وسیلے کا محتاج نہیں بلکہ ہم گناہگاروں کو وسیلے کی ضرورت ہے اللہ تعالٰی سے بلا واسطہ (ڈائریکٹ) مانگنے میں کسی کو اختلاف نہیں۔ ہم اہلسنّت وجماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ کسی نیک ہستی کے وسیلے سے مانگنے سے اللہ تعالٰی جلد سنتا اور دعا رد نہیں فرماتا۔

بد مذہبوں کی دلیل کا جواب

بدمذہب کہتے ہیں کہ اعمال کا وسیلہ مانگنا چاہئے، انبیائے کرام علیہم السلام اور اولیاء اللہ رحمہم اللہ کا وسیلہ نہیں۔

کوئی بھی مسلمان اس بات کی سند نہیں دے سکتا کہ ہمارے اعمال اللہ تعالٰی کی بارگاہ میں مقبول ہیں۔ اب آپ خود فیصلہ کرلیجئے کہ اعمال کا وسیلہ مضبوط ہوا کہ انبیائے کرام علیہم السلام اور اولیائے کرام رحمہم اللہ کا۔

'ما اھل بہ لغیر اللّٰہ' کا مطلب اور نذر و نیاز

عام طور پر اہلسنّت پر یہ الزام لگایا جاتا ہے وہ غیر اللہ کے نام پر جانور ذبح کرتے ہیں اور بدنصیبی اُن لوگوں کی یہ ہے کہ جو آیات بتوں کے حق میں نازل ہوئیں وہ مسلمانوں پر چسپاں کرتے ہیں، لہٰذا آپ ملاحظہ کریں کہ ایسے لوگ دین میں خیانت کرتے ہیں۔

القرآن...... انما حرم علیکم المیتۃ والدم ولحم الخنزیر وما اھل بہٖ لغیر اللہ ۝

ترجمہ...... درحقیقت (ہم نے) تم پر حرام کیا مردار اور خون اور سور کا گوشت اور جس پر اللہ کے سوا (کسی اور کا نام) پکارا گیا ہو۔

(پ۲۔سورۂ بقرہ۔رکوع ۵)

القرآن...... حرمت علیکم المیتۃ والدم ولحم الخنزیر وما اھل بہٖ لغیر اللہ ۝

ترجمہ...... حرام کردیا گیا تم پر مردار اور خون اور سور کا گوشت اور وہ جانور جس پر اللہ کے سوا کسی اور کا نام پکارا گیا ہو۔

(پ۵۔سورہ مائدہ۔رکوع ۵)

ان آیات میں 'ما اھل بہ لغیر اللّٰہ' سے کیا مراد ہے؟

☆ تفسیر وسیط علامہ واحدی میں ہے کہ 'ما اھل بہ لغیر اللّٰہ' کا مطلب یہ ہے کہ جو بتوں کے نام پر ذبح کیا گیا ہو۔

☆ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ نے اپنے ترجمان القرآن میں 'ما اھل بہ لغیر اللّٰہ' سے مراد لکھا ہے کہ جو بتوں کے نام پر ذبح کیا گیا ہو۔

☆ تفسیر روح البیان میں علامہ اسمٰعیل حقی علیہ الرحمۃ نے 'ما اھل بہ لغیر اللّٰہ' سے مراد یہی لیا ہے کہ جو بتوں کے نام پر ذبح کیا گیا ہو۔

☆ تفسیر بیضاوی پارہ ۲ رکوع نمبر ۵ میں ہے کہ 'ما اھل بہ لغیر اللّٰہ' کے معنی یہ ہیں کہ جانور کے ذبح کے وقت بجائے خدا کے بت کا نام لیا جائے۔

ان تمام معتبر تفاسیر کی روشنی میں واضح ہوگیا کہ یہ تمام آیتیں بتوں کے رد میں نازل ہوئی ہیں لہٰذا اسے مسلمانوں پر چسپاں کرنا کھلی گمراہی ہے۔

مسلمانوں کا نذر و نیاز کرنا

مسلمان اللہ تعالیٰ کو اپنا خالق و مالک جانتے ہیں اور جانور ذبح کرنے سے پہلے 'بسم اللہ اللہ اکبر' پڑھ کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کرتے ہیں پھر کھانا پکوا کر اللہ تعالیٰ کے وَلی کی روح کو ایصالِ ثواب کیا جاتا ہے۔ لہٰذا اس میں کوئی شرک والی بات نہیں بلکہ جائز ہے۔

ایصالِ ثواب کیلئے بزرگوں کی طرف منسوب کرنا

الحدیث...... حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی والدہ کے ایصالِ ثواب کیلئے کنواں کھدوا کر فرمایا: 'هٰـذِهٖ لِاُمِّ سَـعْد' یہ کنواں سعد کی والدہ کیلئے ہے۔ (ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کھانے پینے کی چیزوں کی نسبت کسی فوت شدہ کی طرف کرنے سے وہ حرام نہیں ہوتیں ورنہ صحابیٔ رسول ایسا نہ کرتے۔

الحدیث...... حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عید الاضحیٰ پر ایک مینڈھا ذبح کرکے فرمایا یہ قربانی میری اور میری اُمت کے ان اشخاص کی طرف سے جنہوں نے قربانی نہیں کی۔ (بحوالہ ابوداؤد، کتاب الضاحی)

جس طرح سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کیلئے قربانی کرکے اس کو اپنی اُمت کی طرف منسوب فرمایا اسی طرح مسلمان اللہ تعالیٰ کیلئے قربانی کرکے اس کو اولیاء اللہ کی طرف منسوب کرتے ہیں۔

الغرض کہ نام نذر و نیاز کا ہے مگر درحقیقت ایصالِ ثواب ہی بنیاد ہے لہٰذا بدگمان لوگ اپنی بدگمانی دور کریں اور شریعتِ مطہرہ کو سمجھیں کیونکہ یہی اسلامی عقیدہ ہے۔

شاہ عبد العزیز محدث دهلوی علیہ الرحمۃ کا فتویٰ

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ اپنے فتاویٰ کی جلد اوّل کے صفحہ نمبر ۱۷ پر فرماتے ہیں کہ نیاز کا وہ کھانا جس کا ثواب حضرت امام حسن و حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو پہنچایا جائے اور اس پر فاتحہ، قل شریف اور درود شریف پڑھا جائے تو وہ کھانا برکت والا ہو جاتا ہے اور اس کا تناول کرنا بہت اچھا ہے۔

ایصالِ ثواب کی تعریف

ایصالِ ثواب کا معنی ہے ثواب پہنچانا۔ ایک زندہ شخص دوسرے زندہ شخص کو کھانا کھلا سکتا ہے، پانی پلا سکتا ہے، کپڑا پہنا سکتا ہے، ثواب ایصال کرسکتا ہے اور ہر قسم کا فائدہ پہنچا سکتا ہے اِسی طرح انسان کے مرنے کے بعد بھی ایک مسلمان نیکی کر کے اس کا ثواب اپنے مرحومین کو پہنچا سکتا ہے اگر مرحوم گنہگار ہے تو یہ ثواب اس کے گناہوں کو مٹانے والا ہوگا اور اگر مرحوم نیک تھا تو یہ ثواب اس کیلئے درجات میں بلندی کا ذریعہ بنے گا۔

ایصالِ ثواب کا میّت کو پہنچنا

میت کو ایصالِ ثواب ضرور پہنچتا ہے بلکہ احادیث میں سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خود ایصالِ ثواب کی تلقین فرمائی۔

الحدیث...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایماندار آدمی مرنے کے بعد اپنے اعمال اور حسنات کو پاتا ہے خواہ کوئی علم ہو جو دوسروں کو پڑھایا ہو، پھیلایا ہو یا فرزندِ صالح جو اس نے پیچھے چھوڑا ہو، یا قرآن مجید جو کسی دوسرے کے مِلک کردیا ہو، یا مسجد جس کو اس نے تعمیر کیا ہو، یا کوئی مہمان سرا جو مسافروں کیلئے تعمیر کیا ہو، یا نہر جو اس نے جاری کی ہو، یا صدقہ جو اس نے اپنے مال سے اپنی صحت کی حالت میں فی سبیل اللہ نکالا ہو۔ (بحوالہ ابن ماجہ)

الحدیث...... حضرت معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے مُردوں (مرحومین) پر سورۂ یٰسین شریف پڑھا کرو۔ (ابوداؤد شریف)

الحدیث...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ البتہ اللہ تعالیٰ اپنے صالح بندے کے درجے جنت میں بلند کرتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ اے میرے پروردگار جل جلالہ! یہ درجے کیونکر بلند ہوئے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تیرے بیٹے کے تیرے لئے استغفار کرنے کے سبب سے۔ (بحوالہ احمد)

معلوم ہوا کہ ایصالِ ثواب کرنے سے نہ صرف میت کو ثواب پہنچتا بلکہ اس کے درجات بھی بلند ہوتے ہیں۔

سوئم اور چہلم کی شرعی حیثیت

سوئم اور چہلم مرحوم کیلئے ایصالِ ثواب کا ایک ذریعہ ہے۔ قرآنِ مجید کی تلاوت اور خیرات وغیرہ کا سلسلہ تو میت کے انتقال کے وقت سے ہی شروع ہوجاتا ہے لیکن چونکہ شرعاً تعزیت کا وقت تین دن ہے اس لئے تعزیت کے آخری دن لوگ زیادہ تعداد میں جمع ہوکر تلاوتِ قرآن مجید، کلمہ طیبہ اور درود شریف پڑھ کر میت کو ایصالِ ثواب کرتے ہیں۔

دلیل...... جب کوئی مسلمان وفات پاتا ہے تو اسے شروع کے دِنوں میں ایصالِ ثواب کی زیادہ حاجت ہوتی ہے اسلئے برصغیر کے محدث تیرھویں صدی کے مجدد شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ میت کے انتقال کے بعد سات روز تک صدقہ کیا جائے۔ جمعہ کی رات کو میت کی روح اپنے گھر آتی ہے اور دیکھتی ہے کہ اس کی طرف سے اس کے گھر والے صدقہ کرتے ہیں یا نہیں۔ (بحوالہ اشعۃ اللمعات)

مزارات کی تعمیر اور حاضری کی شرعی حیثیت

مزارات کی تعمیر جائز ہے جیسا کہ قرآن مجید میں موجود ہے۔

القرآن...... وکذلك اعشرنا عليهم ليعلموآ ان وعد الله و ان الساعة لا ريب فيها اذ يتنازعون بينهم امرهم فقالوا ائنوا عليهم بنيانا ط قال الذين غلبوا على امرهم لنتخذن عليهم مسجدا (پ۱۵۔سورۂ کہف:۲۱)

ترجمہ...... اور اسی طرح ہم نے ان کی اطلاع کردی کہ لوگ جان لیں کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے اور قیامت میں کچھ شبہ نہیں جب وہ لوگ ان کے معاملے میں باہم جھگڑنے لگے تو بولے ان کے غار پر کوئی عمارت بناؤ ان کا ربّ انہیں خوب جانتا ہے وہ بولے جو اس کام میں غالب رہے تھے قسم ہے کہ ہم تو ان پر مسجد بنائیں گے۔

تفسیر...... مشائخِ کرام اور علمائے کرام کے مزارات کے اِردگرد یا اس کے قریب میں کوئی عمارت بنانا جائز ہے اس کا ثبوت مندرجہ بالا آیت سے ملتا ہے قرآن مجید نے اصحابِ کہف کا قصہ بیان فرماتے ہوئے کہا:

قال الذين غلبوا على امرهم لنتخذن عليهم مسجدا

وہ بولے اس کام میں غالب رہے کہ ہم تو ان اصحابِ کہف پر مسجد بنائیں گے۔

تفسیر روح البیان میں علامہ اسماعیل حقی علیہ الرحمۃ نے اس آیت میں بُنۡیَانًا کی تفسیر میں فرمایا۔

دلیل...... یعنی اُنہوں نے کہا کہ اصحابِ کہف پر ایسی دیوار بناؤ جوان کی قبر کو گھیرے اوران کے مزارات کے جانے پر محفوظ ہو جاوے جیسے کہ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قبر شریف چار دیواری سے گھیر دی گئی ہے مگر یہ بات نا منظور ہوئی تب مسجد بنائی گئی۔

مَسۡجِدًا کی تفسیر میں تفسیر روح البیان میں ہے کہ یصلی فیہ المسلمون و یتبرکون بمکانھم یعنی لوگ اس میں نماز پڑھیں اور ان سے برکت لیں قرآن مجید نے ان کی دو باتوں کا ذکر فرمایا ایک تو اصحابِ کہف کے گرد قبہ اور مقبرہ بنانے کا مشورہ کرنا دوسرے ان کے قریب مسجد بنانا اور کسی بات کا انکار نہ فرمایا جس سے معلوم ہوا کہ مزارات اور قبہ بنانا اور قریب میں مسجد بنانا اس وقت بھی جائز تھے اور اب بھی جائز ہیں اگر غلط ہوتے تو قرآن مجید کبھی اس کا حکم نہیں دیتا۔

مزاراتِ اولیاء شعائر اللہ ہیں اور اس سے برکتیں حاصل کرنا اور اس کی تعمیر قرآن مجید سے ثابت ہے۔

دلیل...... کتبِ اصول سے ثابت ہے کہ 'شرائع قبلنا یلزمنا' سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جسمِ اطہر کو سیّدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حجرے میں رکھا گیا ہے اگر یہ جائز نہ تھا تو صحابہ کرام علیہم الرضوان اس کو گرادیتے پھر تدفین فرماتے مگر یہ نہ کیا بلکہ قاطع شرک و بدعت حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے زمانۂ خلافت میں اس کے گرد کچی اینٹوں کی گول دیوار کھینچوادی پھر ولید بن عبدالملک کے زمانے میں صحابیٔ رسول حضرت عبداللہ ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تمام صحابہ کرام علیہم الرضوان کی موجودگی میں اس عمارت کو نہایت مضبوط بنایا اور اس میں پتھر لگوائے۔

دلیل...... 'بخاری جلد اوّل کتاب الجنائز باب ما جاء فی قبر النبی وابی بکر وعمر' میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ولید ابن عبدالملک کے زمانے میں روضۂ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ایک دیوار گرگئی تو 'اخذو فی بنائہٖ' صحابہ کرام علیہم الرضوان اس دیوار کے بنانے میں مشغول ہو گئے۔

دلیل...... بخاری جلد اوّل کتاب الجنائز اور مشکوٰۃ باب البکا علی المیت میں ہے کہ حضرت امام حسن ابن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا انتقال ہوا تو ان کی بیوی نے ان کی قبر پر ایک سال تک قبہ ڈالے رکھا۔

یہ بھی صحابہ کرام علیہم الرضوان کی موجودگی میں ہوا مگر کسی نے انکار نہ کیا۔

دلیل...... تفسیر روح البیان جلد تیسری پہلا پارہ 'انما یعمر مسجد اللہ من امن باللہ' کے تحت لکھتے ہیں کہ علماء اور اولیاء اللہ کی قبروں پر عمارت بنانا جائز ہے جبکہ اس کا مقصد لوگوں کی نظروں میں عظمت پیدا کرنا ہوتا کہ لوگ اس قبر کو حقیر نہ جانیں۔

بد مذہبوں کی دلیل

بدمذہب اس حدیث کو بنیاد بناتے ہیں۔

الحدیث...... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ تصویر مٹادو اور اونچی قبروں کو برابر کردو۔

بد مذہبوں کی دلیل کا جواب

☆ جن قبروں کو گرادینے کا حکم حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیا گیا وہ مسلمانوں کی قبریں نہیں تھیں بلکہ کفار کی قبریں تھیں۔ کیونکہ ہر صحابی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے دفن میں سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خود شرکت فرماتے تھے نیز صحابہ کرام علیہم الرضوان کوئی کام سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مشورے کے بغیر نہ کرتے تھے لہٰذا اس وقت جس قدر مسلمانوں کی قبریں بنیں وہ یا تو سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی موجودگی میں یا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اجازت سے بنیں تو وہ کون سے مسلمانوں کی قبریں تھیں جو کہ ناجائز بن گئیں اور ان کو برابر کرنا پڑا؟ ہاں البتہ غیر مسلموں، عیسائیوں کی قبریں اونچی ہوتی تھیں جس کو مٹانے کا حکم سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیا جس کی دلیل یہ حدیث ہے۔

دلیل...... بخاری شریف جلد اوّل صفحہ ۶۱ میں ایک باب باندھا 'باب هل ينبش قبور مشركي الجاهلية' کیا مشرکین زمانہ جاہلیت کی قبریں اکھیڑدی جاویں اسی کی شرح میں امام ابن حجر فتح الباری شرح صحیح بخاری جلد دوم صفحہ ۲۶ میں فرماتے ہیں کہ انبیائے کرام علیہم السلام اور ان کے متبعین کے سوا ساری قبریں ڈھائی جائیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کی قبریں ڈھانے (مٹانے) میں اُن کی توہین ہے۔

الحمدللہ قرآن و حدیث اور فقہی عبارات بلکہ مستند کتب سے یہ ثابت ہوگیا کہ اولیاء اللہ کی قبر پر گنبد وغیرہ بنانا جائز ہے عقل بھی چاہتی ہے کہ یہ جائز ہونا چاہئے عام کچی قبروں کا عوام کی نگاہ میں نہ ادب ہوتا ہے نہ احترام، نہ زیادہ فاتحہ نہ کچھ اہتمام ہوتا ہے بلکہ لوگ پیروں تلے اس کو روندتے ہیں اور اگر کسی قبر کو پختہ دیکھتے ہیں غلاف وغیرہ رکھا ہوا پاتے ہیں تو سمجھتے ہیں کہ یہ کسی بزرگ کی قبر ہے خود بخود فاتحہ کو ہاتھ اُٹھ جاتا ہے۔ مشکوٰۃ شریف باب الدفن میں اور مشکوٰۃ کی شرح مرقات میں ہے کہ مسلمانوں کا زندگی اور موت کے بعد ایک سا ادب ہونا چاہئے۔

مزارات پر حاضری

قرآن مجید نے مزاراتِ اولیاء کو بابرکت قرار دیا ہے لہٰذا وہاں کی حاضری بھی بابرکت ہے۔

القرآن...... سبحٰن الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی الذی بٰرکنا حولہ لنریہ من اٰیتنا ط انہ ھو السمیع البصیر (پ ۱۵۔سورۂ بنی اسرائیل:۱)

ترجمہ...... پاکی ہے اسے جو اپنے بندے کو راتوں رات لے گیا مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک جس کے اِردگرد ہم نے برکت رکھی کہ ہم اسے اپنی عظیم نشانیاں دکھائیں بے شک وہ سنتا اور جانتا ہے۔

اس آیت میں فرمایا کہ 'جس کے اِردگرد ہم نے برکت رکھی' اس سے مراد مفسرین نے اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کے مزارات لئے ہیں کیونکہ مسجد اقصیٰ کے اردگرد اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کے مزارات ہیں انہی کو برکت کی جگہ قرار دیا گیا ہے۔

دیوبندیوں کے پیشوا مولوی اشرف علی تھانوی صاحب نے اپنی تفسیر میں 'الذی برکنا حولہ' کے تحت مسجد اقصیٰ کے اردگرد برکتوں سے مراد اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کے مزارات لئے ہیں۔

الحدیث...... (گورنر مدینہ) مروان آیا اس نے ایک شخص کو (سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی قبرِ انور پر چہرہ رکھے ہوئے دیکھا تو مروان نے اس شخص کو گردن سے پکڑا اور کہا کیا تو جانتا ہے کہ تو کیا کر رہا ہے؟ (اس نے) کہا ہاں۔ پس اس شخص کی طرف (مروان) نے توجہ کی تو اچانک (کیا دیکھا کہ) وہ صحابیٔ رسول حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے فرمانے لگے میں کسی پتھر کے پاس نہیں آیا میں تو سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں میں نے سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا ہے' آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ دین پر اس وقت رو ؤ جب دین کا ولی (حکمران) نااہل ہو اس لئے میں اپنے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں آکر رو رہا ہوں۔ (بحوالہ المستدرک (امام حاکم) جلد چہارم صفحہ ۵۱۵۔ مسند احمد، جلد پنجم صفحہ ۴۲۲)

فائدہ...... معلوم ہوا صحابہ کرام علیہم الرضوان کو کوئی بھی مسئلہ درپیش ہوتا تو سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مزارِ اقدس پر حاضر ہو کر چمٹ کر روتے تھے۔

الحدیث...... دارمی نے اپنی مسند میں ابی الجوزا سے روایت کی کہ اہل مدینہ پر شدید قسم کا قحط پڑا لوگ اُم المؤمنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں شکایت لے کر آئے۔ اُمّ المومنین نے فرمایا کہ جاؤ اور سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قبر شریف کی چھت کو اوپر کی طرف سے گول دائرہ کی شکل میں پھاڑ دو تاکہ آسمان اور قبر شریف کے درمیان چھت نہ رہے۔ ان لوگوں نے ایسا ہی کیا۔ بارش برسی اور اتنی برسی کے خوب گھاس اُگا، اونٹ اس طرح فربہ ہو گئے گویا چربی سے پھٹے جاتے تھے اس لئے اس برس کا نام ہی 'عام الفتق' پڑ گیا۔

فائدہ...... الفاضل المراغی نے کہا کہ جب کبھی خشک سالی ہوتی تو اہل مدینہ کا یہی طریقہ ہے یعنی سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مزار پر حاضر ہو جاتے۔

شیخ السمہودی المدنی نے کہا کہ آجکل سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قبر شریف کا دروازہ کھول دیتے ہیں تاکہ موجہ مبارک نظر آئے اور یہی طریقہ تو یہاں وصال کے بعد بھی وسیلہ ثابت ہوا۔ (بحوالہ وفاء الوفاء)

اکابرین محدثین کا عمل

☆ حضرت امام شافعی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ میں امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار پر تبرک حاصل کرتا ہوں اوران کے مزار پر آتا ہوں جب مجھے کوئی حاجت پیش آئے تو امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار پر آکر دو رکعت نفل ادا کرتا ہوں اوران کے مزار پر اللہ تعالیٰ سے ان کے وسیلے سے دعا کرتا ہوں تو میری حاجت جلد پوری ہوتی ہے۔ (بحوالہ مقدمہ شامی، صفحہ ۲۳)

☆ حضرت امام شافعی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ حضرت موسیٰ کاظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار پر آکر دعا کرنا دعا کی قبولیت کیلئے بہت اچھا نسخہ ہے۔ (حاشیہ مشکوٰۃ شریف فی باب زیارت القبور)

☆ شارح بخاری علامہ احمد قسطلانی ارشاد الساری میں نقل فرماتے ہیں کہ سن ۴۶۴ھ میں سمرقند کے لوگ قحط کے سبب مشکلات سے دوچار ہوئے اُن میں سے ایک نیک شخص سمرقند کے قاضی کے پاس آیا اور اپنا خواب بیان کیا کہ آپ لوگوں سمیت امام بخاری علیہ الرحمۃ کے مزار کی طرف رواں دواں ہیں۔ علامہ احمد قسطلانی علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں کہ قاضی نے جب یہ خواب سنا تو کہا 'نِعْمَ مَا رَأَيْتَ' یعنی تونے بہت اچھا خواب دیکھا ہے۔ چنانچہ قاضی کیساتھ وہاں کے لوگوں نے حضرت امام بخاری علیہ الرحمۃ کے مزار پر حاضری دی اس بناء پر سات دن بارش ہوئی اور قحط سالی سے نجات حاصل ہوئی۔

معلوم ہوا کہ اولیاء اللہ کے مزارات پر حاضری جائز ہے اوران کے وسیلے سے دعا مانگنا بھی جائز ہے۔

بسا اوقات شیطان دل میں یہ وسوسہ ڈالتا ہے کہ مزارات کے باہر خرافات اور ڈھول دھماکوں کا بازار گرم رہتا ہے اور بعض بے وقوف لوگ صاحبِ مزار کو سجدہ کرتے ہیں لہٰذا مزارات پر حاضری دینا ہی ناجائز وحرام ہے۔ شیطان کے اس وار کی مثال تو ایسے ہے جیسے کسی شخص نے عیسائی کو اسلام قبول کرنے کی دعوت دی تو اُس عیسائی نے جواب دیا میں اسلام ہرگز قبول نہیں کروں گا کیونکہ مسلمان جھوٹے اور دھوکے باز ہیں۔ تو کیا ایسے شخص کو اس طرح سمجھایا جائے گا کہ بے عمل، جھوٹے اور شریعت سے ناواقف لوگوں کا فعل ہمارے دین اسلام میں دلیل وحجت نہیں۔ دلیل وحجت ہمارے لئے اسلام کے قوانین ہیں جن میں ان چیزوں کی ممانعت ثابت ہے۔ اس گفتگو کے پیشِ نظر شیطان کا وار بھی ناکام ہو چکا کہ مزارات کی بے حرمتی کرنے والے جاہل لوگوں کا عمل دلیل وحجت نہیں جس طرح اسلام کی دعوت قبول کرنے میں بے عمل لوگوں کا فعل رُکاوٹ نہیں اسی طرح بزرگانِ دین کے مزارات سے فیض لینے میں جاہلوں کا عمل کیوں رکاوٹ بن سکتا ہے؟

بد مذہبوں کے دلائل کا جواب

القرآن...... (ترجمہ) اللہ کے سوا جن کو پوجتے ہیں وہ کچھ بھی نہیں بناتے اور وہ خود بنائے ہوئے ہیں مُردہ ہیں زندہ نہیں اور اُنہیں خبر نہیں لوگ کب اُٹھائیں جائیں گے۔ (سورۂ نحل:۲۱)

القرآن...... (ترجمہ) بیشک وہ جن کو تم اللہ کے سوا پوجتے ہو تمہاری طرح بندے ہیں تو اُنہیں پکارو پھر وہ تمہیں جواب دیں گے اگر تم سچے ہو کیا اُن کے پاؤں ہیں جن سے چلیں یا ان کے ہاتھ ہیں جن سے گرفت کریں یا ان کی آنکھیں ہیں جن سے وہ دیکھیں یا ان کے کان ہیں جن سے وہ سنیں۔ (پ۹۔سورۂ اعراف:۱۹۴،۱۹۵)

ان آیات کی تفسیر کے تحت مفسرین فرماتے ہیں کہ یہ آیتیں بتوں کے متعلق نازل ہوئیں بُت عاجز ہیں ایسے کو پوجنا اور معبود بنانا بڑی گمراہی ہے اور اللہ تعالیٰ کے مملوک ومخلوق کسی طرح پوجنے کے قابل نہیں اس پر بھی اگر تم اُنہیں معبود کہتے ہو؟

شانِ نزول...... سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب بُت پرستی کی مذمت کی اور بتوں کی عاجزی اور بے اختیاری کا بیان فرمایا تو مشرکین نے دھمکایا اور کہا کہ بتوں کو برا کہنے والے تباہ ہوجاتے ہیں، برباد ہوجاتے ہیں، یہ بُت انہیں برباد کردیتے ہیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ اگر بتوں میں کچھ قدرت سمجھتے ہو تو انہیں پکارو اور میری نقصان رَسانی میں ان سے مدد لو اور تم بھی جو مکر و فریب کرسکتے ہو وہ میرے مقابلہ میں کرو اور اس میں دیر نہ کرو مجھے تمہارے معبودوں کی کچھ بھی پرواہ نہیں اور تم سب میرا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے۔ (تفسیر خزائن العرفان)

القرآن...... (ترجمہ) اور بہت بڑا داؤ کھیلے اور بولے ہرگز نہ چھوڑنا اپنے خداؤں کو اور ہرگز نہ چھوڑنا وَدّ اور نہ سُوَاع اور یغوث اور یعوق اور نسر کو۔ (پ۲۹۔سورۂ نوح:۲۳)

تفسیر...... اس آیت کی تفسیر میں مفسرین فرماتے ہیں کہ یہ اُن بتوں کے نام ہیں جنہیں وہ پوجتے تھے بُت تو اُن کے بہت تھے مگر یہ پانچ اُن کے نزدیک بڑی عظمت والے تھے...... 'وَدّ' تو مرد کی صورت پر تھا اور 'سواع' عورت کی صورت پر اور 'یغوث' شیر کی شکل اور 'یعوق' گھوڑے کی اور 'نسر' کرگس کی یہ بُت قومِ نوح سے منتقل ہوکر عرب میں پہنچے اور مشرکین کے قبائل سے ایک ایک نے ایک ایک کو اپنے لئے خاص کرلیا یہ بُت بہت سے لوگوں کیلئے گمراہی کا سبب بنے۔ (تفسیر خزائن العرفان)

مُردہ، اندھا اور بہرہ اس قسم کے الفاظ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ولیوں کے بارے میں نہیں فرما سکتا کیونکہ اپنے دوستوں کیلئے ایسے الفاظ نہیں کہے جاتے یہ الفاظ بتوں ہی کیلئے ہیں وہ پتھر ہیں اندھے، بہرے اور مُردہ ہیں۔

وہ آیات جو بتوں پر نازل ہوئی ہیں بدمذہب اُن آیات کو مسلکِ حق اہلسنّت و جماعت پر چسپاں کرتے ہیں حالانکہ ہم اولیاء اللہ رحمہم اللہ کی عبادت نہیں کرتے بلکہ اللہ تعالیٰ کی ذات کا مظہر جان کر اُن سے محبت وعقیدت رکھ کر اُن سے مدد طلب کرتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی عطا سے مدد فرماتے ہیں۔

القرآن...... (ترجمہ) اوراُن سے بڑھ کر گمراہ کون ہے جو اللہ کے سوا ایسوں کو پوجتے جو قیامت تک اس کی نہ سنیں اوراُنہیں ان کی پوجا کی خبر تک نہیں اور جب لوگوں کا حشر ہوگا وہ ان کے دشمن ہوں گے اور ان سے منکر ہو جائیںگے۔ (پ۲۶۔سورۂ احقاف:۵،۶)

تفسیر...... یہ آیت بھی بُت پرستوں کی مذمت میں نازل ہوئی مفسرین فرماتے ہیں کہ اس آیت میں بتوں کو جماد اور بے جان فرمایا گیا قیامت کے دن بُت اپنے پُجاریوں سے کہیں گے جو اِن کی عبادت کرتے تھے بُت قیامت کے دن کہیں گے ہم نے اِن کو عبادت کی دعوت نہیں دی درحقیقت یہ اپنی خواہشوں کے پرستار تھے۔ (تفسیر خزائن العرفان)

بُت قیامت کے دن دشمن اور اولیاء شفاعت کریں گے

الحدیث...... ابن ماجہ شریف کی حدیث میں ہے کہ اولیاء اللہ سے دوزخی قیامت میں ملیں گے تو اُنہیں یاد کروائیں گے کہ دنیا میں اُنہوں نے اس (ولی اللہ) کو پانی پلایا تھا، وضو کا پانی دیا تھا، اتنے پر ہی وہ ولی اللہ اس کی شفاعت (سفارش) کرے گا اور اس طرح اُسے بخشش دِلائے گا۔ (ابن ماجہ)

فائدہ...... آپ نے گزشتہ آیت میں بتوں کے ماننے والوں کی مذمت اور حدیث شریف میں اولیاء اللہ رحمہم اللہ کے ماننے والوں کو بخشش کی بشارت دی گئی ہے۔

القرآن...... (ترجمہ) ہاں خالص اللہ ہی کی بندگی ہے اور وہ جنہوں نے اس کے سوا اور والی بنا لئے کہتے ہیں ہم تو اُنہیں صرف اتنی بات کیلئے پوجتے ہیں کہ یہ ہمیں اللہ کے نزدیک کردیں اللہ ان پر فیصلہ کردے گا۔ (سورۂ زمر:۳)

اس آیت میں بتوں کی مذمت کی گئی ہے مشرکین کا عقیدہ بتوں کے متعلق تھا کہ وہ اُنہیں اللہ تعالیٰ کے قریب کردیں گے اور ہم مسلمان اللہ تعالیٰ کو خالق حقیقی مانتے ہیں اور اولیاء اللہ رحمہم اللہ کو اللہ تعالیٰ کے قرب کا ذریعہ سمجھتے ہیں لہٰذا بہت بڑا فرق ہے اور جب فرق واضح ہوگیا تو شرک کا خاتمہ ہوگیا۔

اولیاء اللہ رحمہم اللہ کا سالانہ عُرس منانا

اولیاء اللہ رحمہم اللہ کی سالانہ یاد منانے کو عرس کہا جاتا ہے اس موقع پر اُن کے مزارات پر محفلِ میلاد کا انعقاد ہوتا ہے جو کہ صاحبِ عرس کو ایصال کیا جاتا ہے۔

القرآن...... والسلام علیه یوم ولد و یوم یموت و یوم یبعث حیا (پ۱۶۔سورۂ مریم۔رکوع۱)

ترجمہ...... اور سلامتی ہے یحیٰ(علیہ السلام) پر جس دن پیدا ہوا اور جس دن وصال کرے گا اور جس دن زندہ اُٹھایا جائے گا۔

القرآن...... والسلام علی یوم ولدت و یوم اموت و یوم ابعث حیا (پ۱۶۔سورۂ مریم)

ترجمہ...... اور مجھ پر سلامتی ہو میرے میلاد کے دن اور میرے وصال کے دن اور جس دن میں زندہ اُٹھایا جاؤں گا۔

اِن آیات میں بوقتِ وصال کو سلامتی کے ساتھ ذکر کیا تو معلوم ہوا کہ یومِ وصال کی سلامتی حضراتِ انبیائے کرام علیہم السلام و اولیاء اللہ رحمہم اللہ کی اُمت کے اور بعد والوں کے حق میں یادگار رہے تو اسی یومِ وصال کی یادگار کا نام عرس ہے لہٰذا عرس کی اصل ان آیات سے ثابت ہوگئی اب احادیث سے ثابت کرتے ہیں۔

الحدیث...... امام بخاری علیہ الرحمۃ کے استاد حضرت ابن ابی شیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث نقل فرمائی ہے کہ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر سال شہداء کے مزارات پر جا کر اُن کو سلام کرتے اور سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت ادا کرنے کیلئے چاروں خلفائے راشدین بھی ایسا کرتے۔ (بحوالہ مقدمۂ شامی، جلد اوّل)

الحدیث...... سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شہدائے اُحد کی زیارتِ قبور کیلئے ہر سال تشریف لاتے اور جب شعیب کے قریب پہنچتے تو بلند آواز سے فرماتے السلام علیکم (انی اخر) تم پر سلامتی ہے اس کے بدلے میں جو تم نے صبر کیا اچھی ہی حالت تمہاری قیام گاہ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہر سال اِسی طرح کرتے رہے، پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پھر حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ پھر سیّدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آتیں اور دعا کرتی تھیں۔ (بحوالہ رواہ البیہقی از شرح الصدور، صفحہ ۸۷)

ان احادیث سے ثابت ہوا کہ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر سال اُحد میں تشریف لاتے اور شہداء کے مزارات کی زیارت کرتے اور اسی دن آتے جو دن اُن کی شہادت کا ہوتا۔ معلوم ہوا کہ مزارات پر سالانہ حاضری، سلام پیش کرنا اور دعائیں کرنا سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صحابہ کرام علیہم الرضوان کی سنت ہے۔

تیرھویں صدی کے مجدد شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ اپنی کتاب ماثبت من السنہ میں فرمایا اور بعض مغرب کے مشائخ متاخرین نے ذکر کیا کہ وہ دن جس میں جنابِ الٰہی میں پہنچے اس میں خیر و برکت اور نورانیت کی اور ایام سے زیادہ اُمید کی جاتی ہے تو یہ عرس متاخرین اور مستحسن کی ہوئی چیزوں سے قرار پایا۔ (بحوالہ ماثبت من السنہ)

بزرگانِ دین کے تبرکات کی برکات

اللہ تعالٰی کے نیک بندوں سے جس چیز کو نسبت ہوجائے وہ اعلیٰ و بابرکت ہوجاتی ہے اس کا ادب کرنا ضروری ہے اور اس سے برکتیں حاصل ہوتی ہیں جوکہ قرآن مجید سے ثابت ہے۔

القرآن...... وقال لهم نبيهم ان اٰية ملكهٖ ان ياتيكم التابوت فيه سكينة من ربكم وبقية مما ترك اٰل موسىٰ واٰل هٰرون تحمله الملٰئكة ط (سورۂ بقرہ:۲۴۸)

ترجمہ...... بنی اسرائیل سے ان کے نبی نے فرمایا کہ طالوت کی بادشاہی کی نشانی یہ ہے کہ تمہارے پاس ایک تابوت آئے گا جس میں تمہارے ربّ کی طرف سے دلوں کا چین ہے اور کچھ بھیجی ہوئی چیزیں ہیں معزز موسیٰ اور معزز ہارون کے ترکہ کی اُٹھائے ہوں گے اس کو فرشتے۔

تفسیر...... اس آیت کی تفسیر میں تفسیر خازن، تفسیر روح البیان، تفسیر مدارک اور تفسیر جلالین وغیرہ میں لکھا ہے کہ تابوت ایک شمشاد کی لکڑی کا صندوق تھا جس میں انبیائے کرام علیہم السلام کی تصاویر (یہ تصاویر کسی انسان نے نہ بنائی تھیں بلکہ قدرتی تھیں) ان کے مکانات شریفہ کے نقشے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصاء اوران کے کپڑے اور آپ کے نعلین شریف اور حضرت ہارون علیہ السلام کا عصاء مبارک اوران کا عمامہ شریف تھا بنی اسرائیل جب دشمن سے جنگ کرتے تو برکت کیلئے اس کو سامنے رکھتے تھے جب خدا تعالیٰ سے دعا کرتے تو اِن تبرکات کو سامنے رکھ کر دعا کرتے تھے۔

پس ثابت ہوا کہ بزرگوں کے تبرکات سے فیض اور برکات لینا ان کی تعظیم کرنا اوران کے وسیلے سے دعا کرنا جائز ہے۔

القرآن...... اركض برجلك ج هٰذا مغتسل بارد وشراب (سورۂ صٓ:۴۲)

ترجمہ...... تم اپنے پاؤں زمین پر مارو یہ (پانی کا) ٹھنڈا چشمہ ہے نہانے کیلئے اور پینے کیلئے۔

تفسیر...... حضرت ایوب علیہ السلام کے پاؤں سے جو پانی پیدا ہوا وہ شفا بنا۔

القرآن...... اذهبوا بقميصي هٰذا فالقوه علىٰ وجه ابي يات بصيرا ج (پ۱۳۔سورۂ یوسف:۹۳)

ترجمہ...... میرا یہ قمیض لے جاؤ، سواسے میرے باپ (حضرت یعقوب) کے چہرے پر ڈال دینا وہ بینا ہوجائیں گے اور (پھر) اپنے سب گھر والوں کو میرے پاس لے آؤ۔

تفسیر...... حضرت یوسف علیہ السلام کا بابرکت کرتا جب حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنی آنکھوں سے لگایا تو اُن کی ظاہری آنکھیں روشن ہوگئیں۔

قرآن مجید کی آیات سے ثابت ہوا کہ جن چیزوں کو بزرگوں سے نسبت ہو جائے وہ لائقِ تعظیم اور با برکت ہو جاتی ہیں چنانچہ اب اس ضمن میں احادیثِ مبارکہ ملاحظہ ہوں۔

الحدیث ...... بخاری شریف جلد اوّل کتاب الجنائز باب من اعداء الکفن میں ہے کہ ایک دن سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تہبند شریف میں ملبوس باہر تشریف لائے کسی نے تہبند شریف سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مانگ لیا۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے اس (مانگنے) والے سے کہا کہ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عادتِ کریمہ منع کرنے کی نہیں ہے پھر تم نے کیوں یہ کام کیا اُنہوں نے کہا، اللہ تعالیٰ کی قسم! میں نے اسے اپنے پہننے کیلئے نہیں لیا۔ میں نے تو اس لئے مانگا کہ (یہ تہبند) میرا کفن ہو۔ حضرت سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ اس کا کفن ہوا۔

معلوم ہوا کہ جس تبرکات کو کسی نیک ہستی سے نسبت ہو جائے اس کو قبر میں ساتھ لے جانا سنتِ صحابہ کرام علیہم الرضوان ہے اور صحابہ کرام علیہم الرضوان کا یہ ایمان تھا کہ جس چیز کو سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نسبت ہو جائے اس کو کفن کے طور پر استعمال کرنا باعثِ مغفرت و نجات ہے۔

الحدیث ...... مشکوٰۃ شریف کتاب اللباس میں ہے کہ حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جُبہ (اچکن) شریف تھا۔ مدینہ طیبہ میں جب کوئی بیمار ہوتا تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا وہ دھو کر اس کو پلاتی تھیں۔ (مشکوٰۃ کتاب اللباس)

الحدیث ...... حضرت عثمان بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میری زوجہ نے مجھ کو ایک پانی کا پیالہ دے کر حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس بھیجا اور میری بیوی کی یہ عادت تھی کہ جب بھی کسی کو نظر لگتی یا کوئی بیمار ہوتا تو وہ برتن میں ڈال کر حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس بھیج دیا کرتیں کیونکہ اِن کے پاس سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا موئے مبارک تھا تو وہ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس بال مبارک کو نکالتیں جس کو چاندی کی نلی میں رکھا ہوا تھا اور پانی میں ڈال کر ہلا دیتیں اور مریض وہ پانی پی لیتا (جس سے مریض کو شفاء ہو جاتی)۔ (بحوالہ بخاری شریف۔ مشکوٰۃ شریف، صفحہ ۳۹۱)

مندرجہ بالا احادیث سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان کا یہ ایمان تھا کہ جس چیز کو سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نسبت ہو جائے وہ بابرکت اور باعثِ شفاء ہو جاتی ہے۔

گیارھویں شریف کی حقیقت

اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کی یاد منانا جائز اور باعثِ ثواب ہے لہٰذا گیارھویں شریف کا انعقاد بھی اسی کی ایک قسم ہے گیارھویں شریف حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایصالِ ثواب کیلئے اُن کی یاد کے طور پر منائی جاتی ہے جس میں قرآن مجید، درود شریف اور دیگر وظائف پڑھے جاتے ہیں جس کو حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں ایصالِ ثواب کیا جاتا ہے۔

گیارھویں شریف صالحین کی نظر میں

سراج الہند محدثِ اعظم ہند حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ گیارھویں کے متعلق فرماتے ہیں......
حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے روضۂ مبارکہ پر گیارھویں تاریخ کو بادشاہ وغیرہ شہر کے اکابر جمع ہوتے، نمازِ عصر کے بعد مغرب تک قرآنِ مجید کی تلاوت کرتے اور حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مدح اور تعریف میں منقبت پڑھتے، مغرب کے بعد سجادہ نشین درمیان میں تشریف فرما ہوتے اور ان کے اِردگرد مریدین اور حلقہ بگوش بیٹھ کر ذکرِ جہر کرتے، اسی حالت میں بعض پر وَجدانی کیفیت طاری ہوجاتی، اس کے بعد طعام شیرینی جو نیاز تیار کی ہوتی تقسیم کی جاتی اور نمازِ عشاء پڑھ کر لوگ رُخصت ہوجاتے۔ (بحوالہ ملفوظاتِ عزیزی، فارسی مطبوعہ میرٹھ یوپی بھارت، صفحہ ۶۲)

تیرھویں صدی کے مجدد شاہ عبد الحق محدث دھلوی علیہ الرحمۃ

گیارھویں شریف کے متعلق فرماتے ھیں

حضرت شیخ محقق شاہ عبد الحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ اپنی کتاب 'ما ثبت من السنۃ' میں لکھتے ہیں کہ میرے پیر و مرشد حضرت شیخ عبد الوہاب متقی مہاجر مکی علیہ الرحمۃ ۹ ربیع الثانی کو حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عرس کرتے تھے بے شک ہمارے ملک میں آج کل گیارھویں تاریخ مشہور ہے اور یہی تاریخ آپ کی ہندی اولاد و مشائخ میں متعارف ہے۔ (بحوالہ ماثبت من السنہ، عربی، اُردو مطبوعہ دہلی، صفحہ ۱۶۷)

حضرت شاہ عبد الحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ اپنی دوسری کتاب 'اخبار الاخیار' میں لکھتے ہیں کہ حضرت شیخ امان اللہ پانی پتی علیہ الرحمۃ (المتوفی ۹۹۷ھ) گیارہ ربیع الثانی کو حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عرس کرتے تھے۔ (اُردو ترجمہ مطبوعہ کراچی، ص ۴۹۸)

حضرت شیخ عبد الوہاب متقی مکی، حضرت شاہ عبد الحق محدث دہلوی، حضرت شیخ امان اللہ پانی پتی اور حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلوی رحمہم اللہ یہ تمام بزرگ دینِ اسلام کے عالم و فاضل تھے اور ان کا شمار صالحین میں ہوتا ہے اِن بزرگوں نے گیارھویں کا ذکر کر کے کسی قسم کا شرک و بدعت کا فتویٰ نہیں دیا۔

جشنِ ولادت منانا شرک کا قلع قمع کرتا ہے

جشنِ ولادت کا مطلب ہے کہ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پیدائش کا جشن منانا۔ یہی بات شرک کا قلع قمع کرتی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ پیدا ہونے سے پاک ہے وہ اَزَلی و اَبَدی ہے لیکن سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمایا ہم اِن کی پیدائش کا جشن مناتے ہیں لہٰذا ثابت ہوا کہ جو پیدا ہوگیا وہ خدا تعالیٰ نہیں وہ یقیناً بندہ ہے اور ہم سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بندہ اور رسول مان کر اُن کا جشنِ ولادت مناتے ہیں یہی عقیدہ شرک کی دھجیوں کو بکھیرتا ہے۔

شرک میں یقیناً نقصان ہے

شرک کا مطلب ہے اللہ تعالیٰ جیسا ماننا، اُس کی ذات وصفات میں شریک ماننا آسان یوں سمجھئے کہ شرک مراد ہے شراکت یعنی آدھا خدا تعالیٰ کا آدھا رسول کا۔

مگر شرک میں یقیناً نقصان ہے شراکت میں نقصان ہے اِس لئے ہم شرک نہیں کرتے ہم تو سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو محبوبِ خدا مانتے ہیں اور محبوبِ خدا ماننے میں مزہ یہ ہے کہ جو کچھ مُحب کا وہ سب محبوب کا بلکہ مُحب خود بھی محبوب کا مطلب یہ کہ جو کچھ خدا تعالیٰ کا وہ سب کچھ محبوبِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بلکہ یہی نہیں خدا تعالیٰ خود بھی محبوبِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا۔

اِسی لئے قرآنِ مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اے محبوب (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)! تیرے ربّ کی قسم۔

معلوم ہوا کہ اسلامی عقائد کو شرک سے تعبیر دینے والے دھوکے میں ہیں، وہ اسلام کی حقیقت کو نہیں سمجھے، وہ ربّ تعالیٰ کی وحدانیت کو نہیں سمجھ سکے، وہ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مقام سے نا آشنا ہیں، وہ خدا تعالیٰ کے اختیار کو محدود کئے بیٹھے ہیں، اُن کی توحید بوجہلی اور بولہبی توحید ہے، اُن کی توحید خود ساختہ ہے، اُن کی توحید میں عیب ہے، اُن کے ایمان میں کھوٹ ہے، اُن کے اسلام میں شک ہے اور اُن کے مسلمانوں پر لگائے گئے فتوے خود اُنہی کی طرف لوٹتے ہیں، لہٰذا ایسے لوگوں کو دعوتِ فکر دی جاتی ہے کہ وہ ٹھنڈے دل سے قرآنِ مجید، احادیثِ طیبہ اور علمائے اُمت کے فرامین کا بغور مطالعہ کریں ورنہ یہ آگ اُن کے اعمال کو جلا کر راکھ کر دے گی۔

الحمدللہ فقیر نے تحریر کو بہت مختصر کر کے یہ کوشش کی کہ عوام الناس کے ذہنوں کی گندگی کو دور کیا جائے اور شرک کی حقیقت واضح کی جائے کیونکہ ایک مسلمان کیلئے ایمان سے بڑھ کر کوئی دولت نہیں ہوتی۔ اللہ تعالیٰ ہم تمام مسلمانوں کی جان و مال، عزت و آبرو اور بالخصوص عقیدے اور ایمان کی حفاظت فرمائے۔ آمین

بدعت کیا ہے؟

بدعت کی لغوی و شرعی تعریف، بدعت کی مختلف اقسام
اور علمائے اسلام کے اقوال اور دیگر شبہات کا ازالہ

بدعت کا لغوی معنی

نیا کام، نئی ایجاد، نئی بات۔

بدعت کا شرعی معنی

ہر وہ کام جو سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ظاہری حیاتِ مبارکہ میں نہ ہو بلکہ بعد میں ایجاد ہوا ہو۔

بدعت کی دو قسمیں ہیں

(۱) بدعتِ حسنہ (۲) بدعتِ سیئہ .... اب اِن دو اقسام پر روشنی ڈالتے ہیں۔

بدعت حسنہ کی تعریف

ہر وہ طریقہ جو سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ میں نہ ہو بعد میں ایجاد ہوا ہو اور وہ کام شریعت کے خلاف نہ ہو جیسے نمازِ تراویح جماعت کے ساتھ ادا کرنا، قرآن و حدیث کو سمجھنے کیلئے بہت سے دوسرے علوم و فنون پڑھنا اور سیکھنا، دِینی مدارس قائم کرنا، قرآن مجید کے اعراب کا لگایا جانا، قرآنِ مجید پر غلاف چڑھانا، قرآن مجید کو اعلیٰ طباعت کیساتھ شائع کرنا، مساجد میں محرابیں بنانا، مساجد کے بلند مینار تعمیر کروانا، جمعہ کے دن دو اذانیں دینا، دانے والی تسبیح پڑھنا وغیرہ وغیرہ۔

کتاب کشاف اصطلاحات الفنون جلد اوّل صفحہ ۱۲۲ میں حضرت امام شافعی علیہ الرحمۃ کے حوالے سے ہے کہ وہ بدعت جو کتاب اللہ، سنت، اجماع یا اثرِ صحابہ کے خلاف نہ ہو تو یہ بدعتِ حسنہ ہے۔

بدعتِ حسنہ پر عمل کرنا باعثِ اجر و ثواب ہے

الحدیث...... من سنن فی الاسلام سنة حسنة فله اجرها واجر من عمل بها من غیر ان ینقص من اجورهم شئ (ابوداؤد شریف)

ترجمہ...... جس نے اسلام میں کوئی اچھا طریقہ ایجاد کیا تو اس کو اس کا ثواب ملے گا اور اس کا بھی جو اس پر عمل کریں گے اور ان کے ثواب میں کچھ کمی نہیں ہوگی۔

فائدہ...... یہ حدیث اس بات کی واضح دلیل ہے کہ ہر وہ اچھا کام جو سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں نہ ہو بعد میں ایجاد ہوا ہو اور شریعت کے مخالف نہ ہو تو ایسے کام کو اپنانا اور ایجاد کرنا دونوں باعثِ اجر ہیں۔

الحدیث...... عن ابی سلمه ان النبی صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم عن الامر یحدث لیس فی کتاب ولا سنة فقال ینظر فیه العابدون من المؤمنین (سنن دارمی باب التورع عن الجواب فی مالیس فیہ کتاب ولا سنۃ، جلداوّل، صفحہ ۵۴)

ترجمہ...... حضرت ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایسے نئے کام جس کی وضاحت کتاب وسنت میں نہ ہو کے متعلق پوچھا گیا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس امر محدث کے بارے میں عابدین مومنین کو غور وفکر کرنا چاہئے۔

فائدہ......اس حدیث سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ ہر نئے کام کو برا سمجھ کر رد نہیں کرنا چاہئے بلکہ اس کیلئے یہ واضح حکم موجود ہے کہ مجتہدین اور اہل اللہ اس کے بارے میں فیصلہ کریں۔

اِسی بناء پر حضرت امام نووی علیہ الرحمۃ اور دوسرے بہت سے ائمہ نے بدعت کی پانچ اقسام بیان کی ہیں:۔

(۱) بدعتِ واجبہ (۲) بدعتِ مندوبہ (۳) بدعتِ مباحہ (٤) بدعتِ مکروہہ (۵) بدعتِ حرام۔

الحدیث...... ما راه المسلمون حسنا فهو عند اللّٰه حسن (موطا امام محمد باب قیام شہر رمضان، صفحہ ۱۴۴)

ترجمہ...... جس کام کو مسلمان اچھا جانیں وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اچھا ہے۔

☆ امام کاسانی علیہ الرحمۃ بدائع الصنائع میں فرماتے ہیں:

اتباع ما اشتهر العمل به فی الناس واجب (بحوالہ بدائع الصنائع فصل فی بیان مایستحب فی یوم العید، جلداوّل)

ترجمہ...... جو عمل لوگوں میں مشہور ہو جائے جبکہ شریعت کے مطابق ہو، اس کی اتباع ضروری ہے۔

☆ علامہ بدرالدین عینی (عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری) علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ جو کام شریعت کے مخالف نہ ہو تو وہ بدعتِ حسنہ یعنی اچھی بدعت ہے۔

☆ علامہ ابنِ عابدین شامی علیہ الرحمۃ شامی کے مقدمہ میں فرماتے ہیں، یہ حدیث اسلام کے قوانین ہیں کہ جو شخص کوئی بری بدعت ایجاد کرے، اس پر تمام پیروی کرنے والوں کا گناہ ہے اور جو شخص اچھی بدعت نکالے، اسے قیامت تک اس عمل کی پیروی کرنے والوں کا ثواب ہوگا۔

اگر یہ کہا جائے کہ بدعتِ حسنہ یعنی اچھی بدعت کوئی چیز نہیں ہے تو یہ بات مسلم شریف کی حدیث کے خلاف بھی ہوسکتی ہے۔

☆ شیخ وحید الزماں جو غیر مقلدین اہلحدیث کے امام ہیں حضرت شاہ ولی اللہ علیہ الرحمۃ کے حوالے سے اپنی کتاب ہدیۃ المہدی صفحہ ۱۱۷ میں لکھتے ہیں کہ بدعتِ حسنہ (اچھی بدعت) کو دانتوں سے (مضبوطی سے) پکڑ لینا چاہئے کیونکہ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کو واجب کئے بغیر اس پر برانگیختہ کیا ہے جیسے نمازِ تراویح۔

☆ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ماہِ رمضان میں نمازِ تراویح کی جماعت کا اہتمام کیا تو کسی شخص نے عرض کیا کہ یہ 'بدعت' ہے۔ تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب میں فرمایا 'یہ کتنی اچھی بدعت ہے'۔

فائدہ ...... اِن تمام احادیث اور علمائے اُمت کے اقوال سے یہ بات نہایت آسانی سے معلوم ہو رہی ہے کہ ہر وہ ایسا عمل جو سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں نہیں تھا بلکہ بعد میں ایجاد ہوا، اگر وہ شریعتِ مطہرہ اور سنتِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مخالف نہیں تو اس پر عمل کرنا مستحب اور بعض صورتوں میں ضروری ہے۔

الحدیث ...... سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے اسلام میں اچھا طریقہ نکالا اُس کیلئے اس کا ثواب ہے اور اُس پر عمل کرنے والوں کا بھی ثواب ہے۔ (بحوالہ مسلم شریف، جلد تیسری، صفحہ ۱۸۷)

فائدہ ...... مسلم شریف کی حدیث سے معلوم ہوا کہ ہر وہ اچھا کام جو سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے میں نہ ہو بعد میں ایجاد ہوا اور شریعت کے مخالف نہ ہو تو ایسے کام کو اپنانے اور ایجاد کرنا دونوں باعثِ اجر ہیں۔

تفسیر روح البیان میں ہے کہ وہ کام جسے علماء اور عارفین ایجاد کریں اور وہ سنت کے خلاف نہ ہو تو یہ اچھا کام ہے۔

بدعت سیئہ کی تعریف

ہر وہ کام جو سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے میں نہ ہو بلکہ بعد میں ایجاد ہوا ہو اور وہ شریعت کے مخالف ہو۔

☆ کتاب اصطلاحات الفنون جلد اوّل صفحہ ۱۳۳ میں ہے کہ حضرت امام شافعی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ وہ بدعت جو کتاب، سنت، اجماع یا اثرِ صحابہ کے خلاف ہو تو یہ بدعتِ سیئہ یعنی بری بدعت ہے۔

☆ کتاب نیل الاوطار باب صلوٰۃ التراویح جلد سوم صفحہ ۵۷ میں ہے کہ اگر بدعت ایسے اصول کے تحت داخل ہے جو شریعت میں قبیح ہے تو یہ بدعتِ سیئہ ہے۔

☆ امام حجر عسقلانی علیہ الرحمۃ فتح الباری میں فرماتے ہیں کہ دین میں کسی ایسی نئی چیز کا ایجاد کرنا جس کی اصل (دلیل) شریعت میں نہ ہو۔

☆ علامہ ابن منظور افریقی فرماتے ہیں کہ وہ نئی بات جو قرآن وحدیث کے خلاف ہو، بدعتِ سیئہ ہے۔

☆ مشکوٰۃ المصابیح باب الاعتصام جلد اوّل میں ہے کہ جس شخص نے ہمارے دین میں کوئی نیا عقیدہ ایجاد کیا کہ جو دین کے خلاف ہو تو وہ مردود ہے۔

☆ علامہ ابن اثیر فرماتے ہیں کہ ’’ہر نیا کام بدعت ہے‘‘ سے مراد وہ نیا کام ہے جو شریعت کے مخالف ہو اور سنت کے موافق نہ ہو۔

معلوم ہوا کہ جو چیز اسلام سے ٹکرائے وہ بدعتِ سیئہ یعنی بری بدعت ہے اور جو دینِ اسلام سے نہ ٹکرائے اور جن کاموں کو قرآن وسنت میں منع نہیں کیا گیا وہ بدعتِ حسنہ یعنی اچھی بدعت ہیں۔

صحابہ کرام علیہم الرضوان اور اہلِ بیت اطہار نے سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ظاہری زمانے میں اور بعد میں اپنے دل سے بہت سی ایسی اچھی بدعتیں یا نئے کام بھی کیے، جن کا حکم نہ قرآن مجید میں آیا، نہ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خود کئے اور نہ کرنے کا حکم دیا۔

(۱) حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کاتبِ وحی حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قرآنِ مجید جمع کرنے کا حکم دیا تو حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہ کام کیوں کرتے ہیں جو سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نہیں کیا؟ تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ یہ کام اچھا ہے۔ (بخاری شریف)

(۲) نمازِ تراویح ایک عبادت ہے جو سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ظاہری حیات میں ہر سال پورے رمضان جماعت سے نہیں ہوئی تھی مگر حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اِسے رائج کرتے ہوئے اس کیلئے 'بدعت' کا لفظ استعمال کیا اور فرمایا، یہ کتنی اچھی بدعت ہے۔ (بخاری شریف)

(۳) حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جمعہ میں دو اذانوں کا طریقہ شروع کیا۔

(٤) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک ہی شہر میں نمازِ عید کے دو اجتماعات شروع کئے۔

(۵) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے علمِ نحو ایجاد کیا۔

(٦) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے علمِ صَرف ایجاد کیا۔

(۷) حضرت خبّاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پہلی مرتبہ، شہید کئے جانے سے پہلے دو رکعت نفل ادا کئے۔

(۸) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وعظ کیلئے جمعرات کا دن متعین کیا۔ (بخاری شریف)

(۹) حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ وضو کے بعد دو رکعت نماز ادا فرماتے تھے حالانکہ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُنہیں اس کا حکم نہیں دیا تھا۔

(۱۰) حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قرآنِ مجید کو جمع کر کے ایک کتابی صورت تشکیل دی۔

صحابہ کرام علیہم الرضوان کے ایجاد کردہ وہ کام 'بدعت' ہیں یا 'سنت'؟ کچھ علماء کا خیال ہے کہ سنت ہے اور صحابہ کرام علیہم الرضوان کے طریقوں پر چلنے کی ہدایت سرکارِ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان میں موجود ہے صحابہ کرام علیہم الرضوان کے ایجاد کردہ کام 'بدعتِ حسنہ' ہیں حدیث شریف میں خلفائے راشدین کی 'سنت' کا مطلب اُن کا طریقہ ہے اور یہ طریقہ اِن معنوں میں 'سنت' نہیں جس طرح کہ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت ہے۔

اچھی اور جائز بدعتیں

ذیل میں وہ چند کام درج ہیں جن کا نہ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں اور نہ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کسی حدیث میں حکم دیا اور نہ اس انداز میں یہ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کسی عمل سے ثابت ہیں مگر اس کے باوجود آجکل کا مسلمان اُنہیں کرنا نہ صرف یہ کہ جائز بلکہ ثواب کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ پھر ان بدعتوں پر ثواب کیسا؟ اور ان اُمور پر دین کی اصل شکل مسخ کرنے کا الزام کیوں نہیں؟ صرف اس لئے یا تو ان کی اصل قرآن وحدیث میں موجود ہے یا پھر یہ اسلام کے شرعی احکام اور اصولوں کے خلاف نہیں اور نہ ہی اُنہیں قرآن وحدیث میں منع فرمایا گیا ہے۔

(۱) مساجد میں قرآن مجید اور تسبیح وغیرہ رکھنا، مینار، گنبد اور محراب بنوانا۔

(۲) قرآنِ مجید پر اعراب لگانا، قرآن مجید کا ترجمہ مختلف زبانوں میں کرنا، اس پر غلاف چڑھانا اور اعلیٰ طباعت میں شائع کروانا۔

(۳) قرآنِ مجید کی الگ الگ پاروں میں تقسیم، سورتوں کی موجودہ ترتیب، مختلف رکوع کے مقامات۔

(٤) دکانوں، گھروں اور مساجد میں قرآن خوانی، ختمِ آیتِ کریمہ، کلمہ طیبہ یا دیگر خاص آیات کو باہتمام پڑھنا۔

(۵) ﴿صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم﴾ کو بطورِ درود شریف پڑھنا اور لکھنا۔

(٦) دینی مدارس میں درسِ قرآن، درسِ حدیث، دورۂ تفسیر قرآن، دورہ حدیث، ختمِ بخاری شریف یا کوئی دینی تقریب منعقد کرنا۔

(۷) بزرگوں کے آزمودہ، مختلف درود شریف، دعائیں، نعت شریف اور صلوٰۃ وسلام پڑھنا۔

(۸) ہر سال پورے رمضان جماعت کے ساتھ بیس رکعت تراویح پڑھنا، محفلِ شبینہ یا چند روزہ تراویح میں قرآن مجید مکمل سنانے کا انتظام کرنا۔

(۹) تراویح کے اختتام پر تکمیل قرآن کی محافل کرنا، دعا ختم القرآن پڑھنا اور ختم شریف کیلئے رقم جمع کرنا۔

(۱۰) تاریخ مقرر کر کے درسِ قرآن اور درسِ حدیث، محفلِ نعت، محفلِ درود وسلام، جلسہ میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، جلسہ گیارھویں شریف، تبلیغی اجتماعات، خواجہ صاحب علیہ الرحمۃ کی چھٹی شریف، محفلِ شبِ معراج وشبِ برأت، محفلِ شبِ قدر، رجب شریف کی کھیر پوری اور دیگر اچھی محافلوں کا اہتمام کرنا۔

(۱۱) بزرگانِ دین کے ایام اور عرس منانا، اِن کے ایصالِ ثواب کیلئے قرآن خوانی، صدقہ وخیرات اور طعام کا اہتمام کرنا۔

(۱۲) مختلف انداز سے دینی علوم حاصل کرنا، دینی کتابیں لکھنا، شائع کرنا اور تقسیم کرنا۔

(۱۳) وابستگی کے اظہار یا برکت کیلئے دکانوں، مکانوں اور مساجد میں قرآنی آیات لکھنا یا طغرے لگانا۔

(۱٤) کفن پر شہادت کی اُنگلی سے کلماتِ طیبہ لکھنا، قبر میں مرشد کا شجرہ یا عہد نامہ وغیرہ رکھنا، میت کو تلقین کرنا اور قبر پر اذان کہنا۔

(۱۵) جمعہ میں مروجہ خطبہ پڑھنا اور خطبے سے قبل تقریر کرنا۔

(۱٦) ایمان، مفصل، ایمانِ مجمل اور چھ کلمے پڑھنا اور یاد کرنا۔

(۱۷) دینی مدارس کا قیام اور اُن کا نصاب ونظام۔

(۱۸) مدارسِ دینیہ کی سالانہ یا سوسالہ تقریب منانا، طلبہ کے وظائف، طلبہ کی دستار بندی کی تقریب اور اُن کی تقسیمِ اَسناد کرنا۔

(۱۹) افطار پارٹی، عیدملن پارٹی منعقد کرنا۔

یہ تمام باتیں دین سے نہیں ٹکراتی اور نہ ہی شریعت میں اِن باتوں کی ممانعت ہے لہٰذا یہ تمام اُمور جائز اور اچھے اعمال ہیں۔

بری اور ناجائز بدعتیں

چندوہ ناجائز کام یا بری بدعتیں ہیں جن کو قرآن وحدیث میں منع کیا گیا، جو دین سے ٹکراتی ہیں اور اسلام کے مزاج اور اُصولوں کے خلاف ہیں۔علمائے اُمت نوعیت کی وجہ سے بدعت سیءہ (بری بدعت) کو حرام اور مکروہ کی اقسام میں بھی تقسیم کرتے ہیں۔

(۱) اسلامی قوانین کے نفاذ کی بجائے غیر اسلامی قوانین اور سسٹم کا نفاذ مثلاً پاکستان کا عدالتی نظام جبکہ قرآنِ مجید اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پیروی کا حکم ہے۔

(۲) مسلم ممالک کے حکمرانوں کا ذاتی اقتدار کیلئے اسلام دشمن ممالک سے مدد حاصل کرنا یا مسلمانوں کے خلاف اِن کی مدد کرنا جیسے افغانستان اور عراق کے مسلمانوں کے خلاف مدد کی۔

(۳) ایصالِ ثواب کو فرض، واجب یا لازم قرار دینا یعنی اِنہیں نہ کرنے کو یا دیگر ایام میں کرنے کو ناجائز، حرام اور گناہ قرار دینا۔ کوئی خودساختہ اور غلط بات کسی سے منسوب کرنا۔

(٤) عورتوں کا بے پردہ بن سنور کر خوشبو لگا کر گھومنا۔

(٥) شادی بیاہ کے موقع پر مہندی، مایوں اور ستارے اور فضول خرچی جیسے کام کرنا۔

(٦) عورتوں اور مردوں کی مشترکہ تقریبات کرنا، محلے یا بازار میں خواتین کا بے پردہ ہو کر خریداری کرنا۔

(۷) درسِ قرآن، درسِ حدیث، جلسہ ٔ میلادالنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، نعت شریف اور صلوٰۃ وسلام کو ناجائز اور بری بدعت کہنا۔

(۸) سود کو جائز، جہاد کو منسوخ قرار دینا، ارکانِ اسلام کلمہ، نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج میں سے کسی کو کم کر دینا۔

(۹) میت پر احباب کی شاندار دعوتیں کرنا اور غریبوں کو ان سے یکسر محروم رکھنا۔

(۱۰) مزارات اور پیر و مرشد کو سجدۂ تعظیمی کرنا (سجدۂ عبادت مسلمان ہرگز کسی کو نہیں کرتے) مزارات پر دیگر غیر شرعی کام بری بدعت اور حرام ہیں۔

(۱۱) تعزیہ داری اور ماہِ محرم الحرام میں مختلف خرافات۔

(۱۲) کسی مستحب ومباح بدعت پر خودساختہ اور غیر شرعی پابندی لگانا۔

(۱۳) اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جائز کردہ چیزوں کے متعلق اس کے بندوں میں شک پیدا کرنا اور ان پر عمل کرنے والے مسلمانوں کو شرک وبدعت کا مرتکب قرار دے کر دین اسلام سے ازخود خارج کر دینا۔

(۱٤) میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، بزرگوں کے ایصالِ ثواب اور عرس کی تقاریب کو حرام کہنا۔

(۱۵) صحابہ کرام علیہم الرضوان، اہل بیتِ اطہار اور اولیائے کرام کو برا کہنا۔

(۱٦) سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روضۂ انور کی زیارت کیلئے سفر کرنے کو شرک اور حرام قرار دینا۔

(۱۷) تقلید، تقدیر، واقعہ معراج اور احادیث کا انکار کرنا۔

(۱۸) وسیلے کو ناجائز قرار دینا، حلال کو حرام اور حرام کو حلال کرنا جیسا دیوبند مسلک میں کوا کھانا ثواب قرار دیا گیا ہے۔

(۱۹) نماز میں سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خیال کو برا اور شرک قرار دینا۔

(۲۰) نذر و نیاز کو حرام قرار دینا۔

(۲۱) سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مرتبے اور مقام میں کمی کرنا۔

(۲۲) سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نورانیت کا انکار کرنا۔

(۲۳) سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات میں (اپنے ضم فاسد میں) عیب تلاش کرنا۔

(۲٤) ائمہ مجتہدین کو برا کہنا اور اُن پر طعنہ زنی کرنا۔

(۲۵) حسینیت پر یزیدیت کو فوقیت دینا۔

(۲٦) اُمت میں انتشار پھیلانے کیلئے چوتھے دن قربانی کرنا۔

(۲۷) عیدین میں گلے ملنے کا عمل بدعت قرار دینا۔

(۲۸) کسی بھی موقع پر جھوٹی روایات اور غلط نعتیہ اشعار پڑھنا۔

(۲۹) بروج، ستاروں یا سیاروں کو مستقبل کی خبروں کے حصول کا ذریعہ سمجھنا۔

(۳۰) چوتھائی سر کا مسح کرتے ہوئے گردن کے سامنے والے حصے کا مسح کرنا۔

یہ تمام بدعتِ سیئہ یعنی بری بدعتیں ہیں اِن کاموں سے مسلمانوں کو بچنا چاہیے کیونکہ اس کے ارتکاب سے بندہ بدعتی اور حرام کا مرتکب ہوتا ہے۔

فیصلہ عوام کریں

ہم نے احادیث اور علمائے اُمت کے اقوال کی روشنی میں بدعتِ حسنہ اور بدعتِ سیئہ کی تعریف، توجیح اور فرق کو واضح کیا تا کہ مسلمانوں میں انتشار نہ پھیلے، فرقہ واریت پروان نہ چڑھے، لوگ گمراہی سے بچ جائیں کیونکہ شرعی اصول نظر انداز کر کے من پسند افکار و معمولات کو شرک و بدعت قرار دینے سے معاشرے میں فرقہ واریت، تعصب اور منافقانہ انداز کی جو فکر پروان چڑھ رہی ہے وہ ہر دردمند مسلمان کیلئے افسوس ناک بھی ہے اور اتحادِ اُمت کی راہ میں بھی بڑی رُکاوٹ بھی ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم از خود اس غیر اُصولی اور منافقانہ طرزِ فکر کو تبدیل کرنے کی مخلصانہ کوششیں کریں تا کہ علمی سطح پر اسلام کے خلاف تشکیل کردہ غیر منصفانہ پالیسیوں اور متعصبانہ رویوں کا یکجہتی سے مقابلہ کرنے کی راہ ہموار ہو سکے۔

مگر افسوس کہ دیوبندی اور اہلحدیث مکتبہ فکر کے لوگ اکثر و بیشتر پمفلٹ اور کتب کی صورت میں لوگوں میں انتشار پھیلاتے ہیں ہر دو چار مہینے کے بعد فری لٹریچر فقط اس لئے تقسیم ہوتا ہے کہ مسلمانوں کو مشرک اور بدعتی قرار دیا جائے، اُن کے نزدیک بدعتِ حسنہ اور بدعتِ سیئہ کا کوئی تصور نہیں وہ فقط بری بدعت کو ہی تسلیم کرتے ہیں لہٰذا اب کتاب کے آخر میں دیوبندی اور اہلحدیث مکتبہ فکر کے کارناموں کو آپ کے سامنے پیش کیا جارہا ہے جو کہ ثبوت کے ساتھ ہیں باقاعدہ سرِ عام اور اخبارات کی بھی خبر بنتے ہیں عوام فیصلہ کریں کہ اہلسنّت کے کاموں پر شرک و بدعت کا فتویٰ لگانے والے اپنے ہی گھروں کو آگ لگا چکے ہیں بے چارے اُمتِ مسلمہ کو مشرک و بدعتی کہتے کہتے خود ہی اس آگ میں جل گئے۔

اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی جان و مال، عزت و آبرو بالخصوص عقیدے و ایمان کی حفاظت فرمائے
اور مسلمانوں کو اس کتاب سے بھرپور فائدہ اُٹھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

فقط والسلام

الفقیر محمد شہزاد قادری ترابی

۱۱ ذی الحجہ ۱۴۲۸ھ۔ ۲۲ دسمبر ۲۰۰۷ء بروز ہفتہ

فیصلہ

عقائدِ اہلسنّت پر شرک و بدعت کے فتوے لگانے والے دیوبندی اور اہل حدیث خود کیا کر رہے ہیں؟

﴿ فیصلہ آپ کریں! ﴾

کیا یہ افعال قرآن و سنت سے ثابت ہیں؟

فقط بدعتِ سیئہ کا نعرہ لگانے والے اپنے کارناموں کو قرآن و سنت سے ثابت کریں

یا پھر بدعتی اور مشرک ہونے کیلئے تیار ہو جائیں۔

دیوبندی مفتی نے ایصال ثواب کیلئے قربانی جائز قرار دے دی

ہفت روزہ
الہلال
اسلام آباد سے
کراچی
16 تا 22 شوال 1421ھ بمطابق 12 تا 18 جنوری 2001ء

دینی مسائل کا شرعی حل

مفتی صالح محمد کاروزی

ایصال ثواب کیلئے قربانی

س: میرے والدین فوت ہوچکے ہیں تو میں ان کے ایصال ثواب کیلئے قربانی کرنا چاہتا ہوں تو کرسکتا ہوں؟ ناصر جمال لطیف آباد سندھ

ج: مرحوم والدین کے ایصال ثواب کیلئے قربانی کرنا جائز ہے جیسے کہ آنحضرت ﷺ نے اپنے ہاتھوں سے مینڈے کی قربانی کرکے فرمایا اے اللہ یہ میری امت کی طرف سے ہے۔

سوال: نذر ونیاز کو حرام کہنے والے دیوبندی مفتی نے ایصال ثواب کے لئے قربانی کو جائز قرار دے دیا۔ ہم اہلسنت بھی تو اسی طرح قربانی کرتے ہیں کہ قربانی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کرتے ہیں۔ پھر اس کا ثواب اولیاء اللہ رحمہم اللہ کو پیش کردیتے ہیں۔

ہمارا سوال یہ ہے کہ جب ایصال ثواب کی قربانی جائز ہے تو اہلسنت پر حرام کا فتویٰ کیوں؟

ایام اولیاء اللہ کو بدعت کہنے والے یوم القدس منانے کا ثبوت پیش کریں؟





سوال: اولیاء اللہ رحمہم اللہ کے ایام کو بدعت کہنے والے یوم القدس منانے کا ثبوت قرآن وسنت سے پیش کریں۔ اگر وہ ثابت نہ کر پائے تو بدعت کا فتویٰ انہی پر لوٹ جائے گا؟

سوئم میں قرآن خوانی کو بدعت کہنے والے خود قرآن خوانی کر رہے ہیں

روزنامہ ریاست کراچی 7 12 اکتوبر 2004

روزنامہ
ریاست
کراچی

بنوری ٹاؤن میں مفتی جمیل اور نذیر تونسوی کیلئے قرآن خوانی

7 ہزار سے زائد افراد کی شرکت' ایصال ثواب کے لئے خصوصی دعا

کراچی (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنماؤں مفتی محمد جمیل اور مولانا نذیر احمد تونسوی کے ایصال ثواب کے لئے بنوری ٹاؤن میں صبح گیارہ بجے قرآن خوانی ہوئی اس موقع پر مولانا عزیز الرحمن جالندھری' ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر نے سات ہزار سے زائد شرکاء سے خطاب کرتے ہوئے مفتی محمد جمیل خان اور مولانا نذیر احمد تونسوی کی خدمات کو زبردست خراج تحسین پیش کیا بعد ازاں شہداء کے لئے بلندی درجات کی دعا کی گئی اس موقع پر مفتی محمد جمیل خان کے برادران عبدالرزاق خان' محمد صالح' عبدالہادی' عبدالقادر' برادر نسبتی مفتی مزمل حسین کا' کے علاوہ ممتاز علمائے کرام قاری سعید الرحمٰن' مولانا محمد اکرم طوفانی' مولانا سلیمان بنوری' مولانا تنویر الحق تھانوی' مولانا نور الہدیٰ' مولانا سعید احمد جلال پوری' مفتی خالد محمود' قاری شیر افضل' قاری محمد عثمان' مولانا سید حماد اللہ شاہ' مولانا عزیز الرحمٰن رحمانی' مولانا محمد شریف ہزاروی' مولانا اقبال اللہ' قاری فیض اللہ چترالی' مولانا شبیر احمد خان' قاری عتیق الرحمٰن' قاری محمد ابراہیم' جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کے تمام اساتذہ ختم نبوت حج گروپ کے اراکین' اقراء روضۃ الاطفال کے اساتذہ سمیت ایک محتاط اندازے کے مطابق سات ہزار سے زائد افراد موجود تھے۔

سوال: دیوبندیوں کے مرکز بنوری ٹاؤن میں مفتی جمیل اور نذیر تونسوی کے لئے قرآن خوانی کی گئی۔ اہلسنت پر بدعت کا فتویٰ لگانے والے اپنی اس مروجہ قرآن خوانی کو قرآن وسنت سے ثابت کریں؟

کیا صحابہ کرام نے کبھی عظمت ام المومنین کانفرنس منائی؟

ہفت روزہ
ضربِ مومن
کراچی

شیخ الاسلام مفتی اعظم حضرت اقدس مفتی رشید احمد صاحب دامت برکاتہم دارالافتاء والارشاد ناظم آباد کراچی

جلد ۴ | ۲۵ رمضان تا یکم شوال ۱۴۲۱ھ مطابق ۲۳ تا ۲۹ دسمبر ۲۰۰۰ء | قیمت ۷ روپے | شمارہ ۵۲

دین و شریعت کا ایک بڑا حصہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ذریعے امت کو ملا ہے

بارھویں سالانہ سہ روزہ عظمت ام المومنین کانفرنس سے مقررین کا خطاب

کراچی (اپ رپورٹر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دین، شریعت کا ایک بڑا حصہ ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ذریعے امت کو ملا۔ انہوں نے دو ہزار دو سو دس احادیث روایت کی ہیں۔ ان خیالات کا اظہار تحریک انصار الاسلام، انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ، پاکستان شریعت کونسل، بزم مولانا محمد قاسم نانوتوی اور سواد اعظم اہلسنت فورم کے زیر اہتمام ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی یاد میں بارھویں سالانہ سہ روزہ عظمت ام المومنین کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے مقررین نے کیا۔ کانفرنس سے مولانا اقبال اللہ، مولانا احسان اللہ ہزاروی اور مولانا سید عبداللہ انصاری سمیت متعدد علمائے کرام نے خطاب کیا۔

سوال: سرکار اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کے یوم کو بدعت کہنے والے سرکار اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا یوم منا رہے ہیں؟

کیا صحابہ کرام علیہم الرضوان نے کبھی ام المومنین کانفرنس کا انعقاد کیا؟

اولیاء اللہ کی شان میں منقبت کو بدعت قرار دینے والے

ہفت روزہ ضربِ مومن کراچی

شیخ المشائخ مفتی اعظم حضرت اقدس مفتی رشید احمد صاحب مدظلہ مہتمم دارالافتاء والارشاد ناظم آباد کراچی

جلد 5 | 24 تا 30 صفر 1422ھ مطابق 18 تا 24 مئی 2001ء | قیمت 7 روپے | شمارہ 21

"میرے دل میں ہے عقیدت حضرتِ مسعود کی"

چار سو پھیلی ہے شہرت حضرتِ مسعود کی — اَوج پر ہے آج قسمت حضرتِ مسعود کی
میری آنکھوں میں ہے صورت حضرتِ مسعود کی — میرے دل میں ہے محبت حضرتِ مسعود کی
اللہ اللہ شان عظمت حضرتِ مسعود کی — ہر زباں کرتی ہے مدحت حضرتِ مسعود کی
زُہد و تقویٰ اور ریاضت حضرتِ مسعود کی — کس قدر ہے خوب سیرت حضرتِ مسعود کی
صاف ظاہر ہے لیاقت حضرتِ مسعود کی — کتنی اچھی ہے قیادت حضرتِ مسعود کی
اس قدر ہے نیک شہرت حضرتِ مسعود کی — آج گرویدہ ہے خلقت حضرتِ مسعود کی
میرے دل میں ہے عقیدت حضرتِ مسعود کی — اس لیے کرتا ہوں مدحت حضرتِ مسعود کی
مشکلیں سہتے ہیں حضرت خندہ پیشانی کے ساتھ — دیدنی ہے اِستقامت حضرتِ مسعود کی
متحد ہیں اب مجاہد جیش کے پرچم تلے — رنگ لے آئی ہے محنت حضرتِ مسعود کی
عام کرنے کے لیے دُنیا میں پیغامِ جہاد — ہے زمانے کو ضرورت حضرتِ مسعود کی
بن گیا مردِ مجاہد مردِ مومن وہ جواں — جس کو بھی حاصل ہے قربت حضرتِ مسعود کی
قید سے ہندو کی ربّ نے کس طرح چھڑوا دیا — دیکھ لی دُنیا نے عظمت حضرتِ مسعود کی
مجھ پہ ثاقب ہے عنایت حضرتِ مسعود کی — مجھ کو بھی حاصل ہے نسبت حضرتِ مسعود کی

خصوصی انعام پانے والی ایک نظم جو محترم ثاقب چوہان نے مقابلہ نظم گوئی کے لئے ارسال کی

سوال: اولیاء اللہ رحمہم اللہ کی شان میں منقبت لکھنے اور پڑھنے والوں پر بدعت اور ناجائز ہونے کا فتویٰ لگانے والے اپنے مولوی اظہر مسعود کی منقبتیں اور قصیدے اپنے اخبارات میں شائع کر رہے ہیں اور اس نظم کو خصوصی انعام بھی دیا جا رہا ہے۔ ہمارا کہنا یہ ہے کہ کبھی میرے غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی شان میں بھی منقبت شائع کر دی ہوتی؟

سعودی حکومت کو قومی دن پر مبارکباد

THE DAILY JANG KARACHI

روزنامہ جنگ کراچی

۱۸ صفحات

نمبر 256	اتوار 2 ربیع الاول 1411ھ 23 ستمبر 1990ء	جلد 54

ھدیہ تہنیت

ہم خادم الحرمین الشریفین ملک فہد بن عبدالعزیز ولی عہد سمو الامیر عبداللہ بن عبدالعزیز وزیر دفاع سمو الامیر سلطان بن عبدالعزیز حفظہم اللہ تعالیٰ اور سعودی بھائیوں کو سعودیہ کے قومی دن پر دلی مبارکباد دیتے ہیں ہم خلیج کے موجودہ بحران میں سعودی حکومت کی تائید و حمایت کا اعلان کرتے ہوئے تقدس و حفاظت حرمین شریفین کا عہد کرتے ہیں اور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ سعودی حکومت کی مدد اور حفاظت فرمائے اور عالم اسلام کو متحد و متفق کرے اور پرچم توحید کو ہمیشہ بلند رکھے۔ آمین!

عبدالرحمٰن سلفی

امیر جماعت غرباء اہل حدیث پاکستان

رئیس جامعہ ستاریہ اسلامیہ کراچی اور اعضاء جماعت

سوال: غیر مقلدین اہلحدیث کے مولوی صاحب نے سعودی حکومت کو سعودی عرب کے قومی دن کی مبارکباد دی۔ ہمارا سوال یہ ہے کہ سرکار اعظم ﷺ اور صحابہ کرام سینکڑوں برس عرب شریف میں رہے۔ کبھی قومی دن منایا؟ کبھی کسی صحابی نے قومی دن کی مبارکباد پیش کی؟ سلفی صاحب جواب دیں؟

سلفی صاحب کبھی سرکار اعظم ﷺ کے دن کی بھی مبارکباد دے دیا کرو؟

سرکار علیہ السلام کے یوم ولادت کو بدعت کہنے والے مودودی کا یوم ولادت منا رہے ہیں

اساس "راولپنڈی"

27 ستمبر 2003ء



اسلام آباد: سید ابوالاعلیٰ مودودی کے یوم ولادت کے سیمینار کے موقع پر فاروق لغاری، شاہ احمد نورانی ہاتھ ملا رہے ہیں

سوال: جماعت اسلامی کے زیر اہتمام جماعت اسلامی کے بانی مودودی کا سو سالہ یوم ولادت منایا گیا۔

ہمارا سوال یہ ہے کہ جماعت اسلامی اور مودودی مذہب کے نزدیک سرکار اعظم ﷺ کا یوم ولادت منانا بدعت ہے پھر مودودی کا سو سالہ جشن ولادت کیسے جائز ہو گیا؟

جلسۂ ختم بخاری کیا دورِ رسالت یا دورِ صحابہ میں تھا؟

روزنامہ جنگ کراچی

جمعرات 27 رجب المرجب 1421ھ 26 اکتوبر 2000ء

دینی مدارس اسلام کی شمع روشن کئے ہوئے ہیں، مفتی رفیع عثمانی

عالم اسلام متحد ہو کر قوت کا مظاہرہ کرے، مولانا تنویر الحق تھانوی، جلسہ ختم بخاری سے خطاب

نخوہ الہ یار (نامہ نگار) اسلامی نظریاتی کونسل کے رکن مفتی اعظم پاکستان علامہ مفتی رفیع عثمانی نے مدرسہ صدیق اکبر میں جلسہ ختم بخاری شریف کے اختتام سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ تمام مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ اپنی اولاد کو دینی تعلیم دلانے کی ہر ممکن کوشش کریں اور تمام علماء کا فرض ہے کہ وہ مسلمانوں کو اس جانب راغب کریں۔ دینی مدارس درحقیقت اسلام کی شمع روشن کئے ہوئے ہیں اور ان ہی دینی مدارس سے دینی تعلیم حاصل کرنے والے نوجوان طلباء اس دینی تعلیم کے حصول سے اسلام کو فروغ ملتا ہے اور ایک حافظ اپنے ساتھ والدین اور چالیس افراد کو جنت میں لے جاتا ہے۔ یہ ایک بہت بڑا احسان ہے خداوند قدوس کا کہ اس نے اپنے بندوں پر اس قدر مہربانیاں فرمائی ہیں۔ دنیا میں حافظ قرآن کو بے پناہ عزت ملتی ہے اور معاشرے میں عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے اور آخرت میں جنت ملتی ہے، جس کے حصول کے لئے تمام مسلمان دن رات کوشاں رہتے ہیں۔ اس موقع پر ممتاز عالم دین تنویر الحق تھانوی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ تمام عالم اسلام کو متحد ہو کر اپنی قوت کا مظاہرہ کرنا چاہئے تاکہ غیر مرئی قوتیں اسلام کے خلاف آواز اٹھانے کی جسارت نہ کرسکیں۔ ہم سب کا فرض ہے کہ آپس کے تمام فروعی اختلافات ختم کریں اور طاغوتی طاقتوں کا منہ توڑ جواب دیں۔ مسلمانوں میں اتحاد ہو جائے تو فلسطین پر کوئی حملہ نہیں کرسکتا۔ بیت المقدس کی حفاظت کے لئے قربانیاں دینے کی اشد ضرورت ہے۔ تقریب میں طلباء و طالبات کو اسناد دی گئیں۔

سوال: اہلسنت اگر کسی بزرگ کا دن منائیں تو فوراً یہ کہا جاتا ہے کہ کیا یہ دورِ رسالت ﷺ یا دورِ صحابہ میں تھا لہٰذا بدعت ہے (معاذ اللہ)

آج ہمارا سوال ہے کہ دیوبندیوں کے ہر دارالعلوم میں سالانہ جلسۂ بخاری ہوتا ہے۔ کیا یہ دورِ رسالت ﷺ یا دورِ صحابہ میں ہوتا تھا؟

مزارات اولیاء کی مسماری کا فتویٰ دینے والے اپنے اکابر کے مزار کی مسماری پر سراپا احتجاج کیوں؟

مفتی رفیع عثمانی اور مفتی تقی عثمانی کے جنگ اخبار کو دیئے گئے بیان کے مطابق اکابر دیوبند اشرف علی تھانوی کی قبر کی چند نامعلوم انتہا پسند ہندوؤں نے بے حرمتی کی' قبر پر سرہانے لگے کتبے کو اکھاڑ کر غائب کر دیا' قبر کی نشانی کو ختم کر کے احاطے کو مسمار کر دیا جس پر سینکڑوں دیوبندی علماء اور ہزاروں دیوبندیوں نے احتجاج کیا۔ دیوبندی مکتبہ فکر کے نزدیک قبر کو اونچا کرنا' کتبے اور قبے بنانا بدعت ہے اور ان کے علماء اور مفتیوں کے سینکڑوں فتاوے بھی تحریری ثبوت کے ساتھ ہمارے پاس ریکارڈ میں موجود ہیں۔ لہٰذا علمائے دیوبند کو انتہا پسند ہندوؤں کا مشکور ہونا چاہیے کہ انہوں نے اشرف علی تھانوی کی قبر کے کتبے کو اکھاڑ کر نشانی کو ختم کر کے علمائے دیوبند کو ان کے اپنے فتوے کی طرف متوجہ کیا ہے اور بتایا ہے کہ دیکھو جب تمہارے نزدیک انبیاء کرام' صحابہ کرام' اہلبیت اطہار اور اولیاء کرام کے مزارات کو بلند بنانا ان پر کتبے اور قبے نصب کرنا بدعت ہے تو پھر اپنے مولوی صاحب کی قبر کو تھانہ بھون میں کیوں عظیم الشان طریقے سے بنا رکھی ہے یہ بھی بدعت تھی۔ اس کا بھی خاتمہ ضروری تھا۔ اشرف علی تھانوی کی قبر کی مسماری پر احتجاج کرنے والے سینکڑوں علمائے دیوبند اور عوام دیوبند ہمارے کچھ سوالات کے جوابات دیں۔

سوال: انبیاء کرام علیہم السلام کے بعد اس کائنات کی سب سے افضل جماعت صحابہ کرام علیہم الرضوان کی جماعت ہے جن کے مزارات سب سے زیادہ جنت المعلیٰ (مکۃ المکرمہ) اور جنت البقیع (مدینہ منورہ) میں ہیں جن کو کئی سال قبل سعودی حکومت نے بڑی بے دردی کے ساتھ بے حرمتی کرتے ہوئے مسمار کر دیا۔ اس وقت علمائے دیوبند اور عوام دیوبند نے احتجاج کیوں نہیں کیا؟ کیا تھانوی صاحب کا رتبہ صحابہ کرام اور اہلبیت سے بھی بڑھ کر ہے جو اس وقت احتجاج نہ کیا اور اب تھانوی صاحب کی قبر کی مسماری پر کیا گیا؟ بلکہ اس وقت جب صحابہ کرام اور اہلبیت اطہار کے مزارات کو مسمار کیا جا رہا تھا تو علمائے دیوبند نے سعودی حکومت کے اس کارنامے کو سراہا۔ کیا اب انتہا پسند ہندوؤں کے کارنامے پر ان کو خراج تحسین پیش نہیں کریں گے؟

سوال: ملک شام میں موجود کاتب وحی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے مزار پر انوار کو ملک شام کی حکومت نے بڑی بے حرمتی کے ساتھ مسمار کیا گیا۔ اس وقت علمائے دیوبند اور عوام دیوبند نے احتجاج کیوں نہیں کیا؟

سوال: میدان بدر و احد میں صحابہ کرام علیہم الرضوان کے مزارات کو بڑی بے دردی کے ساتھ مسمار کیا گیا۔ اس وقت سعودی حکومت سے علمائے دیوبند اور عوام دیوبند نے احتجاج کیوں نہیں کیا؟

سوال: عرب شریف کی سرزمین پر والدین مصطفیٰ ﷺ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے مزار کو ابواء شریف میں اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے مزار پر انوار کو بھی بڑی بے دردی کے ساتھ بے حرمتی کرتے ہوئے مسمار کیا گیا جو حال ہی کی بات ہے۔ اس وقت علمائے دیوبند اور عوام دیوبند نے احتجاج کیوں نہیں کیا؟

سوال: عراق کی سرزمین پر امریکی ظالم فوجیوں نے حال ہی میں بم برسائے جو کہ کئی مساجد اور مزارات اولیاء پر بھی گرے جس سے مساجد اور مزارات کی بے حرمتی ہوئی۔ اس وقت عراق میں موجود مزارات کی بے حرمتی کے خلاف علمائے دیوبند اور اکابر دیوبند نے احتجاج کیوں نہیں کیا؟

دارالعلوم دیوبند نے درود تاج پڑھنے کو جائز قرار دیا

عدد ۵۰۰

مورخہ ۳ فروری ۲۰۰۰ ء — ۴۸۶ — ۲۹ شوال ۱۴۲۰ھ

مکرم و محترم جناب قاری محمد طیب صاحب دام برکاتہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ:- خدمت والا میں عرض ہے کہ ہم کالج سے نکلے ہوئے ہیں لیکن مذہبی تعلیم کم ہونے کی وجہ سے بعض اوقات ہم کو بڑی الجھن ہو جاتی ہے یہاں ایک عالم صاحب فرماتے ہیں۔ پانچوں وقت کی نماز پڑھا کرو۔ اور پانچ وقت کی نماز کے بعد درود تاج پڑھ لیا کرو۔ ہم دوسرے عالم صاحب کے پاس گئے تو انہوں نے فرمایا درود تاج کا پڑھنا قطعی منع ہے۔ اور اس کو پڑھنے والا مشرک کافر ہے۔ حرام ہے۔ خدارا ہم کو آپ اپنی تحقیق سے مستفید فرما کر ہم پر احسان عظیم کریں۔

بندہ عاجز محمد اسحاق بازار صرافاں راولپنڈی

الجواب

درود تاج کا پڑھنا جائز ہے۔ حرام کہنے والے کا قول غلط ہے

مسعود احمد عفا اللہ عنہ نائب مفتی
(دارالعلوم دیوبند)

کیا کبھی سرکار صلی اللہ علیہ وسلم یا صحابہ کرام نے یوم بیت المقدس منایا؟

THE DAILY JANG KARACHI

روزنامہ جنگ کراچی

بانی ...... میر خلیل الرحمن

بیت المقدس کی آزادی تک جدوجہد جاری رہے گی، عبداللہ فاروقی

جماعت اہلحدیث کے زیر اہتمام "یوم آزادی بیت المقدس" اور "مذمت امریکہ" منایا گیا

حیدرآباد (نمائندہ جنگ) مرکزی جماعت اہلحدیث سندھ کے زیر اہتمام "یوم آزادی بیت المقدس" اور "مذمت امریکہ" منایا گیا اس سلسلے میں سندھ بھر کی مساجد میں فلسطین میں اسرائیلی جارحیت کے خلاف مذمتی قراردادیں منظور کی گئیں اور ائمہ کرام نے فلسطینی مجاہدوں کے جذبہ حریت کو خراج تحسین پیش کیا۔ اس سلسلے میں جامعہ دارالحدیث جمعیت اہلحدیث حیدرآباد میں منعقدہ مرکزی اجتماع سے صوبائی صدر مولانا امیر عبداللہ فاروقی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ جماعت اہلحدیث بیت المقدس کی آزادی اور امریکہ کی بربادی تک اپنی جدوجہد جاری رکھے گی اور اس سلسلے میں بہت جلد جذبہ جہاد سے سرشار مجاہدین کی بھرتی کیلئے لائحہ عمل کا اعلان کرے گی۔ اجتماع سے سید [illegible] محمدی نے بھی خطاب کیا۔ علاوہ ازیں حیدرآباد میں ایک سیمینار منعقد ہوا جس سے ڈویژنل صدر [illegible] نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہماری تمام جدوجہد کا محور ملک میں قرآن وسنت کا عملی نفاذ اور مسلم امہ کی کھوئی ہوئی عظمت رفتہ بحال کرانا ہے اس موقع پر حافظ اسرار احمد [illegible] ودیگر نے بھی خطاب کیا۔

سوال: ہمارا اہلحدیث حضرات سے صرف اتنا سوال ہے کہ کیا یوم بیت المقدس منانا قرآن وسنت سے ثابت ہے؟ کیا کبھی سرکار اعظم صلی اللہ علیہ وسلم یا صحابہ کرام علیہم الرضوان نے یوم بیت المقدس منایا؟

افسوس ہے آپ لوگوں پر کہ یوم بیت المقدس مناتے ہو مگر یوم رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور ایام اولیاء نہیں مناتے۔

جشن میلاد کو بدعت کہنے والے جشن دار العلوم دیو بند کا ثبوت دیں؟

WEEKLY AL-HILAL PAKISTAN

ہفت روزہ

الہلال

اسلام آباد

کراچی

جلد نمبر 3 | 25 رمضان تا 9 شوال 1421ھ بمطابق 22 دسمبر تا 4 جنوری 2001ء | شمارہ نمبر 20-21

دار العلوم دیو بند کانفرنس کے دعوت ناموں کا اجرائ

ملک بھر کی تمام دینی شخصیات، دینی مدارس کے منتظمین حضرات کو دعوت نامے ارسال کردیئے گئے

شہداء بالاکوٹ سے لیکر تا حال علماء دیو بند کے عظیم کارناموں سے عوام کو روشناس کرانا کانفرنس کا مقصد ہے

ختم قرآن کی تقاریب اور معتکفین اپنی دعاؤں میں کانفرنس کیلئے دعا کریں، مولانا گل نصیب خان

بنوں (جمشید خان سوکزی سے) جمعیت علماء اسلام صوبہ سرحد کے ناظم اعلیٰ مولانا گل نصیب خان نے صوبہ سرحد کے تمام اضلاع کو ہدایات جاری کرتے ہوئے کہا ہے

بقیہ نمبر22 صفحہ پر

سعودی مفتی نے تبلیغی جماعت کو بدعت قرار دیا



سعودی مفتی صاحب کی کتاب کے ٹائٹل کی یہ فوٹو کاپی ملاحظہ کریں جس میں انہوں نے لکھا ہے کہ اس کے علاوہ تبلیغی جماعت کے رد میں استاذ سیف الرحمٰن نے بھی کتاب نظرة عابرة اعتباریه حول الجماعة التبلیغیة بھی ہے اور تبلیغیوں کے رد میں قائد محمد اسلم کی کتاب بھی ہے بنام جماعة التبلیغ عقیدتہا وافکارہا وکشف مخبئہا جس میں تبلیغی جماعت کے عقائد باطلہ اور افکار فاسدہ کا شدید رد کیا ہے نیز شیخ محمد ابراہیم نے بھی اپنے فتویٰ میں تصریح کی ہے کہ تبلیغی جماعت میں کوئی خیر نہیں یہ جماعت سراسر بدعت و ضلالت ہے (ص ۳) سعودی مفتی صاحب نے مزید لکھا ہے کہ تبلیغی جماعت مولوی محمد الیاس دیوبندی دہلوی کی بدعت ہے جس کے اصول انہوں نے اپنے شیخ رشید احمد گنگوہی دیوبندی اور شیخ اشرف علی تھانوی دیوبندی کے طریقے پر وضع کئے ہیں۔ (ص ۳۳)

نوٹ: تبلیغی جماعت والے سب جاہل ہیں اور جاہل کو تبلیغ سے پہلے دین کی تعلیم ضروری ہے۔

سوال: سعودی مفتی نے کہا کہ دیوبندیوں کی تبلیغی جماعت مولوی الیاس کاندھلوی کی بدعت ہے۔ کیونکہ سرکار اعظم ﷺ اور عہد صحابہ کرام علیہم الرضوان میں تبلیغی جماعت نہ تھی۔

ہمارا کہنا یہ ہے کہ اگر دیوبندی سچے ہیں تو تبلیغی جماعت کو شرعی ثابت کریں؟

مزارات اولیاء کی مسماری کا فتویٰ دینے والے اپنے اکابر کے مزار کی مسماری پر سراپا احتجاج کیوں؟

THE DAILY JANG KARACHI

روزنامہ
جنگ کراچی

بانی میر خلیل الرحمٰن

TUESDAY DECEMBER 19, 2006

قیمت ... روپے

جلد 70 | منگل 27 / ذیقعدہ 1427ھ 19 / دسمبر 2006ء | نمبر 345

تھانہ بھون: مولانا اشرف علی تھانویؒ کے مزار کی بے حرمتی، مسلمانوں کا احتجاج

[illegible] 40 ہزار مسلمان [illegible] حضرت حکیم [illegible] بے حرمتی کرنے والوں کو گرفتار کیا جائے، علماء کرام

ذمہ داروں کو قرار واقعی سزا دی جائے، حکومت سرکاری سطح پر احتجاج کرے، مفتی رفیع و تقی عثمانی

کراچی (رپورٹ: جاوید رشید) بھارت کے مشہور علمی شہر تھانہ بھون میں حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی کے مزار کی بے حرمتی کے بعد علاقے میں بھارت کے انتہا

باقی صفحہ 12 نمبر 12

بقیہ | تھانہ بھون / مسلمانوں کا احتجاج | 12

قبروں سے 40 ہزار سے زائد مسلمان جمع ہو گئے جس کے باعث علاقے میں سخت کشیدگی ہے۔ دارالعلوم دیوبند سے مولانا محمد سالم اور سید انظر شاہ تھانہ بھون میں موجود ہیں۔ علماء کرام نے مزار کی بے حرمتی کرنے والوں کی فوری گرفتاری کا مطالبہ کیا ہے۔ کراچی سے پریس ریلیز کے مطابق جامعہ دارالعلوم کراچی کے صدر مفتی محمد رفیع عثمانی اور نائب صدر مفتی محمد تقی عثمانی نے ایک بیان میں واقعے کی شدید مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ پاکستان کو تسلیم نہ کرنے والے سب ہندوؤں کی کارروائی تحریک پاکستان کے ایک عظیم رہنما کے خلاف ان کے بغض اور عناد کا ایک مظاہرہ ہے۔ ہم حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ اس واقعے پر سرکاری سطح پر بھارتی حکومت سے احتجاج کرے اور مجرموں کو قرار واقعی سزا دینے کا مطالبہ کیا جائے۔ تفصیلات کے مطابق تھانہ بھون میں اتوار کو خانقاہ امدادیہ اشرفیہ میں حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی کے مزار کی چند نامعلوم انتہا پسند ہندوؤں نے بے

حرمتی کی قبر پر سرائے گئے کتبے کو اکھاڑ کر غائب کر دیا گیا۔ قبر کی نشانی کو ختم کرکے احاطے کو مسمار کیا گیا۔ خانقاہ امدادیہ اشرفیہ کے مہتمم مولانا نجم الحسن تھانوی نے جنگ سے گفتگو کرتے ہوئے کہا ہے کہ علاقے میں مسلمانوں نے حضرت مولانا اشرف علی تھانوی کی قبر کی بے حرمتی پر بدھ کے روز سخت احتجاج کیا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ اس وقت تھانہ بھون میں کیرانہ، قصبہ جلال آباد، مانک پور سے چالیس ہزار سے زائد مسلمان جمع ہیں جو سراپا احتجاج ہیں۔ انہوں نے مسلمانوں کو فساد سے روکا ہوا ہے۔ مسلمانوں نے مطالبہ کیا ہے کہ مولانا اشرف علی تھانوی کے مزار کی بے حرمتی کرنے والوں کو فوری گرفتار کیا جائے۔ دارالعلوم کے استاذ مفتی محمد تقی عثمانی نے مزید کہا کہ حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی کے مزار کی بے حرمتی شرپسند ہندوؤں کی ایک ناقابل برداشت جسارت ہے، جس پر مسلمان پاک و ہند سراپا احتجاج ہیں۔

غیراللہ کی مدد کو کب سے قبول کرلیا

www.markazdawa.org

THE WEEKLY
JIHAD TIMES
KARACHI

ہفت روزہ جہاد ٹائمز کراچی

20 تا 26 جمادی الثانی 1422ھ بمطابق 13 تا 19 ستمبر 2001ء — قیمت 3 روپے

کشمیر میں فرشتے مجاہدین کی مدد کرتے ہیں، حافظ محمد سعید

20

سوال: حافظ سعید اور ان کی اہلحدیث جماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ غیراللہ سے مدد مانگنا اور غیراللہ کی مدد پر یقین رکھنا شرک ہے۔ اب جب ان کی باری آئی تو فرشتوں کی مدد کیسے جائز ہوگئی؟

اصل میں تم لوگ اہلسنت کے عقیدے کو نہیں سمجھ پائے۔ جس طرح تمہارا یقین ہے کہ فرشتے مدد کرتے ہیں، الحمدللہ ہمارا ایمان ہے کہ انبیاء کرام اولیاء کرام اور فرشتے اللہ تعالیٰ کی عطاء سے مدد کرتے ہیں۔

برسی اور ایام منانے کو بدعت کہنے والے صلاح الدین کی مناتے ہیں

روزنامہ آغاز کراچی
بانی: محمد انور فاروقی
ایڈیٹر
قیمت 3 روپے
جلد نمبر 38 | منگل 8 رمضان المبارک 1421ھ 5 دسمبر 2000ء | شمارہ 288



مقامی ہوٹل میں تکبیر کے بانی محمد صلاح الدین شہید کی یاد میں تعزیتی اجلاس سے مولانا ولی رازی خطاب کر رہے ہیں جبکہ ڈائس پر سجاد میر، عبدالستار افغانی، رفیق افغان اور دیگر بیٹھے ہیں

صلاح الدین شہید شخصیت نہیں پیغام تھے، مولانا رازی

شہید کا پیغام تکبیر کی شکل میں آج بھی جاری ہے، چھٹی برسی پر خطاب

کراچی (اسٹاف رپورٹر) صوبائی وزیر مذہبی و اقلیتی امور مولانا ولی رازی نے محمد صلاح الدین شہید کو زبردست خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا ہے کہ وہ ایک شخصیت ہی نہیں بلکہ ایک پیغام تھے جو تکبیر کی شکل میں آج بھی جاری ہے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے پیر کو مقامی ہوٹل میں بانی و مدیر اعلیٰ ہفت روزہ تکبیر کی چھٹی برسی کے موقع پر منعقدہ تقریب سے صدارتی خطاب کرتے ہوئے کیا۔ اس موقع پر سابق میئر کراچی عبدالستار افغانی، چیئرمین پاکستان ایڈورٹائزنگ ایسوسی ایشن ایس ایچ ہاشمی، نوائے وقت کے مدیر سجاد میر، تکبیر کے مدیر اعلیٰ رفیق افغان، ممتاز علمی شخصیات سلمان ندوی اور خواجہ نوید احمد ایڈووکیٹ نے بھی خطاب کیا جب کہ تقریب کی نظامت کے فرائض کراچی یونین آف جرنلسٹس کے صدر مقصود یوسفی نے انجام دیئے۔ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے مولانا ولی رازی نے کہا کہ صلاح الدین کبھی مصلحت پسندی کا شکار نہیں ہوئے اور نہ ہی انہوں نے اصولوں پر کبھی سمجھوتہ کیا۔ ان کی تحریریں حق و صداقت کا نمونہ تھیں۔ انہوں نے بے باک صحافت کے مشن کو آخری وقت تک جاری رکھا۔

سوال: ہمارا سوال یہ ہے کہ مسلمانوں کی برسی اور ایام اولیاء اللہ رحمھم اللہ کو بدعت کہنے والے اپنے لیڈروں کی برسی اور دن کیسے منا رہے ہیں؟ کیا ان کے لیڈر اولیاء اللہ رحمھم اللہ سے بھی بڑھ گئے ہیں؟ (معاذ اللہ)

جشن میلاد کو بدعت کہنے والے جشن دارالعلوم دیوبند کا ثبوت دیں؟



WEEKLY AL-HILAL PAKISTAN

ہفت روزہ

الہلال

اسلام آباد کراچی

اے ایمان والو! یہود و نصاریٰ کو اپنا دوست نہ بناؤ

قیمت 5 روپے

4991819

4991819

جلد نمبر 3

27 شعبان تا 3 رمضان 1421ھ بمطابق 24 تا 30 نومبر 2000ء

شمارہ نمبر 16

دارالعلوم دیوبند کانفرنس کا انعقاد مفتی محمودؒ کی خواہش تھی

عالمی اجتماع کا مقصد امت مسلمہ کی منتشر قوت کو یکجا کرنا ہے" مولانا نصیب علی شاہ

عام اسلام جمعیت علماء اسلام سے کانفرنس کے انعقاد میں تعاون کرے" صحافیوں سے گفتگو

سوال: جشن میلاد النبی ﷺ کو قرآن وسنت کے منافی کہنے والے اپنے دارالعلوم دیوبند کا ڈیڑھ سو سالہ جشن منانے کا قرآن وسنت سے ثبوت فراہم کریں۔ ورنہ یہ فعل بدعت قرار دیا جائے گا؟

کیا کبھی صحابہ کرام علیہم الرضوان نے اہلحدیث کانفرنس منعقد کی؟

THE DAILY JANG KARACHI

روزنامہ جنگ کراچی

بانی — میر خلیل الرحمٰن

جلد 64 | جمعرات 27 رجب المرجب 1421ھ 26 اکتوبر 2000ء | نمبر 293

ملتان میں اہلحدیث کانفرنس آج شروع ہوگی

ملتان (اے این این) ملتان میں اہلحدیثوں کی دو روزہ 21 ویں آل پاکستان اہلحدیث کانفرنس جمعرات 26 اکتوبر کو ہوگی جس میں امام کعبہ الشیخ الصالح الحمید اور امام مسجد نبوی الشیخ عبدالمحسن القاسم سمیت عالم اسلام کی ممتاز شخصیات شرکت کے لیے جمعرات کو ملتان پہنچیں گی، کانفرنس کی صدارت مرکزی جمعیت اہلحدیث کے امیر پروفیسر ساجد میر کریں گے۔

سوال: اہلحدیث حضرات' جو ہر بات میں عہد رسالت اور عہد صحابہ کرام کی دلیل مانگتے ہیں' آج وہ جواب دیں کہ یہ ہر سال اہلحدیث کانفرنس دن اور وقت مقرر کر کے منعقد کرتے ہیں۔ کیا یہ کسی صحابی سے ثابت ہے؟

اکابر دیوبند کے پختہ اور کتبہ والے مزارات

سوال: زیر نظر تصویر میں اکابر دیوبند کے مزارات پر کتبہ اور قرآنی آیات تحریر ہیں۔

ہمارا سوال یہ ہے کہ مزارات اولیاء پر ناجائز اور حرام کا فتویٰ لگانے والے اپنے اکابرین کے مزارات کا صحیح ہونا قرآن وسنت سے ثابت کریں ورنہ مسمار کریں؟

ہفت روزہ ضربِ مومن کراچی

بدعاء

شیخ المشائخ مفتی اعظم حضرت اقدس مفتی رشید احمد صاحب دامت برکاتہم دارالافتاء والارشاد ناظم آباد کراچی

جلد 5 | 18 تا 24 محرم 1422ھ مطابق 13 تا 19 اپریل 2001ء | قیمت 7 روپے | شمارہ 16



امام المحدثین حضرت علامہ انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ کی لوح مزار حضرت علامہ کشمیری رحمہ اللہ آیت من آیات اللہ تھے قوت حافظہ ذکاوت وفطانت میں بے مثال اور علم وتقویٰ اور تدین کے پہاڑ تھے۔ کشمیر سے چل کر دیوبند کے دارالعلوم میں پہنچے اور حضرت شیخ الہند رحمہ اللہ کے سامنے زانوئے تلمذ تہ کیا اور پھر ایک وقت آیا کہ وہ اسی دارالعلوم کی مسند حدیث پر رونق افروز ہوئے۔

اولیاء اللہ کے ایام کو بدعت کہنے والے مفتی محمود کا دن منانے کا ثبوت دیں؟

سوال: اولیاء اللہ رحمہم اللہ کے ایام کو بدعت کہنے والے دیوبندی مولوی اپنے مفتی محمود کا اس قدر شایان شان طریقے سے دن منانے کا ثبوت دیں، کیا کبھی نبی یا صحابی نے اس طرح دن منایا؟

THE DAILY JANG KARACHI

روزنامہ جنگ کراچی

بانی میر خلیل الرحمٰن

جلد 64 | جمعہ 28 رجب المرجب 1421ھ 27 اکتوبر 2000ء | نمبر 294



پاکستان میں علماء اور دینی مدارس کیخلاف فضا بنائی جا رہی ہے

سیرت النبی کانفرنس کا ثبوت کیا ہے؟

سوال: مودودی کی جماعت اسلامی کے نائب امیر پروفیسر غفور یہ اقرار کررہے ہیں کہ عید میلاد النبی ﷺ ہم بھی مناتے ہیں اور وہ سیرت النبی ﷺ کانفرنس میں یہ بات کررہے ہیں۔

ہمارا سوال یہ ہے کہ جب آپ بھی میلاد النبی مناتے ہیں تو جلسے کا نام سیرت النبی کانفرنس کیوں رکھا؟

دوسرا سوال یہ ہے کہ جب (معاذ اللہ) میلاد النبی منانا درست نہیں ہے تو سیرت النبی کانفرنس کا انعقاد کس حدیث سے ثابت ہے؟



شعائر اللہ کو مٹانے والے دار العلوم دیو بند کے درخت کو کیوں نہیں کاٹتے؟

سوال: اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کی نشانیوں کو جڑ سے ختم کرنے کے فتوے دینے والے دیو بندی مولوی اپنے مرکزی دار العلوم دیو بند (ہندوستان) میں ڈیڑھ سو سال سے نشانی کے طور پر موجودہ درخت کو کیوں نہیں کاٹتے کیا یہ شرک نہیں؟





انار کا درخت جس کے سائے میں ایک استاذ "ملا محمود" اور ایک شاگرد "محمود حسن" نے تعلیم کا آغاز کر کے دار العلوم دیو بند کی ابتداء کی۔ ڈیڑھ سو سال سے زائد عمر کا یہ درخت دار العلوم کے حسین ماضی کا عینی گواہ ہے۔

مزارات اولیاء پر جانا شرک مگر اکابر دیوبند کے مزارات پر جاؤ

علماء دیوبند کے مزارات کہاں پر ہیں ہم چند دوست جانا چاہتے ہیں۔ براہ کرم آپ ہمیں بتائیں ہمیں یہ بات مکی مسجد سے پتا چلی ہے اس لیے ہمارے دل میں شوق پیدا ہوا ہے آپ بتائیں تاکہ ہم وہاں اکابر مزارات کی زیارت کر سکیں۔

راحیل کراچی۔

الجواب ـــــ حامداً و مصلیاً

ایسی کوئی خاص جگہ جہاں پر ان حضرات کے مزارات وغیرہ ہوں مجھے معلوم نہیں البتہ جس علاقہ میں وہاں کے اہل علم رحلت فرما گئے ہیں ان کی قبریں وہاں ضرور موجود ہیں ان پر حاضری دعا جا سکتی ہے جیسے انڈیا کے بزرگوں کا انڈیا میں اور پاکستان کا بزرگوں کا پاکستان میں مثلاً حضرت مفتی محمد شفیع، ڈاکٹر عبدالحئی عارفی، مولانا سحبان محمود صاحب وغیرہ کی قبریں دارالعلوم کورنگی میں مولانا محمد یوسف بنوری صاحب کی بنوری ٹاؤن مدرسہ میں اور مولانا خیر محمد صاحب کی قبر مبارک خیر المدارس ملتان میں ہے۔

واللہ اعلم بالصواب

ابوبکر صدیق عفی عنہ

دارالافتاء جامعہ بنوریہ کراچی

۱۴/ شعبان المعظم ۱۴۲۸ھ

الجواب صحیح

عبدالشکور

دارالافتاء جامعہ بنوریہ

۱۵/ شعبان ۱۴۲۸

6/11/07

سوال: ہمارا سوال دیوبندی علماء سے یہ ہے کہ اولیاء اللہ رحمہم اللہ کے مزارات پر جانا آپ کے نزدیک شرک ہے تو پھر اکابر دیوبند کے مزارات کی زیارت کیسے جائز ہوگی؟ آپ لوگوں کو تو سائل کو جواب دینا چاہیئے کہ میاں تم شرک کا پتہ پوچھ رہے ہو مگر افسوس کہ آپ نے پتہ بھی بتایا۔

مفتی محمود کی داتا دربار پر حاضری اور لنگر کی تقسیم

سوال: زیر نظر تصویر میں مفتی محمود صاحب داتا دربار پر حاضری دے کر وہاں حلوہ اور نان تقسیم کر رہے ہیں، اور فاتحہ پڑھ رہے ہیں۔ ہمارا سوال یہ ہے کہ جب آپ مزارات پر جا سکتے ہیں تو پھر اہلسنت کے مزارات پر جا کر فاتحہ پڑھنے کو کیوں شرک قرار دیتے ہیں؟

روزنامہ جنگ کراچی

مفتی محمود نے داتا دربار میں حلوہ تقسیم کیا

[illegible]



[illegible]

دیوبندی اکابر کی پکی قبر

سوال: اولیاء اللہ رحمھم اللہ کے مزارات پر اعتراض اور بدعت کا فتویٰ لگانے والے دیوبندی مولوی اپنے اکابر مولوی اسماعیل کی اتنی پکی قبر کیوں بنائے بیٹھے ہیں۔ لہذا وہ اپنے فتوے پر عمل کرتے ہوئے اس قبر کو مسمار کردیں یا اپنا فتویٰ واپس لے لیں؟

ضربِ مؤمن

ہفت روزہ

کراچی

تحت اشراف فقیہ العصر مفتی اعظم حضرت اقدس مفتی رشید احمد صاحب دامت برکاتہم دارالافتاء والارشاد ناظم آباد کراچی

جلد 5 | 17 تا 23 صفر 1422ھ مطابق 11 تا 17 مئی 2001ء | قیمت 7 روپے | شمارہ 20

بالاکوٹ میں قافلہ سید احمد شہید کے رکن حضرت مولانا شاہ اسماعیل شہید رحمۃ اللہ کا مزار مبارک۔ حضرت شاہ اسماعیل شہید نے اپنی زبان، قلم اور دست و بازو کی تمام تر توانائیاں دین کی سربلندی کی خاطر اعدائے اسلام کے ساتھ جہاد میں صرف کردیں۔ بالاکوٹ کے پہاڑوں کے دامن میں واقع حضرت شاہ صاحب کی قبر مبارک ان کی اس عظیم جہادی تحریک کی یاد دلاتی ہے جس کیلئے ان پاکباز ہستیوں نے اپنی جانوں کے نذرانے پیش کئے۔



اولیاء اللہ کے ایام کو بدعت کہنے والے مفتی محمود کا دن منانے کا ثبوت دیں؟

سوال: اولیاء اللہ رحمھم اللہ کے ایام کو بدعت کہنے والے دیوبندی مولوی اپنے مفتی محمود کا اس قدر شایان شان سے دن منانے کا ثبوت دیں، کیا کبھی نبی یا صحابی نے اس طرح دن منایا؟

THE DAILY JANG KARACHI

روزنامہ جنگ کراچی

بانی میر خلیل الرحمٰن

جلد 64 | جمعہ 28 رجب المرجب 1421ھ 27 اکتوبر 2000ء | نمبر 294



پاکستان میں علماء اور دینی مدارس کیخلاف فضا بنائی جا رہی ہے

"مفتی محمود کانفرنس" سے مفتی شامزئی، مولانا سلیم اللہ، عبدالغفور حیدری، مولانا محمود و دیگر کا خطاب

اکابر دیوبند کے پختہ اور کتبہ والے مزارات

ہفت روزہ
ضربِ مومن کراچی
بدستاء
شیخ المشائخ فقیہ العصر مفتی اعظم حضرت اقدس مفتی رشید احمد صاحب دامت برکاتہم دارالافتاء والارشاد ناظم آباد کراچی

جلد 5 | 18 تا 24 محرم 1422ھ مطابق 13 تا 19 اپریل 2001ء | قیمت 7 روپے | شمارہ 16





میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کانفرنس میں علمائے دیوبند کی شرکت

سوال: جب جشن عید میلاد النبی منانا دیوبندیوں کے نزدیک بدعت ہے تو پھر دیوبندی عالم مولوی احترام الحق تھانوی نے محفل میلاد النبی میں شرکت کر کے خطاب کیوں کیا؟

کیا اب مولوی احترام الحق تھانوی بھی دیوبندیوں کے فتوے کے مطابق بدعتی ہو گئے؟





عید میلاد النبی ﷺ پر پاکستان اسلامک فورم کی محفل میلاد سے علامہ سعادت علی قادری، علامہ عباس کمیلی، مولانا احترام الحق تھانوی، الحاج مبین الدین، پروفیسر انوار احمد زئی، قاری رضا المصطفیٰ اعظمی، محمد تحسین خان اور رانا اشفاق رسول خطاب کر رہے ہیں (جنگ فوٹو)